پندرہ روزہ

قومی زبان

کراچی

یکم و ۱۶ مارچ ۶۳ء

انجمن ترقی اردو

انجمن ترقی اردو پاکستان کا پندرہ روزہ ترجمان

جلد نمبر ۲۲

شمارہ نمبر ۵-۶

قومی زبان

یکم و سولہ مارچ ۷۰ء

مدیر اعلیٰ
جمیل الدین عالی

مدیر
مشفق خواجہ

سالانہ قیمت :- .... دس روپے
فی شمارہ :- .... پچاس پیسے

انجمن ترقی اردو پاکستان - اردو روڈ - کراچی

مطبوعات انجمن ترقی اردو پاکستان

اردو روڈ کراچی - ۱

فرہنگ اصطلاحات جغرافیہ ۔

مرتبہ ابرار حسین صاحب قادری ایم ۔ اے لیکچرار جغرافیہ مسلم یونی ورسٹی علی گڈھ اس سے قبل انجمن علمی مصطلحات کے سلسلے میں تین جلدیں یعنی فرہنگ اصطلاحات کیمیا ، اصطلاحات طبیعیات اور اصطلاحات تاریخ و معاشیات و جغرافیہ شائع کر چکی ہے ۔ یہ اس سلسلے کی چوتھی جلد ہے ۔ قیمت ایک روپیہ ۔

فرہنگ اصطلاحات فلکیات ۔

یہ علمی اصطلاحات کی پانچویں جلد ہے ۔ ان فرہنگوں میں انگریزی اصطلاحات کے مقابل اردو مترادف دئے گئے ہیں ۔ اصطلاحات کے جمع کرنے میں بڑی تحقیق اور محنت سے کام لیا گیا ہے ۔ قیمت ایک روپیہ پچاس پیسے ۔

اصطلاحات کیمیا ۔

فن کیمیا (کیمسٹری) کی انگریزی اصطلاحات کے بالمقابل اردو اصطلاحات انجمن نے ماہرین فن کی ایک جماعت سے تیار کرائی ہیں حتی الامکان اردو اصطلاحات کو عام فہم بنانے کی کوشش کی گئی ہے ۔ صفحات کتاب ۱۲۰ دیباچہ کے علاوہ ۔ قیمت غیر مجلد دو روپے پچیس پیسے مجلد تین روپے ۔

وضع اصطلاحات ۔

یہ کتاب ملک کے نامور انشا پرداز و عالم مولوی وحید الدین سلیم مرحوم نے سالہا سال کے غور و فکر اور مطالعے کے بعد تالیف کی ہے ۔ یہ بالکل نیا موضوع ہے ۔ اس میں اصطلاحات کے ہر پہلو پر تفصیل کے ساتھ بحث کی گئی ہے ۔ اور اس کے اصول قائم کئے گئے ہیں ۔ دوسرا ایڈیشن ۔ قیمت پانچ روپے پچہتر پیسے ۔

ملنے کا پتہ

انجمن ترقی اردو، بابائے اردو روڈ کراچی - ۱

فہرست

اداریہ		۳
علمی اصطلاحات کے اردو ترجمے	ڈاکٹر شوکت سبزواری	۵
اس انجمن گل میں		۱۹
قائد اعظم اور اردو	میاں بشیر احمد	۲۱
بابائے اردو کا رسالہ "افسر"	محمد اکبر الدین صدیقی	۲۶
گرد و پیش		۳۱
نئی مطبوعات		۴۷
گنج ہائے گراں مایہ	افسر صدیقی امروہوی	۴۹
	۱۔ دیوان عیش ۔ مرزا علی عیش	
	۲۔ کرامات نامہ ۔ مصنفہ دائم	
	۳۔ مثنوی باغ ایمان ۔ مصنفہ تشفی	
	۴۔ مثنوی ایمان درپن مصنفہ الفت	
نئے خزانے	ابن حسن قیصر ۔ زاہدہ خاتون	۶۱
علمی اصطلاحات	حیاتیات قسط چہارم	۹۳

ادا ریہ

قومی تعلیمی فاؤنڈیشن ۔ ایک اہم تجویز

جہالت صرف قومی ترقی کی راہ میں ہی رکاوٹ نہیں پیدا کرتی بلکہ معاشرتی خرابیوں کی زیادہ تر ذمہ داری بھی اسی پر عائد ہوتی ہے تعلیم انفرادی اور اجتماعی مسائل کو بہتر طور پر حل کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔ تعلیم کی توسیع بجائے خود ایک بہت بڑا قومی مسئلہ ہے اسے حل کرنے کے لئے جہاں بے پناہ وسائل کی ضرورت ہے وہاں منصوبہ بندی مسلسل جدوجہد اور عزم و حوصلہ بھی درکار ہے۔ ہر سمجھدار محب وطن شخص کی یہی خواہش ہے کہ تعلیم عام ہو اور قوم بحیثیت مجموعی ہر شعبہ میں ترقی کرے۔ لیکن تعلیم کی توسیع کسی زندہ قوم میں صرف حکومت کا کام نہیں ہوتا بلکہ ملک اور قوم کے مختلف طبقے جہالت کے خلاف جہاد کرتے ہیں اور اس کو ختم کرنے کی ہر ممکن کوشش روا رکھتے ہیں۔ دامے درمے قدمے سخنے غرض کہ ہر فرد کسی نہ کسی اعتبار سے اس جدوجہد میں عملی طور پر شریک ہونا اپنا فرض سمجھتا ہے۔

صوبائی اسمبلی کے اسپیکر جناب مبین الحق صدیقی صاحب نے تعلیم کی اسی اہمیت کے پیش نظر قومی تعلیمی فاؤنڈیشن کی تجویز پیش کی ہے۔ آپ نے خیال ظاہر کیا ہے کہ اس قسم کا فاؤنڈیشن کم از کم پندرہ سے بیس کروڑ روپیہ کے سرمایہ سے شروع ہونا چاہیئے۔ اسپیکر صاحب نے سرمایہ کی فراہمی کے لئے ارباب ثروت پر ٹیکس عائد کرنے کا مشورہ دیا ہے۔

آپ نے فاؤنڈیشن کے قیام کی ضرورت بیان کرتے ہوئے کہا ہے کہ حکومت تنہا اپنے وسائل پر بھروسہ کرکے ساری آبادی کو تعلیم نہیں دے سکتی اگر حکومت تعلیم کا سارا بوجھ خود اٹھائے جو ایک بہت بڑا کام ہے تو اس سے دوسرے شعبوں کی ترقیاتی سرگرمیوں کے رک جانے کا احتمال ہے۔ آپ نے تعلیمی فاؤنڈیشن کے قیام کی ضرورت کو بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ اسے ایک خود مختار ادارے کے طور پر بورڈ آف ڈائرکٹرز کے تحت چلایا جائے۔

اس اہم تجویز کے مطابق تعلیمی فاؤنڈیشن واپڈا اور صنعتی ترقیاتی کارپوریشن کی طرح ایک خود مختار ادارہ ہوگا۔ جس کا حکومت کے تعلیمی بجٹ سے کوئی سروکار نہیں ہوگا۔ فاؤنڈیشن کے فرائض کے مطابق یہ ادارہ ملک میں نئے اسکول کالج اور یونیورسٹیاں قائم کریگا۔ خواندگی کو فروغ دینے کے لئے مختلف ذرائع بروئے کار لائے گا۔ ہونہار طالب علموں کو وظائف اور بغیر سود کا قرض دیا جائیگا

اعلیٰ پائے کے ادیبوں شاعروں اور علماء کے تحفظ اور نگہداشت کا ذمہ دار ہوگا۔

اس کے علاوہ یہ ادارہ ماہرین تعلیم اور ثقافتی سرگرمیوں مثلاً کھیلوں اور نوجوانوں کی تعمیری سرگرمیوں کی حوصلہ افزائی کریگا۔ اس ادارے سے اسلامی درس گاہوں اور بنیادی جمہوریتوں کے تعلیمی منصوبوں میں بھی امداد دی جائیگی۔

جیسا کہ اس تجویز سے ظاہر ہے یہ ایک قابل قدر وسیع اور جامع تجویز ہے۔ جس کو پیش نظر رکھ کر عمل کیا گیا تو ہم خواندگی اور تعلیم کو زیادہ سے زیادہ اور سستے سے سستے طریقوں سے عام کرسکیں گے اور پاکستان سے جہالت کی بدبختی کو دور کرنے کی جدوجہد میں عملی حصہ بھی لے سکیں گے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ اہل ثروت اور خود حکومت پر اس کا کیا ردعمل ہوتا ہے۔

فلم اور ادب

فلم ایک ایسا وسیلہ ہے جس سے بڑے بڑے کام لئے جاسکتے ہیں۔ کیونکہ یہ واحد تفریحی ذریعہ ہے۔ جس سے عوام براہِ راست تاثر قبول کرتے ہیں۔ اس کی مقبولیت کو دیکھتے ہوئے یہ کہا جاسکتا ہے کہ ہم اس سے کسی بھی قوم کی ذہنیت بدلنے کا کام لے سکتے ہیں یہ اُمر موجب مسرت ہے کہ فلم بنانے والوں نے اب اس نکتے کو سمجھ لیا ہے ورنہ اس سے پہلے اُن کا مقصد صرف اتنا تھا کہ عام لوگوں کے لئے ایک ایسی تفریح مہیا کردی جائے جس کے ذریعہ زیادہ سے زیادہ مالی فائدہ حاصل ہو۔

ایک تازہ خبر ہے کہ تاجکستان فلم اسٹوڈیوز نے حال ہی میں شاہنامہ فردوسی کو ”پرچم آہن گر“ کے نام سے فلمایا ہے۔ یہ فلم روس میں بہت مقبول ہوئی ہے۔ اس کے علاوہ ایک اور فلم ”شاعر کی تقدیر“ کے نام سے تیار کی گئی ہے۔ جو فارسی شاعری کے باوا آدم رودکی سے متعلق ہے۔ اس فلم نے بھی بہت مقبولیت حاصل کی ہے۔ اس کی نمائش افرو ایشیائی میلے میں جو قاہرہ میں ہوا تھا کی گئی جہاں اس نے پہلا انعام حاصل کیا۔

ہم ادبی کارناموں کو پردۂ سیمیں پر پیش کرنے کے اس رجحان کا دلی خیر مقدم کرتے ہیں۔ اور یہ امید رکھتے ہیں کہ ہمارے یہاں بھی اعلیٰ ادبی کارناموں کو فلم کی صورت میں پیش کیا جائیگا تاکہ عوام بھی ان سے روشناس ہوسکیں۔ اور اس طرح اُن کی ذہنی اور جذباتی تربیت ہوسکے۔

مغرب نے اعلیٰ ادبی کارناموں پر مشتمل فلمیں بناکر فلم اور ادب کے رشتے کو مضبوط سے مضبوط تر کردیا ہے، لیکن اردو فلم سازوں نے ابھی اس طرف توجہ نہیں کی ہمارے ادب میں بہت سے فن پارے ایسے ہیں جن کو فلمایا جاسکتا ہے۔ کاش ہمارے فلم ساز اس طرف توجہ کریں۔ تاکہ ہماری ثقافتی زندگی کے بہت سے گوشے تاریکی سے محفوظ ہوجائیں۔

علمی اصطلاحات کے اردو ترجمے

(لسانی اصطلاحات کی روشنی میں)

ڈاکٹر شوکت سبزواری

علمی اور فنی اصطلاحوں کا اردو میں ترجمہ کرنے سے پہلے یہ طے ہوجانا چاہئے کہ اصطلاح کسے کہتے ہیں اور اس کے کیا معنی ہیں۔ تاکہ سب (All) بعض (Some) اور دل چسپی (Interest) جیسے زبان کے عام الفاظ (۱) جو روزانہ بات چیت میں برتے جاتے' ہر قسم کی تحریر و تصنیف میں جگہ پاتے اور ہر مقام پر ان کے وہی ایک معنی مراد لئے جاتے ہیں فرہنگ اصطلاحات میں شامل ہونے نہ پائیں۔ اصطلاح کے لفظی معنی ہیں اتفاق لیکن عرف عام میں وہ مصطلح یعنی متفق علیہ کے معنوں میں مستعمل ہے۔ ہم اصطلاح اس لفظ کو کہتے ہیں جس کے کسی خاص علم و فن میں لغوی معنی سے الگ کوئی مناسب معنی یا عام اور متعدد معانی میں سے کوئی ایک معنی متعین کر لئے جائیں' اور اس علم و فن کی متداول کتابوں میں وہ لفظ اپنے اس مخصوص معنی میں عام طور سے مستعمل ہو۔ مثلاً ''حرف'' کے معنی ہیں کنارہ۔ گرامر میں حرف ایک کلمہ ہے جس کے معنی مستقل نہ ہوں۔ ''فقہ'' کے معنی ہیں جاننا اور سمجھنا۔ دینیات میں فقہ علم دین یا شریعت کا جاننا ہے لغت میں یہ لفظ عام تھا اصطلاح میں خاص کر لیا گیا۔

ہونٹ' دانت' تالو' مسوڑھا' حلق، حنجرہ وغیرہ الفاظ کو لسانیاتی اصطلاحات میں شمار نہیں کیا جاسکتا اس لئے کہ یہ زبان کے عام الفاظ ہیں۔ بول چال میں ان

(۱) ملاحظہ فرمائے '' فرہنگ اصطلاحات فلسفہ '' شائع کردہ شعبہ تالیف و ترجمہ کراچی یونیورسٹی۔

کے وهی معنی هیں جو علم‌الاعضاء وتشریح اجسام میں هیں - ''لهوی'' ایک آواز هے جو ''لہاۃ'' یعنی کوے کی مدد سے ادا هوتی هے - یه اصطلاح هے - خود 'لہاۃ' کوئی اصطلاح نهیں - اسی طرح تحلیلی اصطلاح هے - تحلیل زبان کا عام لفظ هے - تلفظ' کلمه' مجهوره' مهموسه اصطلاحیں هیں - ان کے لفظی معانی ان کے اصطلاحی معنوں سے مختلف هیں - تقسیم، با معنی، انحراف، ترمیم، تحریر، ترسیل، اولی، ثانوی، جز، عمل عام استعمال هونے والے الفاظ هیں (۱) -

مختلف علوم و فنون کی اصطلاحوں میں فرق کرنا از بس ضروری هے تا که ایک فن کی اصطلاحیں دوسرے فن کی اصطلاحوں میں گڈ مڈ هونے نه پائیں - مثلاً تمثیل (Analogy) منطق کی اصطلاح هے - قوس (Segment) اور اساس یا قاعده (Base) ریاضیات کی اور استعاره (Metaphor) علم بیان کی - انهیں لسانیات کی اصطلاحات میں شامل هونا نه چاهئے - صوتیات' اشتقاقیات، معنویات' صرف' نحو' لسانیات کے اهم بنیادی شعبے هیں - تحریر یا رسم خط کا بھی کچھ تعلق لسانیات سے هے - ان علوم وفنون کی اصطلاحات کو فرهنگ اصطلاحات لسانیات میں جگه دی جاسکتی هے -

اصطلاح کی تشریح و تعیین کے بعد ترجمه کا مسئله سامنے آتا هے - سوال یه هے که ترجمے میں کس زبان سے مددلی جائے؟ کراچی یونیورسٹی کے شعبه ترجمه کے فاضل ارکان کی رائے هے :

> ''اصطلاح سازی میں عربی، فارسی، ترکی، هندی، سنسکرت اور ان تمام زبانوں سے مدد لی جائے جو هماری زبان کا جز هیں -''

سنسکرت سے مدد لینے کا سوال پیدا نهیں هوتا - سنسکرت هماری علمی زبان نهیں - هم سنسکرت نهیں جانتے - هماری زبان سنسکرت کے تهذیبی مزاج اور اس کی سرشت سے نا آشنا هے - سنسکرت کے ترجمے همارے یهاں رس بس نه سکیں گے - غیر منقسم هندوستان میں اردو کی گزشته سات سوسال کی تاریخ میں سنسکرت کے علمی و تهذیبی

(۱) ملاحظه فرمائیں '' زبان اور علم زبان'' کا ضمیمه اصطلاحات - اس مقالے میں جو مثالیں پیش کی گئی هیں وه تمام تر فرهنگ اصطلاحات فلسفه اور ضمیمه اصطلاحات سے ماخوذ هیں -

الفاظ اردو کو ساز گار نہ ہوئے تو پاکستان میں سنسکرت زبان کی علمی اصطلاحیں کس طرح اردو میں جڑ پکڑسکیں گی - فارسی سے البتہ مددلی جاسکتی ہے لیکن فارسی بر صغیر میں مسلمان کی تہذیبی زبان رہی ہے - علمی اصطلاحات کے بار کی شایدھی وہ متحمل ہو - علمی زبان کے لئے جس نوع کی ثقاہت، سنجیدگی، متانت اور بھاری بھرکم پن درکار ہے وہ صرف عربی میں ہے - عربی دنیائے اسلام کی علمی زبان ہے - ہر خطے کے مسلمان نے اس سے استفادہ کیا اور اس کے علمی ذخیروں سے فیض اٹھایا - اردو برابر اپنی کم مایگی اور تہی دامنی کا علاج عربی الفاظ و مرکبات سے کرتی رہی ہے - اردو کے لیے عربی کی وھی حیثیت ہے جو انگریزی کے لئے لاطینی کی ہے - اردو میں عربی کے سوا کسی اور زبان کے اصطلاحی الفاظ کے رچنے پچنے اور گھل مل جانے کی گنجائش مجھے نظر نہیں آتی - دو ایک مثالیں پیش کرتا چلوں -

language کا ترجمہ زبان خاصا بھلا معلوم ہوتا ہے لیکن linguistic کا ترجمہ زبانی (بجائے لسانی) شایدھی پسند کیا جائے - Dental کا ترجمہ 'اسنانی' دندانی سے زیادہ ثقہ اور Lateral کا ترجمہ منحرف (= حرف یعنی پہلو کی طرف مائل) پہلوی سے زیادہ با معنی اور پر وقار ہے -

'گردان' 'بولی' وغیرہ فارسی ہندی ترجمے اردو میں رائج ہوچکے ہیں - یہ باقی رکھے جاسکتے ہیں - فارسی اردو کے رائج ترجموں کو چھوڑ کر باقی تمام اصطلاحات کے ترجمے عربی کی مدد سے ہونے چاہئیں -

اس سلسلے کا ایک اور رجحان' جسے غیر منقسم ہندوستان میں برگ و بار لانے کا زیادہ موقع ملا ہے ' یہ ہے کہ عربی ہندی یا فارسی ہندی کے میل ملاپ سے اصطلاحیں وضع کرکے الفاظ واصطلاحات کی گویا متحدہ قومیت کا ڈول ڈالا جائے - یہ رجحان علمی اور ادبی نقطۂ نگاہ سے مستحسن قرار نہیں دیا جاسکتا - لفظوں کو جوڑنے اور دو مختلف زبانوں کے الفاظ میں پیوند لگانے کے لئے ان میں صوتی مناسبت اور ایک طرح کی مزاجی ہم آہنگی ہونی چاہئے تاکہ مرکب الفاظ گھل مل کر ایک ہوجائیں اور زبان پر بار اور کانوں کو ناگوار نہ ہوں - انمل جوڑ بے جوڑ

هوں گے اور پنپنے نہ پائیں گے۔ جیسے :

اجنسیائی (ا + جنس + یا + ئی) باز دھرائی (باز + دھرا + ئی) چٹکار اصوات (چٹکار + اصوات) صوت تانت (صوت + تانت) سورت نگاری (سورت + نگار + ی) اھکاری (ا + ھکار + ی) ۔

کراچی یونیورسٹی کے ارکان شعبہ ترجمہ و تالیف نے ایک طرف یہ تسلیم کر لیا ہے کہ ''اصطلاح زبان اور فن کے لحاظ سے موزوں ہو۔'' دوسری طرف فرماتے ہیں:

''ضرورت ہو تو ہندی الفاظ کے ساتھ عربی فارسی کا جوڑ اور سابقے لاحقے لگائے جائیں۔''

سوال یہ ہے کہ ''ہندی الفاظ کے ساتھ عربی فارسی جوڑ'' کے بعد کیا کوئی اصطلاح زبان کے لحاظ سے موزوں ہوسکتی ہے ؟

انسان کی طرح زبان کا بھی مزاج ہوتا ہے جس کا وضع اصطلاحات کے وقت بہر حال خیال رکھنا چاہئے ۔ عام بول چال کے الفاظ پر تو کسی کا اجارہ نہیں۔ جو لفظ عوام کی ٹکسال سے چل نکلا وہ رائج الوقت سکہ ہے۔ اصطلاح سازی البتہ اہل علم کا کام ہے۔ یہ ان کے اختیار میں ہے کہ وہ زبان کے مزاج و منہاج کی مناسبت سے اصطلاحیں وضع کریں ۔ اصطلاح میں جو عظمت اور ایک طرح کی گمبھیرتا ہوتی ہے اس کا تقاضا ہے کہ اصطلاحی الفاظ صوتی لحاظ سے موزوں، قواعد زبان کے مطابق، بناوٹ میں بھاری بھرکم اور دلالت معنی کی رو سے مناسب ہوں ۔ ہرچند فارسی الفاظ کے آخر میں نسبت کی 'ی' لاحق کرکے ہزاری، بزاری جیسے الفاظ عام طور سے اردو میں وضع کئے جاتے رہے ہیں لیکن مستند علمی زبان میں فارسی الفاظ پر یائے نسبت کا اضافہ ثقاہت کے خلاف ہے۔ جیسے خردی (خرد + ی) پہلوئی (پہلو + ئی) لبی (لب + ی) دولبی (دو + لب + ی) وغیرہ۔ اور ان وضع کردہ الفاظ پر عربی کی ''ۃ'' داخل کرنا یا ٹھیٹ ہندی الفاظ پر 'ی' بڑھانا ایسا ہے جیسے کریلا اور نیم چڑھا مثلاً جوڑا جوڑی (جوڑا + جوڑ + ی) تالوی (تالو + ی) دانت بیٹھکی (دانت + بیٹھک + ی) تالویہ (تالو + ی + ہ) خردیت (خرد + ی + ۃ) ۔

عربی سے لی جائے یا فارسی سے اصطلاح کو کم سے کم زبان کے صرفی نحوی قاعدوں کے مطابق ہونا چاہئے ۔ لہاۃ (= کوا) عمق (= گہرائی) معنی (=مفہوم) عربی زبان کے الفاظ ہیں ۔ عربی گرامر کے مطابق "لہاۃ" سے "لہوی" بنتا ہے 'لہاتی' غلط ہے ۔ عمق سے عمقیت (عمق + ی + ۃ) تو ہوسکتا ہے "عمقت" درست نہیں ۔ "معنی" کی طرف نسبت کی جائے تو معنوی بنے گا اور اس پر "ات" بڑھا کر معنویات (Semantics) کہیں گے ۔ "معنیاتی" (معنی + ات) یعنی بہت سے معنی بے محل بھی ہے اور بے معنی بھی اس لئے کہ بہت سے معنی کوئی فن نہیں معنی سے متعلق بہت سے مسائل والا فن ہے ۔ حد کبری اور حد صغریٰ قواعد نحو کے اعتبار سے غلط ہے ۔ حد اکبر اور حد اصغر چاہئے ۔ "فنون صغیر" کی جگہ "فنون صغیرہ" صحیح ہے ۔

اصطلاحات عموماً مفرد ہوتی ہیں ۔ جہاں تک ممکن ہو مفرد اصطلاح کا ترجمہ مفرد لفظ سے کیا جائے ۔ مرکب اصطلاحیں بھی ہیں لیکن کم ۔ یہ دو طرح کی ہیں ۔ کچھ ایسی ہیں جنہیں آسانی کے ساتھ ایک لفظ میں منتقل کیا جا سکتا ہے ۔ انہیں ایک سے زیادہ لفظوں میں منتقل کرنا درست نہیں خصوصیت سے اس صورت میں کہ ان کے ہم معنی مفرد اصطلاحیں پہلے سے رائج ہوں ۔ جیسے :

major premise اور minar premise یا major term اور minor term پہلی دو اصطلاحوں کا ترجمہ 'مقدمہ کبریٰ' اور مقدمہ صغریٰ کی جگہ صرف کبریٰ' صغریٰ' اور بعد کی اصطلاحوں کا اکبر (بجائے حد اکبر) اصغر (بجائے حد اصغر) ہونا چاہئے ۔ جن اصحاب نے عربی زبان میں منطق پڑھی ہے وہ جانتے ہیں کہ منطق کی متداول کتابوں میں صغریٰ' کبریٰ' اصغر' اکبر وغیرہ اصطلاحیں عام طور سے استعمال ہوئی ہیں ۔ حد اوسط' کو البتہ تنہا اوسط نہیں کہتے اس لئے Middle term کا ترجمہ حد اوسط ہوسکتا ہے ۔ کچھ مرکب اصطلاحیں ایسی بھی ہیں جنہیں ایک لفظ میں بآسانی منتقل نہیں کیا جاسکتا ۔ جیسے: Phonetic 'Agent Noun 'Vocal Chords Decay وغیرہ ۔ انہیں مناسب مرکبات کی شکل میں منتقل کیا جائے ۔

ان کے علاوہ جن مرکبات کو اصطلاح کی حیثیت حاصل نہیں ان کے اجزا کا

اولاً الگ الگ ترجمہ کرنا اور پھر جوڑ کر بصورت ترکیب اردو میں منتقل کرنا طول لا طائل ہے۔ بہتر یہ ہے کہ مفردات یعنی اجزا کا ترجمہ کردیا جائے۔ اس کے بعد قاری کی ذہانت پر اعتماد ہوکہ جب اس کے سامنے دو لفظوں کا کوئی جوڑ آئے تو حسب ضرورت زبان کے مقررہ قاعدوں کے مطابق اسی قسم کا ایک مرکب ڈھال لے۔ مثلاً Law اور Polarity کا ترجمہ اگر قاری کو معلوم ہے تو Law of Polarity کے ترجمے کی ضرورت نہیں۔ Phonetic کے معنی بتادئے جائیں تو Phonetic Change کا مطلب نکالا جاسکتا ہے۔ Metaphysics اور Deduction اپنی اپنی جگہ واضح ہوں تو اس کی ضرورت نہیں کہ Metaphysical Deduction کا ترجمہ بتایا جائے یا Deduction اور Category کے ترجمے کے بعد Deduction of Category کا ترجمہ درج کرکے ہندی کی چندی کی جائے۔ یہ تطویل لاطائل ہی نہیں تحصیل حاصل بھی ہے۔

فرہنگ اصطلاحات میں ورنر کا قانون' گرم کا قانون' گراس مین کا قانون، قانون ہابر' جالینوسی شکل جیسی ترکیبیں نظر پڑتی ہیں تو حیرت دل کے دامن کو کھینچتی ہے کہ خدایا! یہ کس قسم کے ترجمے ہیں اور ان کا اصطلاح سازی سے کیا تعلق ہے! قانون اور شکل کا ترجمہ کرنے کے بعد یہ کیا ضرور تھا کہ ورنر' گرم' گراس مین ہابر اور جالینوس وغیرہ علمائے فن کے ناموں کی طرف اضافت کرکے بتایا جاتا کہ اس طرح مرکبات بناؤ۔

غیر ضروری مرکبات کے ترجموں کی کچھ اور مثالیں فرہنگ اصطلاحات فلسفہ و لسانیات سے انتخاب کرکے لکھی جارہی ہیں:—

فلسفہ' لغت ، فلسفہ' قانون ، لغت سائنس ، منطقی تجربیت، معروضی اخلاقیات ، آلاتی قدر ، ماورائی تصوریت ۔ ماورائی طریقہ ، ماورائی فلسفہ ، ماورائی ثبوت ۔ منطقی نحو ، ترکیبی حکم' تجربی صوتیات' صوتی جدول' کلام کا بہاؤ' گولایا ہوا مصوتہ' بندمصوتہ' کھلا مصوتہ' مصوتہ کی تدریج' مصوتہ کی ہم‌آہنگی' وسطی مصوتہ' ہم‌محلی مرکب ، جوڑا جوڑی مرکب' تاریخی لسانیات' تقابلی لسانیات' موسیقانہ (موسیقیانہ) لہجہ ۔

یہ درست ہے کہ فن کی جو اصطلاحیں قدیم سے چلی آرہی ہیں انہیں برقرار رکھا جائے - لیکن ان میں موزوں ناموزوں اور مفید و غیر مفید کی تفریق مناسب نہیں - قدیم سے جو اصطلاحیں چلی آرہی ہیں ' فن کی کتابوں میں عموماً برتی جاتی ہیں ، اور زبان میں اچھی طرح رس بس گئی ہیں وہ موزوں ہی نہیں مفید بھی ہیں۔ زبان میں گھل مل گئی ہیں اس لئے موزوں ہیں ہر شخص آسانی کے ساتھ ان کا مطلب سمجھ لیتا ہے اس لئے مفید ہیں - اور موزونیت و افادیت کا معیار یہ ہے کہ اصطلاح زبان میں گھل مل کر اس کا جز بن جائے اور اس کا مفہوم سمجھنے میں کسی کو کوئی دقت پیش نہ آئے - مثلاً Nasal کا ترجمہ ،غنہ ' اردو میں عام ہے اور ہر شخص اسے جانتا پہچانتا ہے - ' انفی ' کے مقابلے میں یہ موزوں بھی ہے اور مفید بھی۔ Nasalised کو مغنونہ کہیں گے۔ " انفیائی ،، نامانوس ہے۔ Lateral خود منحرف کا ترجمہ ہے اس کو چھوڑ کر 'پہلوی' ایک نیا لفظ گھڑنے کی کیا ضرورت ہے جس کی افادیت اور موزونیت دونوں مشکوک ہیں -

یہاں سے ایک اصول یہ دریافت ہوا کہ اصطلاحات کا ہماری زبان میں کوئی قدیم ترجمہ موجود نہ ہو تو نیا لفظ وضع کیا جائے - وضع اصطلاح میں عموماً لغوی معنی کو سامنے رکھ کر اس کا لفظی ترجمہ کردیا جاتا ہے - جیسے Cerebral (مخی) lateral (پہلوی) aspirates (منفوس ' نفسی) Voiced (مصیت) وغیرہ - یہ درست نہیں لغوی معنی کی جگہ اصطلاحی معنی کو پیش نظر رکھ کر ایسا لفظ وضع کرنا چاہئے جو اصطلاحی مفہوم کو واضح کردے اور اتنا روشن ہو کہ مزید تشریح و تعریف کی ضرورت پیش نہ آئے - ترجمے کا مقصد اصطلاح کی توضیح ہے جو اصطلاح کے لغوی مفہوم کی رعایت اور اس کے پابند لفظی ترجمے سے نہیں اصطلاحی مفہوم کو اردو میں منتقل کرنے سے حاصل ہوتی ہے - مثلاً مخی (= دماغی) سے ہمیں کوئی روشنی نہیں ملتی - اس کے مقابلے میں ملفوف (= لپٹے ہوئے) سے پتا چلتا ہے کہ یہ وہ آوازیں ہیں جن کو ادا کرتے وقت زبان الٹ جاتی اور لپٹ کر دھری ہو جاتی ہے - اسی طرح " منحرف" وہ آواز ہے (ل) کہ بوقت تلفظ زبان کے کناروں سے ہوا سر سرا کر نکل جائے voiced کا ترجمہ مصیت (= آواز دینے والا) اور مسموع (= سنا ہوا) کیا گیا ہے۔

مجہورہ ان سے بہتر ہے اس لئے کہ ان آوازوں میں ایک طرح کی جھنکار ہوتی ہے۔ اس مفہوم کو ادا کرنے کے لئے مجہور (= جہر اور جھنکار والا) سے بہتر لفظ ہماری زبان میں نہیں۔ اس کے مقابلے کی آوازیں کمزور اور دھیمی ہوتی ہیں۔ انگریزی میں انہیں (Unvoiced) کہتے ہیں۔ اہل اردو نے اس کا ترجمہ غیر مصیت (= جس کی آواز نہ ہو) کیا۔ یہ اصطلاح اور اس کا ترجمہ دونوں غیر واضح ہیں۔ ان سے آوازوں کی حقیقت بے نقاب نہیں ہوتی۔ میں نے مہموسہ (= دھیمی آواز والے) تجویز کیا ہے جو ان آوازوں کی حقیقت پر دلالت کرتا ہے۔ سنسکرت میں مجہورہ کو گھوش وت (= جھنکار والا) اور مہموسہ کو اگھوش وت کہتے ہیں۔

بہر حال اصطلاح کا اردو ترجمہ واضح موزوں اور مناسب یعنی اصطلاحی مفہوم کو بے نقاب کرنے والا ہونا چاہئے۔ میں نے لسانی اصطلاحات کے ترجموں میں تا بمقدور ان تمام اصول کو پیش نظر رکھا ہے۔ ترجمے کے ساتھ ساتھ جہاں تک ہوسکا میں نے اصطلاحات کی شرح اور ان کے لفظی معنوں کی وضاحت بھی کردی ہے اور بعض اصطلاحوں کے سنسکرت متبادل یا مترادف الفاظ لکھ دیئے ہیں تاکہ اردو اصطلاحوں کے سمجھنے اور ان کی لفظی و اصطلاحی حقیقت کی دریافت میں یہ معاون ہوں۔

فرہنگ اصطلاحات لسانیات

Ablative	مِنی (حالت)	من = سے
Ablaut	تعلیل مجہول	ردو بدل جس کی وجہ معلوم نہ ہو
Absolutive	حالیہ	کردنت
Accent	نقرہ	نقرہ = ضرب
Accoustic	سمعی	
Accusative	مفعولی (حالت)	کرم
Active	معروف (طور)	
Adessive (case)	مفعول معہ	
Adjective	صفت	
Adverb	متعلق فعل	
Affix	اضافہ	
Affricates	وقفیہ جاریہ	
Agent	فاعل	کرتا = کرنے والا
—Noun	اسم فاعل	
Agglutinative	اتصالی	
Aggregative (Compound)	عطفی (مرکب)	دوندو (سماس)
Allophone	ہم صوت	
Alphabets	ابتث۔ ابجد	ورن مالا
Alueolar	لثوی	لثہ (مسوڑھا) کی طرف منسوب
Analytical	تحلیلی	
Anaptyxis	تسہیل	''سور بھکتی'' مخلوط کو حرکت دے کر حروف کو الگ کرنا
Antithesis	تقابل	
Aorist	ماضی مطلق	
Apocope	ترخیم	
Article (definite)	آلہ تعریف	
—(indefinite)	آلہٴ تنکیر	
Articulation	ادا	
Articulor	مخرج	کرن، ستھان
Aspirates	ہائیہ	مہا پران
Assimilation	تجنیس ۔ ادغام	
Audition	سماع	
Augens	حرف تاکید	
Augment	اضافیہ	آپ سرگ

Auxiliary	معاون (فعل)	
Back formation	متاخر اشتقاق	
Bilabial	شفوی	شفہ" (ہونٹ) سے ادا ہونے والا
Bi-partite	ذو جزئین	دو جز والا
Case	حالت (اعرابی)	کارک
Causative	متعدی المتعدی	
Cerebral	لسان حنکی	مور دھنیہ
Close	مسدود	سم ورت
Cognate	قریب ۔ متجانس	
Componnd	مرکب	سماس
Conjugation	گردان	
Conjunct	مخلوطہ	سنیکت
Conjunction	عاطفہ	
Consonant	مصمت ۔ صحیح	وینجن
Dative	مفعولی ثانوی (حالت)	سمپر دان
Declension	انصراف	
Deformation	بگاڑ	
Degree	تفضیل	
Denominative	وضعی (فعل)	
Dental	اسنانی	دنتی
Derivation	اخذ ۔ اشتقاق	
Dialect	بولی	
Diminutive	مصغر (اسم)	
Diphthong	مرکب (مصوتہ)	
Dual	تثنیہ	
Elliptical	اختزامی (مرکب)	
Elision	حذف	
Ending	اختتامیہ	
Epenthesis	درج	
Etymology	علم الاشتقاق	
Etymen	ماخذ	
Euphemism	کنایہ	
Explosive (Mutes, stop) plosive	وقفیہ	سپرش
Extension	الحاق	
Finite (Verb)	حقیقی	
Flapped	تکریری	
Ericative	جاریہ	آوشمن
Formative	تعمیری	
Feminine	مونث	استری لنگ
Future	مستقبل	بھوشیہ
Gender	جنس	لنگ
Genealogical	نسلی	
Genitive	اضافی (حالت)	
Gerund	اسم مصدر	
Guttural	حلقومی	

Glottal	حلقی	کنٹھی
Haplology	تخفیف	
Hiatus	اجتماع	
Homophone	متشابه الصوت۔مشترک	
Illative (case)	مفعول الیه	انتہا اور حد بتانے والا
Imperfect	ناتمام	
Imperative	امر	
Implosive	موقوف	جدید صوتیات کی اصطلاح
Infinitive	مصدر	
Infix	دارجه	وسط کلمے میں اضافہ
Inflextion	تصریف	ہونے والا
Inflexional	تصریفی	
Instrumental	آلی (حالت)	
Interdental	بین اسنانی	
Interjection	فجائیه (حرف)	
Interrogative	استفہامیه (جمله)	
Intonation	ایقاع	
Intrusion	دخول	
Isolative	انفرادی	
Juxtapositional	ارتباطی	
Kymography	صوت نگاری	
Labial	شفوی	شفہ = ہونٹ (اوشٹھی)
Laryngal	حنجری	
Lateral	منحرف	
Lingual	لسانی	
Linguistics	لسانیات	
Liquid (Trilled)	مکرره	
Locative	ظرفی (حالت)	
Loan (Word)	دخیل	
Long (Vowel)	طویل ۔ ممدود	دیرگھ
Masculine	مذکر	پلنگ
Metathesis	قلب	
Mediae { Sonant / Voiced }	مجہورہ	
Melioration	معنوی ارتقا	
Monosyllabic	یک رکنی ۔ احادی المقطع	
Mood	صورت	
Morpheme	صیغه	
Morphology	علم الصرف	
Mutation	ابدال	
Mutes (Stops)	وقفیه	
Nasal	غنه	ناسکی، انو ناسک
Nasalised	مغنونه	
Negative	منفی	
Neutral	بے جنس	

Nominative	فاعلی (حالت)	
Noun	اسم	
Number	عدد	
Oblique	محرف ۔ مغیرہ (حالت)	
Onomatopoeic	حکائی	کسی آواز کی نقل میں وضع کردہ وورت
Open (Vowel)	منفتحہ	
Optative	دعائیہ (جملہ)	
Orthography	علم التحریر	
Palatal	حنکی	حنک (= تالو) + ی (نسبت)
Palatogram	مخرج نگار (آلہ)	
Participle	حالیہ	
Particle	حرف	
Passive	مجہول (طور)	
Past	ماضی	
Pause	وقفہ	
Pejoration	تنقیص	
Perfect	تمام	
Person	فاعل	
Pharyngal	اقصا حلقی	اقصا۔پچھلا
Philology	فیلالو جیا ۔ علم اللسان	
Phoneme	صوتیہ	
Phonemics	علم صوتیہ	
Phonation	صدا	
Phonetic	صوتی	
—Decay	نحت، تخریب صوتی	
Phonetics	صوتیات	
Phonology	علم صوت	
Phrase	فقرہ	
Portmanteau-word	اختزامی (مرکب)	وہ مرکب جس کے اجزا کا کچھ حصہ ساقط ہو جائے
Possessive (Genitive)	اضافی حالت	
Post-position	صلہ	فعل کو اسم سے ملانے والا
Plosive (Stop)	وقفیہ	
Prefix	سابقہ	
Preposition	صلہ	
Present	حاضر، حال	
Primitive	قدیم	
Pronominal	مبہماتی	
Pronunciation	تلفظ	اُچارن
Proto form	ماقبل۔اصلی	
Punctuations	رموز اوقاف	
Radical	بنیادی	
Redupticated	تکریری	
Retroflex	ملفوف	
Rolled (Trilled)	مکررہ	(ر، ل)

Root	ماده	
Rounded	مدور	
Semantic, Semasiology	معنویات،	
Semology	علم المعانی	
Semi-vowels	نیم مصوته-لینه	(ی، و) + انتستھ
Short (Vowel)	قصیر، مقصور	هرسو
Sibilant	صفیریه	
Sonants (Voiced)	مجهوره	
Sounds	اصوات	
Specialisation	تخصیص	
Spirants	هوائیه-صفیریه	(ح خ ع غ ث، ذ، ف، و)
Stem	مشتق منه	
Stops	وقفیه	
Substantive	اسم	
Suffix	لاحقه	
Surd (unooiced)	مہموسه	
Syllable	مقطع - رکن	
Syntagm	ترکیب	
Syntax	نحو	
Tense	گردان	
Tenuis (unvoicede)	مہموسه	
Terminational	اختتامی	
Tone	لہجه	
Trilled (Rolled)	مکرره	(ر، ل)
Tatsama	دخیل	
Tadbhawa	مولد	
Umlaut	تعلیل معروف	ردوبدل، جس کی وجه بتائی جاسکے
Unaspirated	غیر هائیه	
Unvoiced	مہموس	
Uvular	لہوی	
Variant	لغت	
Variation	تعبر	''جھوامولیا،، تالو کے نرم حصے سے ادا ہونے والے (ص،ط، ض، ظ)
Velar	غشائی	
Velarised	مطبق	
Verb	فعل	
Vocal	صوتی	
—Cords	سلک صوتی	
Vocalic	مصوتی	
Vocative	ندائیه	
Voice	طور	
Voiced	مجہوره	گھوش وت
Vowel	مصوته	سور
Word	کلمه	اکشر

سہ ماہی

اُردُو

کا

بابائے اُردو نمبر

شائع ہوگیا ہے

چند لکھنے والے

ڈاکٹر سید عبداللہ ۔ ڈاکٹر ریاض الحسن ۔ ڈاکٹر عبادت بریلوی ۔ دیوان سنگھ مفتون ۔ پروفیسر حمید احمد خاں ۔ ڈاکٹر طاہر فاروق ۔ ڈاکٹر سلام سندیلوی ۔ پروفیسر سید محمد ۔ خواجہ تہور حسین ۔ سید مبارزالدین رفعت ۔ غلام ربانی ۔ انور عنایت اللہ ۔ ڈاکٹر اعجاز حسین ۔ ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں ۔ ڈاکٹر موہن سنگھ دیوانہ ۔ حامد اللہ افسر میرٹھی ۔ ڈاکٹر سید ظہیرالدین مدنی ۔ ڈاکٹر محمد حسن ۔ اسلوب احمد انصاری ۔ غلام احمد فرقت کاکوروی ۔ ڈاکٹر رحیم الدین کمال ۔

قیمت ۵ روپے

ملنے کا پتہ

انجمن ترقی اردو (پاکستان)

اس انجمن گل میں

(انجمن کا خبر نامہ)

بزم قانون، اردو کالج کے نام صدر انجمن کا پیغام

صدر انجمن ترقی اردو جناب اختر حسین صاحب نے بزم قانون کے نایب صدر کو ایک پیغام میں "القانون" کے نام سے ایک علمی مجلہ شائع کرنے پر مبارکباد دی ہے۔ اور یہ کہا ہے "ہماری قومی زندگی میں تعلیمی محاذ پر اردو کالج جو اہم کام انجام دے رہا ہے مجھے امید ہے یہ مجلہ اس کام کی افادیت کا دائرہ وسیع کرے گا۔"

آپ نے آگے چلکر لکھا ہے کہ "قانونی معاملات سے اردو کا تعلق گہرا اور قدیم ہے۔ اردو ایک عرصہ سے متحدہ ہندوستان کی قانونی زبان رہی ہے اور آج بھی پاکستان کے بیشتر حصوں میں عدالتی معاملات میں اس سے استفادہ کیا جاتا ہے۔"

آپ نے مزید کہا ہے "قانونی موضوعات سے متعلق کتابوں کی بھی اردو میں کمی نہیں۔ جامعہ عثمانیہ کے تراجم کے علاوہ دیگر اداروں اور افراد کی کوششوں سے اس میدان میں خاصا کام ہو چکا ہے۔ کتابوں کے ساتھ ساتھ ایسے رسائل کی بھی اشد ضرورت ہے۔ جن میں آسان اور عام فہم زبان میں قانونی معاملات پر بحث کی جائے۔"

آپ نے اپنے پیغام کے آخر میں فرمایا ہے۔ "القانون کی اشاعت ایک اعتبار سے وقت کی ایک اہم ضرورت ہے اور مجھے امید ہے یہ رسالہ اپنے جواں سال کارکنوں کی کوششوں سے اپنے مقاصد میں کامیاب ہوگا۔"

اردو کالج اسٹوڈینٹس پارلیمنٹ کے اسپیکر کے نام مغربی پاکستان اسمبلی کے اسپیکر کا پیغام

اردو کالج اسٹوڈینٹس پارلیمنٹ کے اسپیکر کے نام جناب مبین الحق صاحب اسپیکر مغربی پاکستان اسمبلی نے ایک پیغام میں کہا ہے کہ اردو ہماری قومی زبان ہے اور ہمیں اس کی ترقی میں حصہ لینا ہے۔

مبین الحق صاحب نے عوام پر زور دیا ہے کہ وہ زندگی کے ہر شعبے میں اردو کو استعمال کرنے کی عادت ڈالیں۔ انہوں نے اپنے

پیغام میں اردو کی ترقی کی کوششوں میں اردو کالج اور انجمن ترقی اردو کی خدمات کو خراجِ تحسین پیش کیا ہے۔

"افکار عبدالحق" پر صدر انجمن ترقی اردو کا اظہار خیال

صدر انجمن ترقی اردو جناب اختر حسین نے "افکار عبدالحق" کی مرتب آمنہ صدیقی کو بابائے اردو کی نمائندہ تحریروں کا انتخاب شائع کرنے پر مبارکباد دی ہے اور ان کے نام ایک خط میں لکھا ہے " بابائے اردو مرحوم کے افکار وخیالات کو" افکار عبدالحق " میں بڑی خوش اسلوبی سے یکجا کر دیا گیا ہے اور اس کتاب کے مطالعے سے بابائے اردو کے ذہنی رجحانات تک بآسانی رسائی ہو سکتی ہے۔ آپ نے امید ظاہر کی ہے۔ کہ " یہ کتاب بابائے اردو پر کام کرنے والوں کے لئے مشعل راہ ثابت ہوگی۔"

طالبہ کی ناگہانی وفات پر اظہار تعزیت

مجلس احباب اردو کالج کے ایک ہنگامی اجلاس میں بی۔ اے فائنل کی طالبہ آمنہ انیس فاطمہ کی ناگہانی وفات پر انتہائی رنج وغم کا اظہار کیا گیا اور مرحومہ کے لئے مغفرت اور لواحقین کے صبر جمیل کی دعائیں مانگی گئیں۔

اردو تحقیق میں اہم اضافہ

اردو میں سوانح نگاری

از

ڈاکٹر سید شاہ علی

اس کتاب کو مجلس ترقی ادب لاہور نے سال رواں کا بہترین تنقیدی وتحقیقی کارنامہ قرار دیتے ہوئے دو ہزار روپے کے انعام کا اعلان کیا ہے۔

قیمت : سات روپے

گلڈ اشاعت گھر اسٹریچن روڈ۔ کراچی

میاں بشیر احمد
(ایڈیٹر ہمایوں)

قائدِ اعظم اور اُردو

قائدِ اعظم محمد علی جناح نے ہماری قوم کے لئے جو شاندار کام کیا اور جو کچھ وقتاً فوقتاً کہا ہمارے لئے ان باتوں کی بڑی اہمیت ہے۔ دنیا کی تاریخ میں وہ ان چند برگزیدہ ہستیوں میں سے ہیں جنہوں نے اپنے کارہائے نمایاں سے کسی خاص ملک یا قوم کے اندر انقلاب پیدا کر دیا۔ ایسا انقلاب جس سے حال و مستقبل پر ایک گہرا اثر پڑا۔ انگریزوں اور ہندوؤں کی سی دو ہوشیار اقوام کی خواہشات کے خلاف مسلمانانِ ہندسی تہی دست سست رو قوم کو جگانا اور اُبھارنا اور اُسے کارزارِ حیات کے لئے تیار کرنا کوئی معمولی کام نہ تھا۔

دنیا کی تاریخ شاہد ہے کہ جب کسی قوم یا گروہ کی حالت خراب اور خراب تر ہو جائے۔ جب کسی خطۂ زمین پر دُور دُور تک تاریکی چھا جائے۔ تو قدرت عموماً جلد یا بدیر ایک ایسے فرد کو پیدا کر دیتی ہے جو اپنے کردار کے بل پر ان خرابیوں کو خوبیوں میں تبدیل کرنے کی صلاحیت رکھتا ہو، جو اس گھپ اندھیرے میں اپنے ضمیر کا چراغ روشن کر کے اپنے ہم جنسوں کے ماحول کو تاباں بنا سکتا ہو۔ محمد علی جناحؒ ایک ایسی ہی غیر معمولی شخصیت کے مالک تھے۔ جب وہ پیدا ہوئے تو اسلامی ہند شبِ ظلمت میں غرق تھا جب وہ اس جہانِ فانی سے رخصت ہوئے تو یہ ظلمتیں، رہبرانِ قوم کی مساعی سے بالخصوص سید احمد خاں اور اقبال اور خود محمد علی جناح کی پیہم کوششوں سے خاصی حد تک دُور ہو چکی تھیں۔ اب کامیابی کا رستہ سجھائی دینے لگا تھا، اب یہ بعد کے رہنماؤں اور افراد کا کام تھا اور ہے کہ اس رستے کو جھاڑ جھنکاڑ سے صاف کرتے اور آگے بڑھتے چلے جاتے۔

قائدِ اعظم نے قومی زندگی کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ اسلامی ہند کو اکتوبر ۱۹۴۱ء میں پیغام عید دیتے ہوئے انہوں نے کہا۔ "ہمارا اصول ہونا چاہیئے۔ ایمان۔ اتحاد اور انضباط!"

نومبر ۱۹۴۲ء میں انہوں نے پنجاب کے دورے میں مسلمان طلباء کو خطاب کرتے ہوئے کہا:

مسلمانوں کو تین چیزوں کی ضرورت ہے۔

تعلیم، تجارت اور تلوار۔"

گاندھی جی کے نام ۱۷ ستمبر ۴۴ء کے جوابی خط میں انہوں نے لکھا۔

"ہم ہندوستان کے مسلمان دس کروڑ افراد کی ایک قوم ہیں، بلکہ یہ حقیقت ہے کہ ہم ایک ایسی قوم ہیں جس کی اپنی ایک امتیازی تہذیب اور اپنا تمدن اور اپنی زبان اور ادب، اپنا آرٹ اور طرز تعمیر اپنے نام اور اصطلاحات اپنی تعداد اور اپنے قوانین اور اخلاقی ضابطے، اپنے رسم و رواج اور اپنی جنتری، اپنی تاریخ اور روایات اور اپنی صلاحیتیں اور خواہشات؟ مختصر یہ کہ زندگی کے متعلق ہمارا اپنا نظریہ اور نصب العین ہے۔ بین الاقوامی قوانین کے ہر معیار سے ہم ایک مستقل قوم ہیں۔"

اس تحریر میں "اپنی زبان" سے قائد اعظم کی مراد اردو تھی۔ اور اپنے اس خیال کو کئی دوسری جگہ واضح طور پر انہوں نے بیان کیا اور کہا کہ پاکستان کی قومی زبان اُردو اور صرف اُردو ہوگی۔

پاکستان بننے کے بعد ڈھاکہ میں ۲۱ مارچ ۴۸ء کو اپنی مشہور تقریر میں انہوں نے۔۔ "پاکستان کی حکومت کا ایک ہی مدعا ہو سکتا ہے۔ لوگوں کی خدمت اور کچھ نہیں۔ اور حکومت کو بدل دینا اب تمہارے ہی اختیار میں ہے لیکن تمہیں اس اختیار کا صحیح استعمال سیکھنا ہے۔ پس میں تمہیں مشورہ دونگا کہ ذرا صبر سے کام لو اور ارباب حکومت کا ساتھ دو پاکستان تعاون ہی سے مضبوط ہو سکے گا۔ کیا پاکستان حاصل کرنے کے بعد تم اب اسے اپنے ہاتھوں آپ ہی برباد کر دوگے۔ میرے نوجوان دوستو! پاکستان کے اصلی معمار تم ہو، تم سچے پاکستانی بنو اور اتحاد کا وہ سبق نہ بھولو جو تیرہ سو سال ہوئے تم کو سکھایا گیا تھا۔ تم سب مسلمان ہو، تم سب ایک قوم ہو، تم سب کا اب ایک ملک ہے۔ اس ملک کی زبان اردو ہوگی نہ کہ کوئی اور زبان۔ قومی اتحاد کے لئے ایک زبان کا ہونا ضروری ہے۔ پاکستان ہمارے ہاتھوں میں ایک مقدس امانت ہے پاکستان جو دنیا کی سب سے بڑی اسلامی مملکت ہے۔ سب سے مضبوط مملکت ہو جائیگی۔"

اسی سلسلے میں قائد اعظم نے کئی موقعوں پر اردو کے شاعر علامہ اقبال کی بیحد تعریف کی۔ مسلم لیگ کے اجلاس میں پاکستان کی قرارداد منظور ہونے کے بعد انہوں نے ۲۵ مارچ ۴۰ء کو یونیورسٹی ہال لاہور میں کہا،

اقبال نے ہندوستان کے مسلمانوں میں سیاسی و قومی شعور پیدا کرنے میں بڑی خدمت سرانجام دی ہے۔ اقبال دنیا بھر میں مشہور ہیں۔ اور ان کا شمار عظیم ترین شعراء میں ہوتا ہے۔ اور ہمیں اپنے ایسے بڑے شاعر اور ایسے بڑے آدمی پر بجا طور پر فخر ہے۔ اقبال میرے پرانے دوست تھے۔ جب میں اپریل ۳۶ء میں پنجاب میں آیا، تو پہلا شخص جس سے میں ملا وہ اقبال تھے۔ میں نے اپنے خیالات ان کے سامنے پیش کئے انہوں نے فوراً لبیک کہا اور اس وقت سے تادم مرگ اقبال ایک چٹان کی طرح میرے ساتھ کھڑے رہے۔ اقبال کی شاعری زندہ رہیگی، جب تک کہ اردو زبان زندہ ہے۔ مسلمانوں کے لئے اقبال شیکسپیئر سے بھی بڑا ہے کارلائل کی بابت مشہور ہے کہ جب اس سے کہا گیا کہ اگر تمہیں برطانیہ اور شیکسپیئر میں سے کسی ایک کو منتخب کرنے کا اختیار دیا

جائے تو تم کیا کرو گے، تو اس نے فوراً کہا کہ میں شیکسپیئر کو کسی قیمت پر نہ دوں گا۔ میرے پاس گو سلطنت نہیں ہے لیکن اگر مجھے سلطنت مل جائے، اور اقبال اور سلطنت میں سے کسی ایک کو منتخب کرنے کی نوبت آجائے تو میں بلا تامل اقبال کو منتخب کروں گا۔"

اس کے بعد پھر ۹ دسمبر ۱۹۴۴ء کو لاہور میں یوم اقبال منانے کی تقریب پر قائد اعظم نے پیغام بھیجا:

اگرچہ" اقبال آج ہم میں موجود نہیں۔ لیکن اس کی غیر فانی شاعری برابر ہماری رہنمائی اور ہمت افزائی کرتی ہے۔ اس کے کلام سے صاف ظاہر ہے کہ اسلامی تعلیمات سے اسے کس قدر وابستگی تھی، وہ رسول کریمؐ کا ایک سچا اور وفادار پیرو تھا وہ ایک مسلمان تھا، اوّل و آخر وہ اسلام کا شارح تھا اور اسلام کی آواز۔ اقبال محض ایک مبلغ اور فلسفی ہی نہ تھا وہ شجاعت اور قوتِ عمل، استقلال اور خود اعتمادی کا عَلَم بردار تھا اور سب سے بڑی بات یہ تھی کہ اسے خدا پر کامل ایمان اسلام سے دلی محبت تھی۔ اس کی شخصیت میں ایک شاعر کی تصوریت اور ایک عملی آدمی کی حقیقت پسندی دونوں کا امتزاج تھا، خدا پر بھروسہ، مسلسل اور ان تھک عمل اس کے پیغام کا لُب لباب ہے۔ نوعِ انسانی کے لئے اس کا پیغام ہے۔ عمل اور قوائے خودی کا حصول۔ اگرچہ وہ ایک بڑا شاعر اور فلسفی تھا، لیکن اس کے ساتھ ہی وہ ایک عملی سیاست داں بھی تھا۔ چنانچہ وہ ان چند افراد میں سے تھا جنہوں نے ہندوستان میں مسلمانوں کے لئے ایک قومی وطن بنانے کا تصور پیش کیا۔"

دیکھئے کس قدر واضح اور صاف لفظوں میں قائد اعظم نے قومی زبان اردو اور اردو کے عظیم الشان شاعر و مفکر اقبال کا ذکر ہے۔ قائد اعظم اگرچہ بالعموم انگریزی میں بات چیت کرتے اور لکھتے پڑھتے تھے۔ لیکن مسلمانان ہند کے واحد رہنما بننے کے بعد انہوں نے جان لیا کہ ہندوستان کے مسلمانوں کی قومی زبان کونسی ہے اور پھر پاکستان کے حصول کے بعد انہوں نے واضح طور پر یہ اعلان کر دیا۔ کہ پاکستان کی قومی زبان اردو اور صرف اردو ہوگی۔ پاکستان کی قرارداد کے بعد قائد اعظم نے خاص طور پر جیسے قرآن مجید، اسلامی تعلیمات اور اردو میں دلچسپی لینی شروع کی۔ اس کا راقم کو ذاتی علم ہے۔ چنانچہ کئی بار عوام کو خطاب کرتے ہوئے انہوں نے انگریزی کے بعد اپنی بقول خود "تانگے والوں کی اردو" میں بھی مختصر سی تقریریں کیں۔ اپنی خواہش اور ضرورت کے مطابق بعض دفعہ انہوں نے بطور ورکنگ کمیٹی مسلم لیگ کے ممبر کے مجھ سے چند انگریزی الفاظ اور جملوں کے اردو مترادفات دریافت کئے اور پھر ان کو اپنی تقریر وں میں استعمال کیا۔

قائد اعظم کی اردو ہمارے لئے کتنی شیریں تھی۔ یہ نہیں کہ ان کو اردو زبان پر پورا عبور تھا۔ بلکہ وہ اپنی قوم اور اس کی مشترک زبان سے محبت کرتے تھے۔ اور اس سے لگاؤ پیدا کرنا چاہتے تھے۔ کئی دوسرے لیڈروں سے زیادہ وہ خوب سمجھتے تھے کہ قومی اتحاد کے لئے جن چیزوں کی اشد ضرورت ہے۔ ان میں ایک اردو زبان ہے۔ اس لئے اسے بہت کم جانتے ہوئے بھی انہوں نے قوم کو تلقین کی کہ وہ اردو اور صرف اردو کو اپنی قومی زبان سمجھیں۔

قائداعظم کی اردو شیریں اس لئے معلوم ہوتی تھی کہ وہ ہمارے محبوب قائد کی اردو تھی۔ جس نے اپنی قوم کو دنیا میں معزز و ممتاز بنانے کے لئے برسوں شبانہ روز کوشش کی اور محنت کی۔

پھر کیا قوم کا اور ہم سب کا یہ اسلامی اور قومی فرض نہیں کہ ہم اپنی قومی زبان کو اپنی ضروریات کے مطابق قومی زندگی میں مناسب جگہ دیں۔ اسے عملاً کم از کم مغربی پاکستان کی مشترک اور سرکاری اور دفتری زبان اور تعلیم بنائیں۔ اس کے ساتھ ہم اپنی علاقائی زبانوں کو بھی جو ہم میں سے اکثروں کے گھر کی بولیاں ہیں ترقی دیں۔ لیکن اس کا پورا خیال رکھیں کہ ہم کوئی ایسا قدم نہ اٹھائیں۔ جس سے ہماری قومی زبان کو ضعف پہنچے یا اس کی ترقی و ترویج میں رکاوٹ پیدا ہو۔

اردو کا مسئلہ محض ایک علمی و ادبی مسئلہ نہیں یہ تو صریحاً ایک سیاسی اور قومی مسئلہ ہے۔ جس کی اہمیت ہمیں قائداعظم نے بتائی اور سمجھائی! اکبر الہ آبادی نے جو یہ بات کہی اس کا اطلاق ہم پر بھی ہوتا ہے۔

اس ملک کے کام ٹھیک ہونے کے نہیں اردو میں، جو سب شریک ہونے کے نہیں

میں یہ تقریر لکھ چکا تو میری نظر سے اسی موضوع پر دو کتابیں گزریں جن میں بہت دلچسپ اور مفید جو معلومات تھیں۔ بات یہ ہے کہ میری اس تقریر کے محرک پروفیسر حمید احمد خاں صاحب پرنسپل اسلامیہ کالج تھے اور میں نے ان سے کہا تھا کہ اگر آپ اس مضمون کے متعلق مجھے کوئی شائع شدہ کتاب یا مقالہ بھیج سکیں تو مجھے سہولت ہو جائے گی۔ دو کتابیں جن کا میں نے ذکر کیا ہے۔ انہیں کی طرف سے آئیں۔ میں نے دیکھا کہ یہ میرے کتب خانہ میں بھی موجود ہیں۔ اور میں ان کو چند سال ہوئے پڑھ چکا ہوں۔ لیکن عجیب بات ہے کہ بھول گیا۔ ایک ہے۔ "قائداعظم میری نظر میں" مولفہ صفیہ سلطانہ انور صاحب مطبوعہ ۱۹۵۳ء جس میں مختلف اصحاب نے قائداعظم کے متعلق اپنے تاثرات لکھے ہیں۔ اور دوسری ہے "اقوال دانش" جو قائداعظم کے ارشادات پر مشتمل ہے۔ پہلی کتاب میں بابائے اردو ڈاکٹر مولوی عبدالحق کا ایک بہت دلچسپ مضمون ہے "قائداعظم اور اردو" وہ لکھتے ہیں کہ ۱۹۳۷ء میں شملے سے قائداعظم کا ایک خط میرے نام آیا کہ مجھے یہ معلوم کر کے مسرت ہوئی کہ آپ قومی کام کر رہے ہیں۔ ان دنوں لکھنؤ میں مسلم لیگ کونسل کا اجلاس ہونے والا ہے اگر آپ وہاں آکر مجھ سے ملیں تو ممنون ہوں گا اس کے ایک دو روز بعد ہی علامہ ڈاکٹر اقبال اور میاں بشیر احمد بیرسٹر ایٹ لاء، ایڈیٹر ہمایوں کے خط آئے جن میں بہ تاکید یہ لکھا تھا کہ میں ضرور مسٹر جناح سے ملوں جہاں تک میرا تعلق ہے قصہ یہ ہے کہ جون یا جولائی ۱۹۳۷ء میں شملے میں مجھے مسٹر جناح نے (ہم اس وقت ان کو مسٹر جناح ہی کہتے تھے) بلایا اور یہ معلوم کر کے کہ میں اردو میں کچھ علمی ادبی کام کرتا ہوں۔ مجھ سے کہا کہ آپ مسلم لیگ میں بھی کچھ کام کریں۔ میں نے کہا کہ میں سیاست کے میدان کا مرد نہیں ہوں اور اپنے آپ کو صرف اردو علم و ادب کے سلسلے میں کچھ کام کرنے کے قابل سمجھتا ہوں انہوں نے کہا کہ اگر اردو کی بقا چاہتے ہو تو بہتر ہے کہ مسلم لیگ میں آکر اس بارے میں ہماری مدد کرو۔ میں نے کہا بہتر ہوگا کہ آپ مولوی عبدالحق صاحب کو لکھنؤ کے اجلاس میں آنے کی دعوت دیں۔ میں بھی حاضر ہو جاؤں گا۔ چنانچہ مولوی صاحب اور میں اور اردو کے بعض اور کارکن اکتوبر ۱۹۳۷ء میں لکھنؤ جا کر مسلم لیگ کے ستائیسویں سالانہ اجلاس میں شریک ہوئے۔ جہاں جیسا کہ مولوی صاحب نے اپنے مضمون میں لکھا ہے اردو کے متعلق ایک اہم قرار منظور کی گئی۔

اس کے بعد مولوی صاحب نے قائدِاعظم کو ۱۹۴۰ء میں انجمن ترقی اردو کے دہلی کے دفتر میں لنچ پر بلایا جہاں دونوں رہنماؤں کے درمیان اردو ہندی تنازعہ کے متعلق گفتگو ہوئی اس کے کچھ دنوں بعد اینگلو عربک کالج کے طلباء نے ان دونوں کو کھانے پر بلایا جہاں قائدِاعظم نے مولوی صاحب سے کہا آپ کو معلوم ہے کہ سب سے پہلے میں نے اردو میں کب تقریر کی اور کہاں کی؟ اور پھر بتایا کہ کئی سال پہلے بنگال میں ایک جلسہ انتخاب کے سلسلہ میں تقریر کرنے سے پہلے میں نے سر عزیز الحق سے پوچھا کہ اس مجمع میں انگریزی اور اردو سمجھنے والے کتنے ہونگے۔ انہوں نے کہا کہ انگریزی سمجھنے والے پانچ سو اور اردو سمجھنے والے ڈیڑھ ہزار اس پر میں نے اردو میں تقریر کی جو میری پہلی اردو تقریر تھی۔ اس کے بعد ہنس کر کہا میری اردو تانگے والے کی اردو ہے اس کے بعد ۱۹۴۶ء میں مسلم کونسل کے اجلاس میں جب سر فیروز خان نون نے انگریزی میں تقریر کرنی چاہی اور اردو اردو کا شور اٹھا۔ اور انہوں نے کہا کہ مسٹر جناح بھی تو انگریزی میں تقریر کرتے ہیں۔ تو یہ سن کر قائدِاعظم اپنی کرسی پر سے اٹھ کھڑے ہوئے اور صریح اور صاف الفاظ میں فرمایا کہ سر فیروز خان نون نے میرے پیچھے پناہ لی ہے ہیذا میں اعلان کرتا ہوں۔ کہ "پاکستان کی زبان اردو ہوگی" اس پر تمام حاضرین نے بڑے جوش سے تالیاں بجائیں۔ اسی سال مولوی صاحب نے قائدِاعظم سے ملکر کہا کہ انجمن کی عمارت فنڈ کے لئے وہ نظام حیدر آباد سے کچھ دلوائیں انہوں نے کہا کہ میں عنقریب حیدر آباد جانے والا ہوں اس وقت میں بالمشافہ نظام سے فیاضانہ امداد کے لئے کہوں گا لیکن باوجود قائدِاعظم کی سفارش کے نظام نے کچھ نہ دیا۔ حیدر آباد میں دوسرے دن قائدِاعظم کی تقریر تھی۔ قریباً ایک لاکھ کا مجمع تھا قائدِاعظم نے بہت صاف اور اچھی اردو زبان میں تقریر کی۔ یہ تقریر قریباً پینتالیس منٹ تک رہی۔ بعد میں مولوی صاحب نے ان کو مبارکباد دی کہ آپ نے ایسی اچھی اردو میں تقریر کی۔ مجھے ہرگز توقع نہ تھی اور یہ بھی کہا کہ اب آپ کبھی یہ نہ کہئے گا۔ کہ میری اردو تانگے والوں کی اردو ہے۔

۱۹۴۷ء میں پاکستان بننے کے بعد مولوی صاحب نے انہیں کراچی میں انجمن کے دفتر کا افتتاح کرنے کی دعوت دی۔ لیکن معروفیات کیوجہ سے وہ تشریف نہ لا سکے اور لکھا کہ "میں کسی دوسرے موقع پر ضرور انجمن میں آؤنگا"

"اقوال دانش" یعنی قائدِاعظم کے ارشادات میں سے دو ارشاد سننے اور یاد رکھنے کے قابل ہیں۔ ۲۱ مارچ ۴۸ء کو انہوں نے ڈھاکہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا: "میں آپ کو صاف طور پر بتا دوں کہ پاکستان کی سرکاری زبان اردو ہوگی۔ اور صرف اردو جو کوئی آپ کو غلط راستے پر ڈالے وہ پاکستان کا دشمن ہے ایک مشترک قومی زبان کے بغیر کوئی قوم باہم متحد نہیں ہو سکتی ہے۔ پھر ۲۴ مارچ ڈھاکہ یونیورسٹی کے جلسہ تقسیم اسناد میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا۔ پاکستان کی مشترکہ قومی زبان جو مملکت کے مختلف صوبوں کے درمیان افہام و تفہیم کا ذریعہ ہو صرف ایک ہی ہو سکتی ہے اور وہ اردو ہے۔ اردو کے سوا کوئی اور زبان نہیں۔ ملک کی سرکاری زبان بھی ظاہر ہے اردو ہی کو ہونا چاہیئے۔ یہ وہ زبان ہے جسے برصغیر کے لاکھوں مسلمانوں نے پرورش کیا ہے اور جو پاکستان کے اس سرے سے اس سرے تک سمجھی جاتی ہے اور سب سے بڑھ کر یہ بات ہے کہ اردو میں اور صوبائی زبانوں سے کہیں زیادہ اسلامی تہذیب و ثقافت کا بہترین سرمایہ پایا جاتا ہے اور اردو ہی دوسرے اسلامی ملکوں کی زبانوں سے قریب تر ہے کیا ہمارے بعض "علاقائی" دوست ان اقوال کو اپنے دل میں جگہ دے کر اپنی قومی زبان کی ترقی کیلئے کچھ کام کرینگے۔

اکبرالدین صدیقی

بابائے اردو کا رسالہ افسر

رسالہ افسر کی دوسری اور تیسری جلد کا مجھے کوئی شمارہ نہ مل سکا۔ البتہ اس کے متعلق مانک راؤ وٹھل راؤ نے اپنی تاریخ بستان آصفیہ کی آخری جلد میں ذیل کی عبارت تحریر کی ہے۔

- بتدا میں مولوی محب حسین ایڈیٹر معلم نسواں دو سال تک ایڈیٹر رہے چند روز کے لئے رسالہ بند ہوگیا بعد ازاں مولوی عبدالحق بی۔ اے کی زیر ایڈیٹری شائع ہونا شروع ہوا۔ تقریباً دو سال تک جاری رہ کر دوسرے بار بند ہوگیا۔ عام خریداروں سے سالانہ چار روپے قیمت مقرر تھی۔

اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ۱۸۹۸ء میں بھی یہ نکلتا رہا اور ۱۸۹۹ء میں کچھ دنوں کے لئے بند ہوا۔ ممکن ہے کہ ایک دو شمارے نہ نکلے ہوں پھر بابائے اردو کی ادارت میں نکلا۔ ۱۹۰۰ء کا مکمل فائل ادارہ ادبیات اردو کے کتب خانہ میں موجود ہے۔ یہ چوتھی جلد ہے۔ اس کے سرنامے پر لکھا ہے "انچہ دانی بشمار انچہ ندانی بشنو" اس کے بعد جلی قلم سے رسالے کا نام اور قدرے خفی قلم سے جلد ۴ (یکم جنوری ۱۹۰۰ء) ہے۔ بعد کی سطر میں خفی قلم سے "ایڈیٹر عبدالحق بی۔ اے" تحریر ہے۔ اور ساتھ ہی باقی نصف صفحہ پر مضامین کی فہرست دیدی گئی ہے جس میں۔ ا۔ سید بینظیر شاہ وارثی کی "نظم حکمت ظاہری و باطنی" ہے۔ سب سے اچھی نظم ہونے کی وجہ سے اس پر ایک اشرفی نذر کی گئی ہے۔ دوسرا مضمون دارالعلوم اسلامی نواب عماد الملک کا ہے اور تیسرا فوجی مضمون سگنیلنگ کا استعمال محب حسین ایڈیٹر معلم نسواں کا مترجمہ ہے۔ آخری سطر نہایت جلی قلم "مطبوعہ حیدرآباد پریس متصل پل چادر گھاٹ بازار عیسیٰ میاں حیدرآباد دکن" لکھی ہے۔

حکمت ظاہری و باطنی کے آغاز سے پہلے حضرت بینظیر شاہ وارثی پر ایک تعارفی نوٹ لکھا ہے۔ دوسرا مضمون دارالعلوم اسلامی یعنی محمڈن یونیورسٹی کے ساتھ بھی تعارفی نوٹ ہے یہ مضمون کافی طویل ہے یعنی ۲۷ صفحات پر پھیلا ہوا ہے۔ سگنلنگ کے مضمون کی یہ دوسری قسط ہے جو ۲۹ تا ۳۸ یعنی ۱۰ صفحات کو محیط ہے۔ گویا ہر شمارہ ۳۲ صفحوں کی بجائے اب ۴۸ کا شائع ہونے لگا۔

دوسرے شمارہ میں پہلا مضمون مولانا ظفر علی خاں کا "اشرف المخلوقات" ہے۔ یہ مضمون حیاتیات پر ہے اور بیس صفحوں کا

احاطہ کئے ہے۔ آخر میں باقی آئندہ لکھا ہے۔ دوسرا مضمون "عالم بالا" مولوی عبدالحق صاحب کا ہے اس کے پندرہ صفحہ ہیں۔ تیسرا ایک ایڈریس ہے جو افسران فوج کی جانب سے مرحوم اعلیٰ حضرت میر محبوب علی خاں نظام دکن کی خدمت میں پیش ہوا اس کے ساتھ اس کا جواب بھی شامل ہے۔ اس شمارہ کے تین جز اس طرح تکمیل پاتے ہیں۔ صفحوں کے نشانات میں تسلسل قائم رکھا گیا ہے یعنی ۴۸ کے بعد دوسرے شمارہ کا پہلا صفحہ ۴۹ سے شروع ہوتا ہے اور ماہ مارچ ۱۹۰۳ء کا شمارہ یعنی ۳ ، ۹۷ سے ۔

اس میں پہلا مضمون سگنیلنگ کا تکملہ ہے جو ۱۰۴ پر ختم ہوا اور دوسرا اشرف المخلوقات کا تکملہ جو صفحہ ۱۰۵ سے شروع ہو کر ۱۲۷ پر ختم ہوا ہے۔ "چلتے ہوئے پتے" کے عنوان سے مولوی عبدالحق صاحب کا ڈیڑھ صفحہ کا مضمون ہے اور اس کے ساتھ ہی صفحہ ۱۲۹ سے "بلبل اور تارا" کے عنوان سے مولوی عبدالحق صاحب نے آپنے خیالات کا اظہار کیا ہے۔ یہ مضمون حاجی محمد اسمٰعیل خاں ایڈیٹر معارف کے جواب میں ہے اس کو "قومی زبان" کے اوراق پر پیش کیا جا چکا ہے اس مضمون کے بعد ایک کتاب "اخوان الشیاطین" پر تبصرہ ہے اور پھر انجمن علمائے علوم مشرقی بمقام روما کے متعلق مولوی عبدالحق صاحب ہی کی تحریر کردہ رپورٹ ہے۔ صفحہ ۱۳۸ تا ۱۴۴ "حسن نظر" کے عنوان کے تحت عبدالجلیل صاحب نعمانی کی مثنوی کی پہلی قسط ہے اور تیسرا شمارہ ختم ہوتا ہے۔

چوتھے شمارہ میں سگنیلنگ کا استعمال" محب حسین صاحب کے مضمون کا سلسلہ جاری ہے دوسرا مضمون نظیر حسین صاحب فاروقی کا "فلسفہ قیافہ" ہے اس کے بعد محب حسین صاحب کا ایک اور مترجمہ مضمون "سوسائٹی اور گورنمنٹ" کے عنوان سے ہے چوتھا پروفیسر عبدالغفور شہباز کا ایک قصیدہ ہے۔ ۱ مدرسۃ العلوم علی گڈھ ۲ اور جدید انتظام ۳ اور کی آمدنی ۴ نواب عمادالملک بہادر کی فیاضی اور ۵ حاجی ریاض الدین صاحب کے اخبار "الریاض" مولوی عبدالحق صاحب کے قلم سے ہیں۔ مثنوی حسن نظر کا تکملہ اس شمارے کی آخری نظم ہے۔

مئی ۱۹۰۳ء یعنی پانچویں شمارے میں پہلا مضمون" انگریزوں کا پہلی دفعہ دہلی پر قبضہ کرنا" ہے یہ ایک انگریزی لکچر کا ترجمہ ہے جس کو میجر جنرل بیرسفورڈ لیوٹ نے ۷ ستمبر ۱۸۹۹ء کو یونائٹیڈ سروس انسٹی ٹیوشن کلب شملہ میں دیا تھا۔ یہ ترجمہ محب حسین صاحب نے کیا ہے۔ دوسرا مضمون" استرقاق اور تسری" کے زیر عنوان مولوی چراغ علی مرحوم کا ہے۔ جس کے آخر میں مولوی عبدالحق صاحب کا ایک نوٹ موجود ہے" گورنمنٹ اور سوسائٹی" محررہ محب حسین صاحب تیسرا مضمون ہے جو پچھلے سلسلہ کی کڑی ہے۔ آخر میں مولوی صاحب نے سفرنامہ ہاند مصنفہ حسام الدین ایڈیٹر کشف الحقائق پر تبصرہ کیا ہے۔

چھٹے شمارہ میں محب حسین کے دو مضمون "جنگی تاریخ" اور "گورنمنٹ اور سوسائٹی" شامل ہیں ایک مضمون "حروف مقطعات و علامات معدنی آلات تحریر و طبع" نظام الدین حسن صاحب کا تحریر کردہ ہے۔ ٹائپ کے سلسلہ میں یہ ابتدائی تجربہ کا نمونہ ہے۔ عبدالغنی صاحب نے "مبارک لڑکیاں" کے عنوان کے تحت ایک مضمون لکھا ہے "سنہ ہجری کی تحقیق" اور "اب مردوں کی ضرورت نہیں رہی" مولوی صاحب کے تحریر کردہ ہیں۔ سر شیخ عبدالقادر کی مشہور انگریزی تصنیف "جدید اردو علم ادب کے مشہور مصنفین" اور "الہاردن" مترجمہ مصباح الدین صاحب پر مولوی صاحب کے تبصرے ہیں۔ اس شمارہ میں آخری نظم "مقامات" کے عنوان سے حضرت

سید بنظیر شاہ وارثی کی مثنوی ہے جوان کی طویل مثنوی "جواہر بنظیر" میں شامل ہے۔

ساتویں شمارہ میں پہلا مضمون محب حسین صاحب کا ہے جو "دنیا کی پندرہ مشہور لڑائیاں" سے ترجمہ ہوا ہے۔ دوسرا مضمون "قوموں کی ضعف عقل کی علامتیں اور زوال کی نشانیاں اور اسباب" پر ہے جس کو خواجہ غلام الثقلین نے لکھا ہے۔ اس مضمون کے متعلق ادارتی نوٹ میں مولوی صاحب نے تحریر فرمایا ہے کہ یہ مضمون ۱۳۰۶ھ میں حیدر آباد کے سٹی ایسوسی ایشن کے ایک جلسہ میں بطور لکچر کے پڑھا گیا تھا اور پھر مدرستہ العلوم علی گڈھ میں بھی لکچر دیا گیا۔ حال میں علی گڈھ میگزین کے کئی نمبروں میں چھاپا گیا ہے۔ مگر اتفاقاً بہت سی غلطیاں چھپنے میں رہ گئی تھیں۔ اس لئے اب ترمیم اور اصلاح اور اضافے کے ساتھ اور مصنف کی نظر ثانی کے بعد دوبارہ چھاپا جارہا ہے۔ مضمون کے اختتام پر ۵ محرم ۱۳۱۵ھ تاریخ درج ہے۔ اس شمارہ کا آخری مضمون "گورنمنٹ" ہے جس کو شمس العلما ذکاء اللہ دہلوی نے لکھا ہے۔

آٹھویں شمارے میں پہلے سید بنظیر شاہ وارثی کی نظم "چاندنی رات کا سماں" پیش کرنے سے پہلے شاعر کے متعلق ڈھائی صفحہ کا ادارتی نوٹ ہے۔ دوسرا مضمون مولوی عزیز مرزا کا "اردو ناولوں پر ایک نظر" کے عنوان سے ہے۔ یہ مضمون مولانا ظفر علی خاں کی کتاب "سیر ظلمات (ترجمہ رائیڈر ہیگرڈ) کا تعارف ہے۔ یہ کتاب مطبع شمسی حیدر آباد سے ۱۹۰۳ء میں شائع ہوئی تھی۔ اس کا ایک نسخہ ادارہ ادبیات اردو کے کتب خانہ میں محفوظ ہے۔ تیسرا مضمون "اخلاقی قوت غیر فانی ہے" کے عنوان پر منور خاں کا ہے۔ چوتھا مضمون "جنگی تاریخ" محب حسین صاحب کے مضمون کا سلسلہ ہے۔ اس کے بعد عبدالغنی خاں رافت نے "مدرسہ کے بچوں کے خیالات" پر لکھا ہے۔ پھر دو مضمون مولوی عبدالحق صاحب کے قلم سے ہیں ایک "اردو اخبارات کے ایڈیٹروں کو نیک صلاح" اور دوسرا "اردو طرز تحریر" جس کا تعلق نظام الدین حسن صاحب کے شائع شدہ مضمون سے ہے۔

افسر کی چوتھی جلد کا نواں شمارہ حضرت بنظیر شاہ وارثی کے فارسی قصیدے سے شروع ہوتا ہے جس کا مطلع ہے۔

محبت کہ شورے بجاں افگند ۔۔۔ مرا شہد اندر دہاں افگند

یہ قصیدہ راقم کی مرتبہ کتاب کلام بنظیر میں شامل ہے۔ اس قصیدے کے بعد ہی حضرت بنظیر شاہ کی مثنوی "برسات" کے عنوان پر ہے۔

تیسرا طویل مضمون "موجودہ شہنشاہ بیگم چین" ریویو آف ریویوز (لندن) سے مولوی عبدالحق صاحب نے اپنے رسالے کے لئے ترجمہ کیا ہے۔ طویل ہونے کے باوجود یہ مضمون بے حد دلچسپ ہے اس کی دلچسپی میں واقعات کے علاوہ انداز تحریر کا بڑا دخل ہے۔ آخر میں مولوی صاحب نے اپنے دوست ظفر علی خاں صاحب کی کتاب "سیر ظلمات" پر تبصرہ کیا ہے۔

دسویں شمارہ کا پہلا مضمون "خیر الدین کپتان پاشا" قطب الدین علی تسلی کا ترجمہ ہے یہ انجمن آصفیہ کے سکریٹری تھے دوسرا مضمون "کوچ بہار کی رانی" کیشب چندر سین کی لڑکی سونی تی دیوی پر ہے یہ عبدالغنی رافت کا تحریر کردہ ہے۔ اس کے بعد مولوی صاحب نے "پروفیسر مرزا حیرت" کے مختصر حالات لکھے ہیں۔ یہ مضمون ان کی کتاب چند ہمعصر میں شامل ہے۔ آخر میں

دیوان مجروح پر ایک نہایت تفصیلی تبصرہ ہے۔

گیارھواں شمارہ مثنوی گرہی (غلام قادر) بطرز مثنوی مولانا روم سے شروع ہوتا ہے جس کے تعارف میں مولوی صاحب نے تین صفحہ لکھے ہیں۔ اس کے بعد جنگی تاریخ کا سلسلہ پیش کیا گیا ہے۔ تیسرا مضمون علی شبیر صاحب کا "فرنگی حجاج" پر ہے آخر میں حضرت سید منظیر شاہ وارثی کی مثنوی "صبح" شریک ہے۔

چوتھی جلد کے آخری شمارہ میں پہلا مضمون "جنگی تاریخ کا سلسلہ اور دوسرا قطب الدین علی نسلی کا تحریر کردہ "پیرایہ سائی" ہے۔ پھر "انسان کا نشو دنما" کے عنوان سے عبدالغنی خاں خاں رافت کا مضمون ہے۔ اس کے بعد "فوجی افسر کیسا ہونا چاہیئے" کے عنوان سے گولکنڈہ کے ایک کیڈٹ نے اپنے خیالات نہایت تفصیل سے مثالوں کے ساتھ واضح کئے ہیں اس جلد کے آخری شمارہ کا آخری مضمون امیر مینائی کے حالات" ہیں جنہیں مولوی عبدالحق صاحب نے لکھا ہے۔ اس جلد کے بارہ پرچوں کے مطالعے سے معلوم ہوتا ہے کہ افسر جنگ بہادر کے خیال سے فوجی یا حربی قسم کا کوئی نہ کوئی مضمون ہر شمارہ میں ضرور شریک کیا جاتا تھا اس کے بغیر پرچہ شائع نہ ہو سکتا تھا۔ اور مولوی صاحب نہایت پابندی سے اس کو شائع کرتے تھے۔

کلام غالب (نسخہ قدوائی)

جلیل قدوائی

شعروں میں بہت سی ایسی باتیں بھی ادا ہو جاتی ہیں جو انسان کی مشترک عالمگیر اور دوامی قدروں کی حامل ہوتی ہیں۔ ایک ذہین انسان جب ان امکانات کو ذہن میں رکھ کر شعری انتخاب کرتا ہے تو یہ انتخاب ہم سب کا انتخاب ہو جاتا ہے۔ اور یہ انتخاب اس وقت اور رفیع اور قابل قدر ہو جاتا ہے جب اس سے شاعر کی پوری بھی ہو جاتی قدوائی صاحب کا "کلام غالب" انہی خصوصیات کا حامل ہے۔

خوبصورت ٹائپ کی طباعت - مجلد - قیمت تین روپے

ادارۂ نگارش و مطبوعات

بی ۸۵، پلاٹ "پی" نارتھ ناظم آباد، کراچی ۱۸

انجمن ترقی اردو پاکستان کی نئی کتابیں

قاموس الکتب	(جلد اوّل) مذہبیات سے متعلق مطبوعہ اور غیر مطبوعہ اردو کتابوں کی مکمل فہرست صفحات (۱۴۰۰) سائز ۲۰×۳۰/۸ قیمت ۴۰ روپے
داستانِ زبان اردو	ڈاکٹر شوکت سبزواری۔ قیمت ۵ روپے
جیتا جاگتا	اندلس کے مشہور فلسفی ابن طفیل کی تصنیف "حیّ بن یقظان" کا ترجمہ از ڈاکٹر محمد یوسف۔ قیمت تین روپے ۵۰ پیسے
ملّا نصرتی	ملک الشعرا بیجاپور۔ قیمت ۵ روپے
اردو تنقید کا ارتقاء	ڈاکٹر عبادت بریلوی۔ قیمت سات روپے
مہ و انجم	مارٹن ڈیوڈسن کی کتاب کا ترجمہ از نثار الحق صدیقی قیمت ۴ روپے پچاس پیسے
خیالات عزیز	عزیز مرزا کے مضامین کا مجموعہ۔ قیمت ۴ روپے ۵۰ پیسے
رتن ناتھ سرشار کی ناول نگاری	ڈاکٹر لطیف حسین ادیب۔ قیمت چھ روپے ۵۰ پیسے
قدیم اردو	بابائے اردو۔ قیمت ۵ روپے ۵۰ پیسے
مضامین سلیم	(تین جلدوں میں) وحیدالدین سلیم کے نایاب مضامین کا مجموعہ مرتبہ مولوی محمد اسماعیل پانی پتی۔ مکمل سیٹ کی قیمت بارہ روپے ۵۰ پیسے
رومیو جولیٹ	شیکسپیئر کے ڈرامے کا منظوم ترجمہ از عزیز احمد قیمت ۵ روپے
فاؤسٹ	گوئٹے کے شاہ کار کا منظوم ترجمہ ۱۔ از مولوی عبدالقیوم باقی (مرحوم) قیمت ۵ روپے
داس کیپیٹال	(حصّہ اوّل) کارل مارکس کی عہد آفرین کتاب کا ترجمہ از سید محمد تقی قیمت ۵۰/-
فن شاعری	ارسطو کی بوطیقا کا ترجمہ مع حواشی از عزیز احمد قیمت ۲ روپے ۵۰ پیسے
اردو تھیٹر	(جلد اوّل) ڈاکٹر عبدالعلیم نامی قیمت سات روپے
" "	(جلد دوم) " " " "
" "	(جلد سوم) " " " " "
مرحوم دہلی کالج	بابائے اردو۔ قیمت چار روپے

گرد و پیش

تصویر کا ایک رخ

اردو کو ذریعہ تعلیم قرار دینے کا مسئلہ کوئی سوا سو سال سے بحث کا موضوع بنا ہوا ہے۔ اس مسئلے پر لوگ بحث کرتے ہوئے آج تک نہیں تھکے۔ اس طویل عرصہ میں ہزاروں مذاکرے اور مناظرے ہوئے جن میں اس تجویز کی مخالفت اور موافقت پر سینکڑوں مقالے پڑھے گئے۔ لیکن یہ لامتناہی سلسلہ ختم ہونے میں نہیں آتا۔ اگر اس طویل عرصہ کو بجائے بحث مباحثے کے اردو کو ذریعہ تعلیم بنانے کے لئے استعمال کیا جاتا۔ تو آج ہم اردو کے سلسلے میں خود مکتفی ہو چکے ہوتے اور انگریزی کی غلامی سے نجات پا چکے ہوتے ہماری آنکھیں اس کے باوجود نہیں کھلتیں اور آج جب ہم یہ گتھیاں سلجھانے کی کوشش کرتے ہیں تو اس کی مخالفت کرنے والے اپنے ذہنی افلاس اور غلامانہ ذہنیت کا مظاہرہ کر کے اس مسئلے کو پھر التواء میں ڈالنا چاہتے ہیں۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ ایسے لوگوں کی ایک نہ سنی جائے اور ان کی غلامانہ ذہنیت کا قلع قمع کر دیا جائے۔

کراچی یونیورسٹی پر ایک انگریزی اخبار کا غصہ

کراچی یونیورسٹی کے اس فیصلے پر کہ آئندہ سال سے بی۔ اے اور بی۔ ایس سی اور بی کام کے درجوں میں ذریعہ تعلیم اردو ہوگی تبصرہ کرتے ہوئے روزنامہ ڈان کے مدیر صاحب نے ایک اداریہ سپرد قلم کیا ہے۔ جس میں کراچی یونیورسٹی کے اس فیصلے کو ایک افسوسناک اقدام قرار دے کر یہ ثابت کیا ہے کہ اس سے کراچی کے باشندوں کو شدید نقصان پہونچے گا اور وہ اعلیٰ ملازمتوں کے امتحانات میں شریک نہ ہو سکیں گے۔ اس اداریہ میں فاضل مدیر نے یہ بھی ثابت کیا ہے کہ کراچی کی اکثریت اردو کے علاوہ ہر زبان بولتی ہے اور اردو بولنے والے اقلیت میں ہیں۔ فاضل مدیر نے افواج کے امتحانات میں بھی اردو بولنے والوں کو خسارے میں پڑنے کا شدید احساس دلایا ہے اور کراچی کو ایک بین الاقوامی شہر قرار دیتے ہوئے اس فیصلے کی مخالفت کی ہے۔ یہ یاد رہے کہ فاضل مدیر پاکستان اور مسلم لیگ کی تحریک کے نمایاں ترین افراد میں رہے ہیں اور ان کو قائد اعظم کے خیالات اور قربت سے استفادہ کرنے کی سہولت بھی سب سے زیادہ حاصل رہی ہے جن کا یہ فیصلہ تھا کہ پاکستان کی واحد زبان اردو ہوگی ۔۔۔ قائد اعظم کے ارشادات کو اس قدر جلد فراموش کر دینے کے بعد فاضل مدیر کو

یہ جرأت کیسے ہوئی کہ وہ قومی جذبات اور احساسات کا اس طرح مضحکہ اڑائیں۔

اعلیٰ انگریزی تعلیم کی تدریس کی کوشش

بہاول پور کے تدریسی عملے کے تربیتی کورس کی ایک افتتاحی تقریب میں تقریر کرتے ہوئے ڈپٹی کمشنر بہاولپور دربار علی شاہ نے کہا ہے کہ "اردو ہماری قومی زبان ہے۔ اور ہمیں اس بات کا بجا طور پر فخر ہے لیکن دوسرے ممالک سے تعلقات استوار رکھنے اور اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے لئے لازمی ہے کہ غیر ملکی زبانوں خاص طور پر انگریزی زبان کی تعلیم حاصل کی جائے۔ انہوں نے کہا کہ اس دور میں ملک کو سائنسدانوں، ڈاکٹروں اور انجینیئروں کی ضرورت ہے اور اس سلسلے میں ضروری ہے کہ ہم طلبہ کو انگریزی کی معقول تعلیم دینے کے پیش نظر انگریزی درس و تدریس کے طریقوں کی اصلاح اور ترقی کی طرف پوری توجہ کریں"۔

دربار علی شاہ صاحب کے خیالات بڑی حد تک ہمارے حکمران طبقے کی اس پالیسی کا راز افشا کر رہے ہیں جس پر عمل درآمد ہوتا رہا ہے اور آئندہ بھی ہوتے کا امکان ہے جس کا مقصد انگریزی زبان کو برقرار رکھنا اور قومی زبان کا صرف نعرہ بلند کرتے رہنا ہے۔

طرز کہن میں بھی وہی چیلے ہیں پرویزی

اردو فلموں کی مخالفت

مشرقی پاکستان میں اردو فلموں کی تیاری اس بات کا ثبوت تھی کہ وہاں اردو فلموں کی مارکیٹ وسیع ہے اور ہمارا ملک اب صوبائی تعصبات سے بلند ہو کر حقائق پر عمل کرنے لگا ہے۔ لیکن اردو فلموں کی تیاری پر مشرقی پاکستان کے بعض حلقے جس برہمی کا اظہار کرتے ہیں اس کا اندازہ اس اخباری رپورٹ سے ہوتا ہے کہ "ڈھاکے میں ایک جلسہ عام میں یہ مطالبہ کیا گیا ہے کہ یہاں کے سینما گھروں میں بنگلہ اور اردو فلموں کو مساوی حیثیت دینا اور یہاں اردو فلم سازی کو موقوف کر دیا جائے"۔ اس مطالبے پر جلسے میں مار پیٹ اور ہنگامہ بھی ہوا لیکن مشرقی پاکستان میں تنگ دلی کا مظاہرہ ایک افسوسناک اور قومی جذبات کو نظرانداز کر دینے کے مترادف عمل کا ثبوت ہے۔ مشرقی پاکستان کے عوام میں اگر اردو فلمیں مقبول ہو رہی ہیں تو اس کی مخالفت دراصل ایک خاص ذہنیت کے طبقے کے مفادات پر مبنی ہے جو منافرت کو ہوا دے کر منفعت حاصل کرنا چاہتا ہے اور یہ بات افسوسناک مثال کو پیش کرتی ہے۔

انگریزی کی سفارش

کالج آف ہوم اکنامکس اور سوشل سائنس لاہور کی انتظامیہ کمیٹی نے یہ سفارش کی ہے کہ کالج میں انگریزی کو ذریعہ تعلیم بنایا جائے اور اردو کو ایک امتیازی حیثیت دی جائے۔

انتظامیہ کمیٹی نے اردو کو امتیازی حیثیت دے کر قوم پر جو احسان کیا ہے اس کا شکریہ کس زبان سے کیا جائے۔ شاید اس کالج کی انتظامیہ کمیٹی میں ایسے لوگ شامل ہیں جو اردو کو "نوکروں کی زبان" سمجھتے ہیں اور انگریزی کو آقاؤں کی۔ ورنہ اردو کو امتیازی حیثیت دے کر اس کی عزت افزائی کی کوشش نہ کی جاتی۔

ان حضرات کو شاید یہ خیال پیدا ہو گیا ہے کہ اردو شاید آج ہی عام وجود میں آئی ہے۔ نہ۔ پاکستان بننے کے بعد انہوں نے

اس کا نام سنا ہے۔ جس وقت برصغیر پاک و ہند کی واحد زبان اردو تھی اور اس میں تمام سرکاری۔ عدالتی اور دفتری کام ہوتے تھے اس دور کو شاید یہ جہالت کا تاریک دور سمجھتے ہوں گے اس سفارش پر اور کیا کہا جاسکتا ہے سوائے اس کے کہ

خراب کر گئی شاہین بچے کو صحبت زاغ

قومی زبان افسروں کو نہیں آتی

وزیر خوراک و زراعت نے انکشاف کیا ہے کہ علاقائی زبانوں کی تعلیم حاصل کرنے کے بعد افسروں کے لئے ایک خاص معیار پر پورا اترنا لازمی ہوگا۔

اس خبر پر اظہار حیرت کی ضرورت اس لئے پڑی ہے کہ ہمارے یہاں بیشتر بڑے افسر قومی زبان ہی سے نابلد ہیں تو علاقائی زبان کیسے پڑھ سکیں گے۔ ان لوگوں کے یہاں اعلیٰ افسری کا تصور بغیر انگریزی کے آتا ہی نہیں اور یہ تصور حاکمیت اور آقائیت کی لذت سے انہیں آشنا رکھتا ہے۔ وہ اس تصور سے کیسے آزاد ہو سکیں گے۔ اس پر تحقیق کی ضرورت ہے۔

اردو قابلِ جرمانہ

لاہور کے ٹریفک مجسٹریٹ نے ایک نوجوان کو اس کے اسکوٹر کی نمبر پلیٹ اردو میں لکھوانے کے جرم میں پندرہ روپیہ جرمانے کی سزا دی ہے۔

وہ وقت دور نہیں جب حکومت کے خزانے ایسے ہی ٹیکسوں سے پُر ہوا کریں گے اور غالباً اگر انگریزی سے اسی محبت مادری اور پدری کا اظہار ہوتا رہا تو وہ زمانہ قریب آنے والا ہے جب انگلینڈ کی مادری زبان اردو ہوگی اور پاکستان کی انگریزی۔

تفو برتو اے چرخ گرداں تفو۔

ہمارے بھی ہیں مہرباں کیسے کیسے

ترکی کے ماہر تعلیم اور ادیب پروفیسر فاحزا نے جو آج کل ہمارے مہمان ہیں رائٹرز گلڈ کے عصرانے میں تقریر کرتے ہوئے کہا ہے کہ "اردو اور بنگالی زبانوں کے لئے رومن رسم الخط اختیار کرنے سے نہ صرف دونوں زبانوں میں یگانگت پیدا ہوگی بلکہ معیار تعلیم بھی بلند ہوگا"

پروفیسر فاحزا ہمارے مہمان ہیں لیکن ان کا یہ مشورہ ہمارے یہاں کے حالات کو نہ جاننے کے سبب اظہار میں آیا ہے۔ انہیں ایسے مسائل پر نہیں بولنا چاہیئے جن سے وہ براہِ راست واقف نہیں ہیں۔ ممکن ہے کہ ترکی میں جو حالات رہے ہوں ان کا حل یہی ہو لیکن پاکستان ترکی سے قطعاً مختلف حالات اور روایات رکھتا ہے جس کے پیش نظر اس قسم کا کوئی بھی خیال ملک کی خواہشات اور ترقی کے منافی ہو سکتا ہے۔ ویسے بھی پروفیسر صاحب یہ ثابت نہیں کرسکتے کہ رومن رسم الخط کو اختیار کرنے کے بعد ترکی نے دنیا کے ترقی یافتہ ممالک میں کون سے کارنامے انجام دیئے ہیں۔ یورپ کا ایک معمولی ملک بھی سائنسی میدان میں ان سے زیادہ ترقی یافتہ ہے اور ایشیا میں جاپان اس بات کا ثبوت ہے جہاں ترقی کا باعث ان کی مادری زبان اور رسم الخط کی تعلیم کو قرار دیا جاسکتا

تصویر کا دوسرا رخ

صیح قومی قدروں کے تحفظ اور نظام تعلیم پر سے غیر ملکی اثر کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ختم کرنے کے آثار ظاہر ہونے شروع ہوئے ہیں تو ماہرین تعلیم کے خیال میں نظام تعلیم کے سدھرنے کے مکمل امکانات پیدا ہو جائیں گے۔ اردو زبان ایک ایسی ہمہ گیر زبان ہے جس میں تمام علوم کی وسعت اور ہمہ گیری کو اپنے اندر جذب کرنے کی فطری اور اعلیٰ صلاحیت موجود ہے۔ اردو برصغیر پاک و ہند کی ایسی زبان رہی ہے جس میں اس خطے کی روایات کا بہترین سرمایہ محفوظ ہے اور یہ اردو اپنے انداز سے اسے جلا بھی بخشتی رہی ہے۔

اردو ہی پاکستان میں ایک ایسی زبان ہے جو مغربی خیالات اور اس کے مضر اثرات کے طوفان کو روک لینے کی اہلیت رکھتی ہے اور اس میں اتنی صلاحیت موجود ہے کہ وہ ذریعہ تعلیم بن سکے۔ سرکاری دفاتر اور عدالتوں کی زبان بن سکے اور اس میں ہر قسم کی فنی اور سائنسی تحقیقات مدون کی جا سکیں اور اس امر کے سینکڑوں ثبوت موجود ہیں اور پاکستان کے تقریباً تمام ماہرین سائنس جو عالمی شہرت کے مالک ہیں اور ماہرین تعلیم اس حقیقت کو تسلیم کر چکے ہیں۔ ان حقائق کی روشنی میں یہ مطالبہ کہ اردو کو سرکاری زبان کی حیثیت میں فوراً رائج کر دیا جائے اور مغربی پاکستان کی تمام یونیورسٹیوں میں ذریعہ تعلیم اردو مقرر کی جائے ایسا جائز مطالبہ ہے جس کو نظرانداز کرنا ملک اور قوم کے مستقبل سے آنکھیں بند کرنے کے مترادف ہے

اردو ہماری ثقافت کی آئینہ دار ہے

صوبائی اسمبلی کے اسپیکر جناب مبین الحق صدیقی نے ملتان میں رائٹرز گلڈ کے ظہرانہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ حکومت کو اردو زبان کی ترویج اور ترقی کے لئے ٹھوس اقدامات کرنے چاہئیں نیز اُس کو ملک کے تمام شعبوں میں رائج کرنا چاہیئے۔ انہوں نے کہا اردو ہماری ثقافت کی آئینہ دار ہے۔ اس کی افادیت اور اہمیت سے کوئی انکار نہیں کر سکتا۔ انہوں نے یہ بھی فرمایا کہ بعض لوگوں کے رگ وپے میں انگریزی سما چکی ہے جس سے نجات حاصل کرنا وہ ضروری نہیں سمجھتے آپ نے ان لوگوں سے درخواست کی ہے کہ وہ پاکستان کے عوام کی بہتری اور ملک کی ترقی کے لئے اپنی اس ذہنیت کو تبدیل کر لیں۔

انگریزی ذریعہ تعلیم کو تم بھی ترک کرو۔

پچھلے دنوں پنجاب یونیورسٹی اسٹوڈینٹس یونین نے اپنا ایک ہنگامی اجلاس طلب کیا اور کراچی یونیورسٹی کے فیصلے کو سراہتے ہوئے دیگر ملکی یونیورسٹیوں سے پرزور اپیل کی ہے کہ وہ بھی کراچی یونیورسٹی کے نقش قدم پر چل کر انگریزی ذریعہ تعلیم ترک کر دیں۔ اس اجلاس نے پنجاب یونیورسٹی سے مطالبہ کیا کہ وہ اس بار اکیڈیمک کونسل کے ہونے والے اجلاس میں بی۔ اے تک اردو کو ذریعہ تعلیم بننے کی سفارش کرے۔

ذخیرۂ الفاظ مرتب کرنے کا منصوبہ

مرکزی اردو ترقیاتی بورڈ کے صدر جناب جسٹس ایس اے رحمان نے لاہور میں یک بیان دیتے ہوئے بتایا کہ بورڈ نے "بنیادی اردو" کے ذخیرۂ الفاظ مرتب کرنے کے ایک منصوبے پر کام شروع کر دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس منصوبے کا مقصد یہ ہے کہ مغربی پاکستان کے ان باشندوں کو جن کی مادری زبان اردو نہیں ہے۔ اردو کے ایسے الفاظ پر عبور حاصل کرنے میں مدد دی جائے جو علاقائی زبانوں میں بہت حد تک مشترک ہیں تاکہ وہ من سب طور پر قومی زبان میں اپنا مافی الضمیر ظاہر کر سکیں۔ بورڈ نے اردو ٹائپ رائٹروں کے مسئلہ کا جائزہ لینے کے لئے بھی ایک کمیٹی قائم کر دی ہے۔

۴۹ ممتاز وکلا کی یاد دہانی

کراچی کے ۴۹ ممتاز وکلا نے ایک مشترکہ بیان میں کراچی یونیورسٹی میں ذریعۂ تعلیم اردو کر دینے کے فیصلہ کا پرجوش خیرمقدم کیا ہے اور اس کے ساتھ ہی پنجاب یونیورسٹی کو بھی یاد دلایا ہے کہ اس نے پچھلے سال آرٹس اور سائنس کے مضامین اردو میں پڑھنے کا جو فیصلہ کیا تھا اب تک اس پر عمل نہیں ہوا ہے۔ وکلاء نے امید ظاہر کی ہے کہ صوبے کی دوسری یونیورسٹیاں بھی اس مثال کی پیروی کریںگی انہوں نے کراچی یونیورسٹی کے اس فیصلے کو بابائے اردو کے خوابوں کی تعبیر قرار دیتے ہوئے یہ خیال ظاہر کیا ہے کہ اس فیصلے سے ملک میں تعلیم کا معیار بڑھ جائے گا اور ملک کے مختلف علاقے ثقافتی اور ذہنی طور پر ایک دوسرے کے قریب آجائیں گے۔

زرعی یونیورسٹی کا مبارک اعلان

زرعی یونیورسٹی لائل پور کے ایک نمائندے نے ایک بیان میں یہ بتایا ہے کہ زرعی یونیورسٹی نے بنیادی سائنس کن مکس بیالوجی۔ جیالوجی۔ ڈیرینگ۔ اینیمل ہسبنڈری پلانٹ پیتھالوجی اور دوسرے مضامین کی تدریس سے متعلق اردو الفاظ اور اصطلاحات کا بڑا ذخیرہ مرتب کر لیا ہے۔ انہوں نے مزید بتایا کہ زرعی یونیورسٹی کے مختلف شعبے ایک سالہ فیلڈمین کورس کے لئے ایک کتابچہ اردو میں مرتب کر رہے ہیں۔ اس کورس میں وٹرنری۔ سائنس باٹنی۔ انٹومولوجی۔ اور اینمل ہسبنڈری پر مضامین شائع ہوں گے

برطانیہ میں کاؤنٹی کونسل نے اردو میں کام شروع کر دیا۔

کاؤنٹی میں رہنے والے پاکستانیوں اور ہندوستانیوں کو کرایہ داری کے حقوق اور نئے قانون کرایہ داری سے آگاہ کرنے کے لئے کاؤنٹی کونسل کے چیف پبلک ہیلتھ انسپکٹر نے کئی مراسلے اردو پنجابی اور بنگالی زبان میں بھیجے ہیں۔

سٹی انسپکٹر نے سٹی کونسل کے ایک اجلاس میں بتایا کہ بہت سے پاکستانیوں اور ہندوستانیوں کی امداد کرنے کے لئے جو مالکان مکان سے کئے ہوئے معاہدات سے ناواقف تھے کونسل نے یہ فیصلہ کیا کہ انگریزی مراسلوں کو اردو اور مختلف زبانوں میں ترجمہ کرا کے شائع کرے۔ ترجمے کے لئے اسلامک برادرہڈ برمنگھم یونیورسٹی سے رجوع کیا گیا تھا۔

پنجاب یونیورسٹی اکیڈیمک کونسل کا اقدام

پنجاب یونیورسٹی اکیڈیمک کونسل نے یونیورسٹی کی ڈگری کلاسوں تک اردو کو ذریعۂ تعلیم بنانے کا مطالبہ آرٹس، سائنس کے

بورڈ آف اسٹڈیز کو پیش کردیا ہے اور اس سے کہا ہے کہ اس بارے میں اپنی رائے سے آگاہ کرے۔ اس کے علاوہ اکیڈمیک کونسل نے ہیلی کالج آف کامرس اور یونیورسٹی لا کالج کے طلبا کے مطالبات بھی متعلقہ بورڈ آف اسٹڈیز کو سفارش کے لئے پیش کردیئے ہیں تاہم کونسل کا یہ متفقہ خیال ہے کہ ان مطالبات پر جو فیصلہ بھی کیا جائے گا اس پر امسال عمل درآمد نہیں ہوسکے گا۔

اردو میں گفتگو کرنے کا فیصلہ

اسلامیہ کالج کراچی کے اساتذہ نے ایک خصوصی اجلاس میں یہ فیصلہ کیا ہے کہ وہ آئندہ صرف اردو ہی میں گفتگو کرینگے اور ایسے موضوعات پر غیر ملکی زبان کے الفاظ استعمال کرنے سے احتراز کریں گے جن کے لئے اردو میں الفاظ موجود ہیں۔ ان اساتذہ نے اپنے فیصلے پر عمل شروع کردیا ہے اور باقی اساتذہ بھی اس تجربہ میں دلچسپی کا اظہار کررہے ہیں امید ہے کہ کالج کے سارے اساتذہ بہت جلد اس فیصلے پر عمل کرنا شروع کردیں گے۔

اردو کے لئے غیر سرکاری مسودۂ قانون

مغربی پاکستان اسمبلی میں اردو کو صوبہ کی سرکاری زبان بنانے کے متعلق غیر سرکاری مسودۂ قانون پیش ہوگا۔ یہ مسودۂ قانون جو مولانا غلام غوث ہزاروی پیش کریں گے، سرکاری دفاتر، اسکولوں اور کالجوں میں اردو کو رائج کرنے کے اقدامات پر مشتمل ہوگا جس کے مطابق میڈیکل اور دوسرے ٹیکنیکل کالجوں میں جہاں فوری طور پر اردو رائج کرنا ممکن نہیں ایک سال کی مدت میں رائج کرنے کا مطالبہ شامل ہے۔ مولانا غوث ہزاروی نے مسودۂ قانون کے اغراض و مقاصد بیان کرتے ہوئے لکھا ہے کہ اردو کو قومی زبان بنانے کے لئے بڑی جدوجہد کی گئی ہے۔ ہندوؤں اور انگریزوں سے اسی زبان کو منوانے کے لئے عظیم قربانیاں دی گئیں ہیں مگر افسوس ہے کہ ہماری حکومت انگریزی کو جو غیر ملکی زبان ہے ترقی دے رہی ہے اور اردو کی طرف سے غافل ہے۔ مولانا غلام غوث نے مطالبہ کیا ہے کہ صوبے میں اردو کو فوری طور پر رائج کیا جائے

یہ مسودۂ قانون صوبائی اسمبلی کے اس اجلاس میں جو ۸ر مارچ سے شروع ہو رہا ہے پیش کیا جائے گا۔

اردو کے لئے آئینی جدوجہد کا جامع منصوبہ

مغربی پاکستان اردو اکیڈمی ملک کی تمام یونیورسٹیوں اور ثانوی تعلیمی اداروں میں اردو کو ذریعۂ تعلیم بنانے کے لئے آئینی جدوجہد شروع کریگی۔ اردو اکیڈمی اس سلسلہ میں ایک جامع پروگرام مرتب کرے گی جو اس کانفرنس کا ایک جزو ہوگا۔ جو ۲۰ر مارچ سے لاہور میں شروع ہو رہی ہے۔

اردو اکیڈمی نے اردو میں سائنسی مضامین کی تدریس کے لئے کئی منصوبے شروع کئے ہیں جن کے تحت اردو میں سائنسی انسائیکلوپیڈیا کا منصوبہ اختتام کے قریب ہے اکیڈمی نے فنی اور سائنسی موضوعات پر اردو لیکچروں کا انتظام بھی کیا ہے۔

اردو تدریس کانفرنس

کراچی بورڈ آف انٹر میڈیٹ اور سیکنڈری ایجوکیشن اور ترقی اردو کے زیر اہتمام آل پاکستان اردو تدریس کانفرنس ۲۸، ۲۹، ۳۰ر جون کو

منعقد ہوگی۔ اس کانفرنس میں اسکولوں اور کالجوں میں مختلف مضامین کی اردو میں تعلیم دینے کے سلسلہ کی مشکلات پر غور کیا جائے گا اس تین روزہ کانفرنس کو پانچ شعبوں میں تقسیم کر دیا گیا ہے۔ کانفرنس میں مشرقی اور مغربی پاکستان کے مندوبین شرکت کریں گے جن کے لئے ایک استقبالیہ کمیٹی مقرر کر دی گئی ہے۔

شاہ بھٹائی کے کلام کا منظوم اردو ترجمہ

سندھ کے مشہور صوفی شاعر شاہ بھٹائی کے سندھی رسالے "شاہ جو رسالو" کا منظوم اردو ترجمہ مکمل ہو چکا ہے اور اب یہ ترجمہ زیر کتابت ہے۔ یہ منظوم ترجمہ مشہور سندھی شاعر شیخ ایاز نے کیا ہے اور حفیظ ہوشیار پوری نے ترجمہ پر آخری نظر ڈالنے کے بعد سندھ یونیورسٹی کے حوالے کر دیا ہے جو اب اسے مرکزی وزارت تعلیم کے اشتراک سے شایع کرے گی۔

اردو میں سائنسی انسائیکلوپیڈیا

اردو اکیڈمی مغربی پاکستان نے اردو میں کیمیا، طبعیات اور حیاتیات کی انسائیکلوپیڈیا کی ترتیب کا کام مکمل کر لیا ہے توقع ہے کہ دونوں مطبوعات چند روز میں شایع ہو جائیں گی۔ اکیڈمی نے اس منصوبے کا آغاز طبعیات کے اعلیٰ ثانوی ایڈیشن سے کیا ہے جس کا نمونے کا جزو شایع ہو چکا ہے

اردو انسائیکلوپیڈیا کمیٹی میں ڈاکٹر رضی الدین صدیقی وائس چانسلر سندھ یونیورسٹی۔ ڈاکٹر نذیر احمد پرنسپل گورنمنٹ کالج لاہور ڈاکٹر رفیق احمد خاں، پرنسپل دیال سنگھ کالج لاہور، ڈاکٹر بدرالدین صدر شعبۂ کیمیا پنجاب یونیورسٹی۔ ڈاکٹر سردار محمد پرنسپل گورنمنٹ کالج شیخوپورہ۔ ڈاکٹر عبدالبصیر پال صدر شعبۂ طبعیات پنجاب یونیورسٹی۔ پروفیسر شیخ منہاج الدین سابق رجسٹرار پشاور یونیورسٹی اور پروفیسر فضل الدین قریشی شامل ہیں۔

تعلیمی مسائل میں سندھی اور اردو

چودھری نیاز احمد کے احکامات کے مطابق ڈسٹرکٹ انسپکٹر آف روہڑی ڈویژن نے سکھر میں چار پرائمری اسکولوں میں اردو کے شعبہ جات الگ کرنے کے انتظامات کر لیے ہیں۔ اور ہر اردو پرائمری اسکول کے لئے ہیڈ ماسٹر کا تقرر بھی کر دیا گیا ہے۔ ان اسکولوں میں پہلے ہی سے اردو اور سندھی شعبوں کے لئے الگ الگ بلاک موجود ہیں لیکن اب تک افسران صوبائی حکومت اس انتظام سے غفلت برتتے رہے ہیں جس پر اب مکمل طور پر عمل درآمد شروع کر دیا گیا ہے

پنجابی زبان کو ذریعہ تعلیم بنانے کی تحریک مسترد

لاہور کارپوریشن نے ایک خاص اجلاس میں پرائمری اسکولوں میں پنجابی کو ذریعہ تعلیم بنانے کی تحریک کثرت رائے سے مسترد کر دی ہے۔ اس موقع پر ایوان نے اس رائے کا اظہار کیا کہ ملکی سالمیت اور قومی یکجہتی کے لئے ایک ہی تہذیب اور ایک ہی زبان کو فروغ دینا چاہیئے اور کسی شخص کو لسانی یا دوسرے فتنے پیدا کر کے ملک کی جڑوں کو کھوکھلا نہیں کرنا چاہیئے۔

کارپوریشن کا یہ خاص اجلاس ٹاؤن ہال میں چیرمین میجر جنرل نذیر احمد کی صدارت میں منعقد ہوا۔ کارپوریشن کے گذشتہ اجلاس میں

ایک رکن مسز نرگس جان نے تحریک پیش کی تھی کہ قومی تعلیمی کمیشن کی سفارشات کے مطابق پرائمری اسکولوں میں بچوں کو ان کی مادری زبان میں تعلیم دی جائے۔ اس سفارش کے پیش نظر کارپوریشن کو اپنے پرائمری اسکولوں میں پنجابی زبان رائج کرنی چاہیئے۔

لاہور کارپوریشن کے اس خصوصی اجلاس میں تعلیمی سب کمیٹی کی رپورٹ کے مطابق جس میں پنجابی زبان کی تحریک مسترد کی گئی ہے سید پناہ علی شاہ اور بیگم نرگس جان کے علاوہ سب ارکان نے اتفاق رائے سے پنجابی کو ذریعہ تعلیم بنانے کی مخالفت کی ہے

پہلے اردو میں خبریں سنئے۔

وزیر تعلیم و اطلاعات جناب فضل القادر چودہری نے ایک بیان میں بتایا ہے کہ قومی احساسات کے پیش نظر ریڈیو پاکستان سے ۲۳ مارچ سے خبروں کی نشریات پہلے اردو اور بنگالی میں ہوں گی اور بعد میں انگریزی سنائی جائیں گی۔ اس سے پہلے اولیت انگریزی کو حاصل رہی ہے۔

یونین کمیٹی اور اردو

کیمبل پور کی بنیادی جمہوریت کے رکن مسٹر احسان اللہ نے یہ مطالبہ کیا ہے کہ آئندہ سے یونین کمیٹی کیمبل پور کی تمام دفتری کارروائی اردو میں کی جانی چاہیئے۔ جو ہماری قومی زبان ہے اور جس کو رائج کرنا بہت ضروری ہے۔

علمی تعلیمی اور تہذیبی خبریں

ایک ہزار سال قبل مسیح

مغربی پاکستان قدیم تہذیبوں کا ایک ایسا مرکز رہا ہے جس نے ساری دنیا کو اپنے آثار اور تہذیبی سرمایہ سے مالا مال کر دیا ہے۔ ہڑپا اور موئن جو دڑو کے بعد وادیٔ سوات میں جن قدیم آثار کا پتہ چلا ہے اس نے ایک بار پھر ساری دنیا کو مغربی پاکستان کی طرف متوجہ کر دیا ہے۔ اور اس کے متعلق سائنسدانوں اور ماہروں نے بڑی دلچسپی کا اظہار کیا ہے۔ ماہرین آثار قدیمہ نے وادیٔ سوات میں جن آثار کا پتہ چلایا ہے اس کی وجہ سے وسطی ایشیا کے رہنے والے ازمنۂ قدیم کے لوگوں اور ان کی تہذیب و تمدن کے متعلق مفید معلومات حاصل ہوں گی۔ دنیا کے بڑے بڑے اخباروں میں وادیٔ سوات کے آثار قدیمہ کے متعلق نمایاں طور پر خبریں شایع ہوئی ہیں اور پروفیسر جی ٹکی کی خدمات کو خراج تحسین پیش کیا جا رہا ہے۔

پروفیسر جی ٹکی کی قیادت میں ایک جماعت گذشتہ سات سال سے وادیٔ سوات میں قدیم آثار کے لئے کھدائی کرتی رہی ہے جس کے نتیجہ میں ایک ہزار سال قبل مسیح کے مقبروں کا پتہ چلا ہے اور ۱۰۹ ایسے مقبروں میں گلدان وغیرہ کی قسم کے آثار دریافت ہوئے ہیں جن سے اس زمانے کے تمدن اور اس کے تاریخی ارتقا کا پتہ چلتا ہے۔

پاکستان کی ۳۲ زبانیں

پاکستان دنیا کے ایسے ممالک میں سر فہرست ہے جہاں سب سے زیادہ زبانیں بولی جاتی ہیں۔ شایع شدہ اعداد و شمار کے

مطابق یہاں ۳۲ زبانیں اور بولیاں بولی جاتی ہیں پاکستان کی سب سے بڑی زبان اردو ہے جو ملک کے کونے کونے میں سمجھی جاتی ہے مادری زبانوں کے اعتبار سے سب سے زیادہ بولی جانے والی بنگالی زبان ہے جسے ملک کے ۵۴ء۴۸ فی صد باشندے بولتے ہیں۔ پنجابی بولنے والوں کا تناسب ۲۷٫۵ فی صد ہے اور دوسری اہم مادری زبانوں میں سندھی، پشتو اور بلوچی زبانوں کا شمار ہوتا ہے انگریزی مادری زبان کے اعتبار سے سب سے کم بولی جاتی ہے اور ایک عام زبان کی حیثیت سے اس کا شمار نمایاں زبانوں میں کیا جاتا ہے

بین الاقوامی تعلیمی ادارہ

پشاور یونیورسٹی کو بین الاقوامی تعلیمی ادارہ بنایا جائے گا۔ اس میں اسلامی علوم اور وسط ایشیا کی زبانوں کی تعلیم کیلئے الگ الگ شعبے ہونگے یہ بات پشاور یونیورسٹی کے وائس چانسلر چوہدری محمد علی نے ایک کانفرنس میں بتائی ہے۔ آپ نے کہا ہے کہ یونیورسٹی میں عربی روسی چینی اور ازبک زبانوں کی تعلیم کا انتظام کیا جائے گا۔ اس مقصد کے لئے حکومت سے دس لاکھ روپیہ طلب کئے گئے ہیں اور ان ممالک سے بھی امداد حاصل کی جائے گی جن کی زبانوں کی تعلیم یہاں دی جائے گی۔

انہوں نے یہ بھی بتایا کہ صدر ایوب کی خواہش کے مطابق اس کو مسلم یونیورسٹی علی گڈھ کے طرز پر چلایا جائے گا کیونکہ یہی ایک ادارہ ہے جو مسلم یونیورسٹی میں تبدیل کیا جاسکتا ہے۔ چوہدری محمد علی نے بتایا کہ موجودہ مالی سال میں اس ادارے کے مختلف کاموں پر اسی لاکھ روپے صرف ہوں گے اور اسی قدر رقم آئندہ سال بھی صرف کی جائے گی۔

سائنسی اور فنی خدمات کا اعتراف

سائنس اور صنعت کی تحقیقاتی کونسل پاکستان کی خصوصی فنی کمیٹی نے جس کے سربراہ صنعتی اور سائنسی تحقیقی کونسل کے صدر جناب ڈاکٹر سلیم الزمان صدیقی ہیں۔ مغربی اور مشرقی پاکستان کے ۵ افراد کو ان کی فنی اور سائنسی خدمات کے اعتراف میں نقد انعامات دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ ان پانچ انعامات میں سے تین مشرقی پاکستان کے لئے مخصوص ہیں خصوصی کمیٹی کا قیام اور انعامات دینے کا فیصلہ پاکستان حکومت نے سائنسی اور تحقیقاتی کام کرنے والے افراد کی حوصلہ افزائی کے لئے کیا ہے۔ ایسے افراد کو حکومت ان کی ایجادات کے سلسلے میں ہر ممکنہ امداد بھی بہم پہونچائے گی۔

پانچ ہزار روپیہ کا پہلا انعام ڈھاکہ کے مسٹر حیدر علی منتھیر و کو مرچ کا سفوف بنانے والی مشین کی ایجاد پر دیا گیا ہے انہوں نے ملک بوائلر بھی تیار کیا ہے۔

پانچ ہزار روپیہ کا دوسرا انعام نواکھلی کے مسٹر عبدالخالق کو سوتی دھاگہ تیار کرنے والی مشین پر دیا گیا ہے۔

پانچ ہزار روپیہ کا تیسرا انعام بنے ہوئے کپڑے پر ڈیزائن تیار کرنے والی کم خرچ کی مشین کی ایجاد پر دیا گیا ہے۔

اور باقی انعامات جناب تصدق حسین اور لاہور کے تین دیگر افراد کو آب پاشی کے پمپ تیار کرنے پر دیئے جائیں گے

بانگ درا اور پیام مشرق

پشاور۔ یونیورسٹی کی پشتو اکیڈمی نے بانگ درا کا پشتو منظوم ترجمہ شایع کیا ہے ترجمہ

پشتو کے مشہور شاعر راحت زاخیلی نے کیا ہے۔ اکیڈمی اگلے دو ماہ کے بعد حکیم الامت کی دوسری کتاب پیام مشرق کا پشتو شایع کر رہی ہے جو شیر محمد مینوش کی کاوشوں کا نتیجہ ہے۔ پشتو کے مشہور شاعر امیر حمزہ خان شنواری پشتو شاعر رحمان بابا کے کلام کا اردو میں ترجمہ کر رہے ہیں یہ دونوں کتابیں پشتو اکیڈمی جلد شایع کریگی۔

بنگالی زبان کا پہلا کالج

مشرقی پاکستان میں بنگالی زبان میں تعلیم دینے والے پہلے ڈگری کالج کے نتائج امید افزا ہیں۔ بنگالی کالج کے پرنسپل جناب مسٹر ابوالقاسم نے بتایا ہے کہ بنگالی زبان میں تعلیم دیئے جانے والے ڈگری کالج میں اس وقت کل ۷۰ طلبا زیر تعلیم ہیں اور وہ اس نئے طریقہ تعلیم سے دلچسپی لے رہے ہیں۔

فنی اور سائنسی کارناموں پر

حکومت آزاد کشمیر نے اپنے شہریوں کے لئے تین ادبی، فنی اور سائنسی انعامات دینے کا اعلان کیا ہے۔ سائنسی تحقیقات کیلئے زراعت۔ طب۔ حیوانیات۔ نباتیات۔ جغرافیہ کیمیا۔ طبعیات کے علاوہ انجینئری اور صنعت میں کارنامے انجام دینے والوں کو انعامات دیئے جائیں گے۔ ادبی انعامات انگریزی۔ اردو اور کشمیری ادب کی اعلیٰ تحقیقات پر دیئے جائیں گے

اقبال عربی میں

لبنان کے وزیر اعظم جناب رشید کرامی نے جو پچھلے دنوں پاکستان کے دورے پر آئے تھے ایک بیان میں فرمایا کہ عربی میں علامہ اقبال کی متعدد تصانیف کے ترجمے ہو چکے ہیں اور اس سلسلے میں عبدالوہاب عزام بے نے بڑی خدمات انجام دی ہیں۔ آپ نے یہ بھی فرمایا کہ مصری حکومت نے دور حاضر کے جن چار مسلمان رہنماؤں پر کتابچہ شایع کیا ہے ان میں علامہ کا بھی شمار کیا ہے جنہوں نے مسلمانوں کی بیداری میں نمایاں حصّہ لیا ہے۔

شیکسپیئر بلیک میلر تھا

برطانیہ کے ایک نوجوان دانشور مسٹر کیتھ نے دعویٰ کیا ہے کہ انگریزی کا مشہور زمانہ ڈرامہ نگار اور شاعر ولیم شکسپیئر ایک بلیک میلر کے علاوہ اور کچھ نہیں تھا جس کو شرافت سے دور کا واسطہ بھی نہیں تھا۔ انہوں نے اپنے دعویٰ میں کہا ہے کہ عالمی شہرت کے وہ ڈرامے جو شکسپیئر سے منسوب ہیں دراصل سر فرانسس بیکن کی تخلیق تھے۔

اطلاع ہے کہ جناب کیتھ اپنے اس دعویٰ کی تائید میں پچاس ہزار الفاظ پر مشتمل ایک تحقیقاتی مقالہ شایع کر رہے ہیں۔

پاکستان کے دو قومی طغروں پر بنگالی تحریریں

اسمبلی کے بجٹ کے اجلاس میں یہ مطالبہ کیا گیا تھا کہ مختلف قومی طغروں، کرنسی نوٹوں اور سکوں پر بنگالی تحریریں ہونی ضروری ہیں۔ ایک اطلاع مظہر ہے کہ پاکستان کے دو قومی طغروں یعنی قومی اسمبلی اور محکمہ ڈاک کے طغروں پر انگریزی کی جگہ بنگالی تحریر نے لے لی ہے۔

علامہ مشرقی کی شہرۂ آفاق تصنیف

معلوم ہوا ہے کہ چالیس سال کے بعد علامہ عنایت اللہ خاں مشرقی کی شہرۂ آفاق تصنیف "تذکرہ" کی دوسری جلد عنقریب بڑے اہتمام سے شایع ہو رہی ہے "تذکرہ" کی پہلی جلد ۱۹۲۳ء میں شایع ہوئی تھی جو اردو کے علاوہ عربی میں بھی شایع ہوئی تھی۔ جس پر نوبل پرائز کمیٹی نے موصوف کو لکھا تھا کہ اردو نوبل پرائز کمیٹی کی منظور شدہ زبان نہیں ہے۔ اگر اسے کسی یورپین زبان میں ترجمہ کر دیا جائے تو نوبل پرائز کا اعلان کر دیا جائے۔ مشرقی نے تذکرہ کو کسی دوسری زبان میں ترجمہ کرنے سے انکار کر دیا تھا۔ تذکرہ کی دوسری جلد بہت جلد اعلیٰ تزئین کے ساتھ شائع ہو رہی ہے۔

لڑکیاں اور رومانی ناول

گوجرانوالہ میں ایک ادبی جائزہ لینے سے جو نتائج برآمد ہوئے ہیں۔ اس کے پیش نظر معلوم ہوا کہ لائبریری سے ناول لے کر پڑھنے والوں میں سے ہر دس میں سے سات لڑکیاں ہوتی ہیں جن کی بڑی تعداد رومانی ناول پڑھنے والیوں پر مشتمل ہے۔

اس آئینہ خانہ میں

صدر ایوب اردو کانفرنس کا افتتاح کریں گے

مغربی پاکستان اسمبلی کے ممبر جناب میر نبی بخش خان زہری نے بتایا ہے کہ مارچ کے مہینے میں منعقد ہونے والی اردو کانفرنس کی صدارت جناب ذوالفقار علی بھٹو فرما رہے ہیں اور اس کانفرنس کا افتتاح کرنے کی درخواست صدر پاکستان فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں سے کی گئی ہے۔ اس کانفرنس میں مغربی پاکستان کے مشہور ادیب اور دانشور شرکت کر رہے ہیں جس کا مقصد یہ ہے کہ اردو کو پاکستان میں وہی مقام دیا جائے جس کی وہ مستحق ہے۔

مبین الحق صدیقی کی اپیل

مغربی پاکستان کی اسمبلی کے اسپیکر جناب مبین الحق صدیقی نے عوام پر زور دیا ہے کہ وہ زندگی کے ہر شعبے میں اردو زبان کی ترویج کے لئے جدوجہد کریں تاکہ انگریزی کے اقتدار کو ختم کیا جا سکے۔

اردو کالج اسٹوڈنٹس پارلیمنٹ کے اسپیکر کے نام ایک پیغام میں انہوں نے کہا کہ اردو ہماری قومی زبان ہے اور ہمیں اس کی ترقی میں حصہ لینا چاہیئے۔

عزیز بلوچ کا دورۂ ہیمبرگ

پاکستان کے مشہور موسیقی داں فلسفی اور سائنسداں جناب عزیز بلوچ ہیمبرگ میں اپنے فن کی نمائش کر رہے ہیں اور ان کی مقبولیت میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے۔

عزیز بلوچ صاحب ہسپانیہ میں پاکستان کے کلچرل اتاشی رہ چکے ہیں۔ اور اپنی خوبیوں کے بدولت لندن کی صوفی سوسائٹی کے

صدر بھی منتخب ہوتے ہیں جس کے ممبر اس وقت ۳۰ ملکوں میں پھیلے ہوتے ہیں۔ آپ نے ایک مذہبی فلسفی کی حیثیت سے اس سوسائٹی میں ایک نئی روح پھونک دی ہے۔ عزیز بلوچ صاحب ایک اہم موسیقار ہیں جنہوں نے چھ تارے پر مختلف قسم کے گیت اور راگ پیش کر کے جرمن اور ہسپانوی باشندوں میں بے حد مقبولیت حاصل کر لی ہے۔

آپ نے اپنی ایک فنی کتاب کی اشاعت سے دنیا میں تہلکہ مچا دیا ہے جس میں آپ نے یہ ثابت کیا ہے کہ ہسپانیہ کا مشہور عوامی گیت اور راگ "کانیٹ فونو" عربی الاصل ہے جس کو ہارون الرشید کے ایک مشہور گویے نے ہسپانیہ میں رائج کیا تھا۔ اس گویے کو ہارون نے اپنے دربار سے نکال دیا تھا۔ یہ راگ بعد میں اسپین کی روزمرہ زندگی کا ایک جزو بن گیا۔

امریکی شاعر

امریکہ کا نامور شاعر پال اینگل نے گذشتہ دنوں لاہور میں کافی اچھا وقت گزارا۔ آپ نے جب اردو تحریر دیکھی تو اس پر فریفتہ ہو گئے اور کہا کہ "یہ رسم الخط بہت حسین و جمیل ہے۔ ایک ہمارا رسم الخط ہے کہ انتہائی بے رنگ اور بھدا ہے"۔ انہوں نے غزلیں سننے کے بعد کہا "اردو میں حروف تہجی کی آوازیں بہت عجیب اور خوب صورت ہیں۔ ہماری زبان میں ایسی بات نہیں ہے"۔ انہوں نے مشاعرہ میں خاص دلچسپی لی اور اس کو ایک حیرت انگیز شاعرانہ تحریک سے تعبیر کیا۔

حکیم نیر واسطی کے تاثرات

حکیم نیّر واسطی نے جو ایک ماہ تک ترکی کی حکومت کے مہمان رہ کر اور ترکی کا دورہ کر کے واپس تشریف لائے ہیں۔ آپ نے ایک بیان میں کہا ہے کہ حکومت ترکی دونوں ملکوں کے درمیان برادرانہ تعلقات بڑھانے کے لئے ایک تجویز پر غور کر رہی ہے جس کے تحت پاکستان اور ترکی کے درمیان تعلیمی مقاصد کے لئے ہر سال بارہ بارہ طلباء کا تبادلہ کیا جائے گا۔ اس طرح ترکی میں اردو جاننے والوں کے لئے زیادہ سہولتیں میسر ہوں گی کیونکہ انقرہ یونیورسٹی میں اردو کی تعلیم پر پوری توجہ کی جا رہی ہے۔

قدرت اللہ شہاب اور چینی رائٹرز یونین

انجمن مصنفین پاکستان کے سکریٹری جنرل جناب قدرت اللہ شہاب نے پیکنگ میں چینی رائٹرز یونین کو پاکستان کی دس کتابیں تحفہ میں پیش کیں۔ وہ یونین کے دفتر میں ایک تقریب میں شرکت کرنے گئے تھے۔

چینی رائٹرز یونین چینی مصنفین کی قومی انجمن ہے جس کے چار سو کے قریب ممبر ہیں۔

چار زبانیں اور ایک طالب علم

مغربی پاکستان ریلوے کے وزیر جناب عبدالوحید خاں صاحب نے ڈون بوسکو ہائی اسکول لاہور کے سالانہ اجلاس کی (صدارت) کرتے ہوئے فرمایا۔ عوام میں تعلیم حاصل کرنے کا جذبہ پھیل رہا ہے مگر اچھے ٹیچروں کی افسوسناک حد تک کمی ہے۔ آپ نے مزید کہا کہ اگر بچوں کو مادری زبان میں تعلیم دی جائے تو ان کی شخصیت بن سکتی ہے مگر ہمارے یہاں طالب علم کو چار زبانیں سیکھنی پڑتی ہیں گھر میں وہ علاقائی زبان بولتا ہے۔ سماجی حلقوں میں قومی زبان۔ دفتری کاموں میں انگریزی اور مذہبی تعلیم میں عربی سیکھتا ہے جو اس کی

ذہنی نشوونما میں رکاوٹ بن جاتی ہے ۔

حکیم احمد شجاع کی اپیل

اردو کے مشہور ڈرامہ نگار حکیم احمد شجاع نے صاحب ثروت افراد سے کہا ہے کہ وہ ادیبوں کی سرپرستی کریں ۔ انہوں نے کہا جب تک ادب کو سمجھنے والے اپنی نجی محفلوں میں اردو ادب کو موضوع سخن نہیں بنائیں گے اس وقت تک اردو ادب کی ترقی ممکن نہیں

آپ نے اپنے بیان میں فرمایا کہ پرانے زمانے میں اردو کی ترقی کا راز یہی تھا کہ صاحب ثروت حضرات اردو ادب اور ادیبوں کی سرپرستی کیا کرتے تھے ۔

یہ تقریب انجمن پنجاب یونیورسٹی کے زیر اہتمام ان ہی کے اعزاز میں منعقد کی گئی تھی ۔

جمہوریت کا احترام

کراچی کے ایوانِ تجارت وصنعت کی عید ملن پارٹی کے موقعہ پر وزیر اطلاعات وخوراک وزراعت محنت وسماجی بہبود جناب فضل القادر چودھری نے جو اس تقریب میں مہمان خصوصی تھے ۔ تقریر کرنے سے قبل کہا کہ پاکستان کی قومی زبانیں دو ہیں بنگالی اور اردو اور مجھ سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ میں قومی زبان میں تقریر کروں چونکہ یہاں اکثریت اردو سمجھنے والی ہے اور میں جمہوری آدمی ہوں اس لئے جمہوریت کے احترام میں اردو میں تقریر کروں گا ۔

ان کے اس اعلان کا خیر مقدم پرجوش تالیوں سے کیا گیا مگر فضل القادر صاحب پوری تقریر اردو میں نہ کر سکے اور آدھی تقریر کے بعد انگریزی پر آگئے ۔

یادوں کے چراغ

دو مشہور شخصیتیں

۹ر فروری ایک ایسی تاریخ ہے جس میں دو اہم ترین شخصیتوں نے اس دارفانی سے کوچ کیا تھا ۔

سندھ کے مشہور صوفی شاعر سچل سرمست جن کے سرمدی نغموں سے آج تک وادیٔ مہران گونج رہی ہے اور جن کی روشن کی ہوئی شمعوں سے آج تک محبت اور معرفت کی کرنیں پھوٹ رہی ہیں ۔ اسی تاریخ کو رحلت فرما گئے تھے ۔ سندھ میں اس صوفی شاعر کی برسی کے موقع پر ہر جگہ محفلیں منعقد ہوئیں جن میں اس عظیم شاعر کو خراج تحسین پیش کیا گیا ۔

آج ہی کے دن مشہور ادیب نواز اور نثر نگار شیخ عبد القادر نے بھی رحلت کی تھی جن کی یاد سے علم وادب کی پوری تاریخ وابستہ ہے ۔ اردو زبان پر شیخ صاحب کے بے شمار احسانات ہیں جن کی یاد تازہ کرنا ہمارے علمی اور ادبی اداروں کے لئے بہت ضروری ہے

یوم غالب

مجلس ترقی اردو پشاور عید الفطر کے بعد یوم غالب منا رہی ہے جس میں مقامی شعراء اور ادیب شرکت کریں گے اور اردو کے

مشہور شاعر مرزا اسد اللہ خاں غالب کو خراج عقیدت پیش کریں گے۔

بزم ادب ممتاز کالج خیرپور نے پہلی بار یوم غالب منایا۔ اس موقع پر طلباء اور طالبات نے غالب کی زندگی اور ان کے کلام کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔

ادارۂ ادب لطیف

حیدرآباد میں ایک ایسا ادارہ قائم کیا گیا ہے جو سندھی ادب کو شاہ لطیف۔ بیدل اور سچل سرمست کے کارناموں کی صورت میں پیش کرے گا اور ان قدیم ادبی ورثوں کی حفاظت اور اس کی اشاعت کا ذمہ دار ہوگا۔ ادارہ کا نام ادب لطیف رکھا گیا۔

حمید نظامی اسکالرشپ

راولپنڈی کے ممتاز ڈاکٹر کیپٹن حسن علی قریشی نے ایک اسکالرشپ کا اعلان کیا ہے جو پانچ سو روپیہ پر مشتمل ہوگا اور ایسے صحافی کی اولاد کو دیا جائے گا جس نے میٹرک نمایاں کامیابی سے پاس کیا ہو اور انجینئرنگ اور میڈیکل کی اعلیٰ تعلیم کا خواہش مند ہو۔ یہ اسکالرشپ حمید نظامی اسکالرشپ کہلائے گا۔

رحمٰن بابا کی برسی

پشتو رائٹرز گلڈ نے یہ طے کیا ہے کہ مشہور شاعر رحمٰن بابا کی برسی بڑی شان و شوکت سے منائی جائے گی جس کے لئے ایک خاص کمیٹی مقرر کی گئی ہے جو اس موقع پر ہونے والے پروگرام مرتب کرے گی اور ان کو پیش کرنے کا اہتمام بھی کرے گی۔

ماتم میں ہم شریک

اثر رام پوری رخصت ہو گئے

علمی اور ادبی حلقوں میں یہ خبر نہایت افسوس کے ساتھ سنی جائے گی کہ ۲۰ جنوری کو محمد علی خاں اثر رام پوری عارضۂ فالج میں طویل عرصہ تک مبتلا رہنے کے بعد انتقال فرما گئے۔ مرحوم ۱۸۹۳ء میں رام پور میں پیدا ہوئے تھے۔ ان کے والد کا نام محمد شفیع خاں مجذوب تھا اور ان کے دادا بھی ایک خوش گو شاعر تھے۔

اثر صاحب کی مشہور تصانیف میں ذخیرۂ معلومات ارمغان پارس۔ انشائے جدید۔ دیش کے گیت۔ سدھ بے نظیر اور تذکرۂ شاعران رام پور بہت مشہور ہیں۔ آپ ایک نہایت اعلیٰ درجے کے خوش نویس تھے۔ آپ کی ادبی خدمات فراموش نہیں کی جا سکیں گی اور آپ کی جگہ پر کرنا آسان نہیں ہوگا۔

اثر رام پوری کے انتقال سے رام پور میں ایک علمی اور ادبی تحریک کا خاتمہ ہوا ہے جس کے غم میں ہم برابر کے شریک ہیں۔

مشرقی پاکستان کے ممتاز اور ہونہار ادیب کا انتقال

ڈھاکہ کی اطلاع مظہر ہے کہ اردو ادب کے ایک ہونہار ادیب اور ڈھاکہ میں اردو کے نوجوان پروفیسر ارشد کاکوی کا پٹنہ میڈیکل

کالج کے اسپتال میں انتقال ہوگیا۔ مرحوم کو سرطان کا عارضہ تھا جس کے علاج کے لئے انہیں پٹنہ منتقل کر دیا گیا تھا۔

ارشد کاکوی کی موت کو اردو ادب کے لئے ایک سانحہ قرار دیا جا سکتا ہے۔ یہ نوجوان اور ذہین ادیب ادب کے اعلیٰ حلقوں میں غیر معروف نہیں تھا اور اس کے کئی مضامین ہند و پاک کے بلند رسائل میں شائع ہوتے رہے ہیں

جگن ناتھ کالج ڈھاکہ کے اساتذہ اور طلبہ کے ایک مشترکہ اجلاس میں پروفیسر ارشد کاکوی کی اچانک موت پر رنج و غم کا اظہار کیا گیا اور مرحوم کے لئے دعا کی گئی۔ ارشد کاکوی اسی کالج میں عربی اردو اور فارسی کے شعبے میں کام کرتے تھے۔

اسی قسم کے تعزیتی جلسے سید پور اور دوسری جگہوں پر بھی برپا کئے گئے ہیں۔

مہاشہ کرشن کی رحلت

بھارت کے ایک ممتاز اردو صحافی اور روزنامہ "پرتاپ" کے مالک اور مدیر مہاشہ کرشن دہلی میں بیاسی برس کی عمر میں وفات پا گئے۔

مہاشہ جی وزیر آباد کے رہنے والے تھے اور آپ نے اسلامیہ کالج اور ایف سی کالج لاہور میں تعلیم حاصل کی تھی۔ مہاشہ کرشن گاندھی جی سردار پٹیل اور پنڈت نہرو کی طرح پاکستان کے ان دشمنوں میں بہت نمایاں تھے جن کی مخالفت کی وجہ سے پاکستان کے حصول میں مزید آسانیاں پیدا ہوگئیں۔ آپ اردو کی مخالفت آخر دم تک اردو ہی میں کرتے رہے۔

مہاشہ کرشن اردو میں ایک خاص طرز کی صحافت کے بانی تھے جس کے نقوش آج بھی لاہور کے اخبارات میں نمایاں ہیں۔

مہاشہ کرشن کی وفات کی وجہ سے اردو صحافت کو سخت نقصان پہنچا ہے۔

اِدارہ مُصنفین (حلقہ سکھر) کی شاندار پیش کش

بابائے اُردُو

وادی مہران میں

بابائے اردو کی تقریروں اور غیر مطبوعہ خطوط اور ان سے متعلق مضامین

کا مجموعہ

مرتبہ

آفاق صدیقی

ملنے کا پتہ:- ادارہ مصنفین (ذیلی حلقہ) پرانا سکھر

اردو ڈرامہ کی تاریخ و تحقیق میں گراں قدر اضافہ

اردو تھیٹر

شائع کردہ:- انجمن ترقی اردو پاکستان - کراچی

ڈاکٹر عبدالعلیم نامی
پرنسپل اورینٹل کالج بمبئی

اس تحقیقی مقالے میں اردو ڈرامے کی عہد بہ عہد تاریخ بیان کی گئی ہے فن ڈرامہ، ڈرامہ نگاروں، تھیٹروں اور ڈرامہ کمپنیوں کے بارے میں تمام تفصیلات مستند مآخذ کی روشنی میں بیان کی گئی ہیں۔ اردو ڈرامے کے بارے میں یہ پہلی جامع کتاب ہے جس میں موضوع کے ہر پہلو پر سیر حاصل بحث کی گئی ہے۔ یہ مقالہ دراصل ڈرامے کا انسائیکلوپیڈیا ہے۔ اب تک اس کی تین جلدیں شائع ہو چکی ہیں۔ پہلی جلد میں ابتدائی ڈرامہ نگاری کا جائزہ لیا گیا ہے۔ دوسری جلد میں ۱۸۵۳ء سے لے کر ۱۹۲۰ء تک کے ڈرامہ نگاروں کے حالات اور ان کے ڈراموں کے بارے میں معلومات دی گئی ہیں۔ اور تیسری جلد میں ۱۹۲۱ء سے لے کر ۱۹۶۰ء تک اردو ڈرامہ کی تاریخ پیش کی گئی ہے

قیمت فی جلد سات روپے

نئی مطبوعات

قومی زبان کے ہر شمارے میں نئی کتابوں کے بارے میں معلومات دی جاتی ہیں۔ ناشرین اور مصنفین سے استدعا ہے کہ وہ اپنی تازہ مطبوعات کے بارے میں ہمیں مطلع کرتے رہیں اس بار ایسی کتابوں کی فہرست شائع کی جا رہی ہے جو ۱۹۶۲ء میں شائع ہوئیں (ادارہ)

سیرت النبیؐ ۲ جلد	(سیرت رسولؐ)	مرتبہ ابن ہشام ترجمہ مولانا عبد الجلیل صدیقی، مولانا غلام رسول مہر	شیخ غلام علی اینڈ سنز لاہور
زاد المعاد " "	(" ")	مصنفہ علامہ حافظ ابن قیم مترجمہ رئیس احمد جعفری	نفیس اکیڈمی کراچی
فاتح اعظم حضرت عمرو بن العاصؓ	(سوانح)	" محمد فرج مصری مترجمہ محمد احمد پانی پتی	" "
فتنۂ اسلام	(مذہب)	" حسین احمد الخطیب مترجمہ سید رشید احمد ارشد	" "
انسان کامل	(")	" سید عبد الکریم بن ابراہیم جیلانی مترجمہ مولانا فضل میراں	"
عہد روزولٹ	(سیاسی)	" کیمبل جانسن مترجمہ یونس احمر	"
معراج العاشقین	(تصوف)	خواجہ بندہ نواز گیسو دراز مرتبہ تحسین سروری	دکن درویش منت کراچی
امام ابو حنیفہؒ	(سوانح)	" محمد ابو زہرہ مترجمہ رئیس احمد جعفری	شیخ غلام علی اینڈ سنز لاہور
امامت و سیاست	(سیاسی)	" رئیس احمد جعفری	" "
ظہیر الدین بابر اور اس کا عہد	(سوانح و عہد)	" ولیم ارسکن مترجمہ حسین انور	"
بابر شیر ببر	(تاریخ)	" ہیرلڈ لیم مترجمہ سید ہاشمی فرید آبادی	" "
دیوان جوہر	(شاعری)	" مولانا محمد علی جوہر	" "
آخری مشورہ	(خط)	" " مع دیباچہ مولانا شوکت علی	کتابی مرکز حیدرآباد کراچی
تاثرات و تعصبات	(ادب و تنقید)	" نظیر صدیقی	شعبۂ تحقیق و اشاعت مدرسہ لیہ ڈھاکہ
تنقیدی زاویے (نیا ایڈیشن)	(تنقید)	" ڈاکٹر عبادت بریلوی	اردو اکیڈمی سندھ کراچی
موازنۂ انیس و دبیر (")	(")	" شبلی نعمانی	" " "
ہفت کشور	(شاعری)	" جعفر طاہر	پاکستان رائٹرز گلڈ کراچی
جاگتے جزیرے	(")	" احمد احسن اشک	" " "
آنگن	(ناول)	" خدیجہ مستور	کتاب نما۔ لاہور
منٹو کے خطوط	(مکاتیب)	مرتبہ احمد ندیم قاسمی	" "

تلاشِ بہاراں (نیا ایڈیشن)	(ناول)	مصنفہ جمیلہ ہاشمی	اردو اکیڈمی سندھ کراچی
زادِ راہ "	(افسانے)	" منشی پریم چند	" " "
تعارف مضامین قرآن	(مذہب)	" سلیم الدین شمسی	مکتبہ رومی " ۵/-
مشاہیر اسلام موت کے آغوش میں	(تاریخ)	" عبدالرحمن فارق	دارالبلاغ لاہور ۵/-
مونا لیزا	(ناولٹ)	" زرنجن تسنیم	مکتبہ نگارش امرتسر
ادبیاتِ لاہور	(تذکرہ)	محمد لطیف ملک	سنگ میل پبلیکیشنز لاہور ۸/-
معارف الآثار	(تصوف)	لفٹیننٹ کرنل خواجہ عبدالرشید	ندوۃ المصنفین اردو بازار دلی
نیل سے فرات تک (مصر، شام، عراق وغیرہ کے کچھ حالات و مشاہدات)		محمد اقبال انصاری	مکتبہ برہان اردو بازار دلی
سکندر اعظم	(تاریخ و سوانح)	مصنفہ ہیرلڈ لیم مترجمہ - مولانا غلام رسول مہر	مکتبہ جدید - لاہور ۸/-
جل ترنگ (نیا ایڈیشن)	(شاعری)	قتیل شفائی	" "
نشانِ سحر	(ناول)	قدوس رعنائی	مکتبہ اردو "
گلشنِ بے خار	(تذکرہ)	مصنفہ نواب محمد مصطفیٰ خاں شیفتہ مترجمہ احسن الحق فاروقی -	پاکستان ایجوکیشنل کانفرنس کراچی ۱۸/-
مشرق و مغرب کو ملنا ہی پڑے گا	(مذاکرہ)	" بنجمن براؤن مترجمہ - سید ہاشمی فرید آبادی	مکتبہ فرینکلن لاہور
چہ دلاور است دزدے	(جاسوسی کہانیاں)	" ایڈگر ایلن " ابن انشا	" "
دہ بیضوی تصویر	(کہانیاں)	" " " "	" "
آلِ محمدؐ کربلا	(تاریخ)	" عمر ابوالنصر " شیخ محمد احمد پانی پتی	مقبول اکیڈمی "
علیؓ اور عائشہؓ	(")	" " " "	" " "
قرآن میں نظام زکوٰۃ از معارف القرآن	(مذہب)	مفتی محمد شفیع	ادارۃ المعارف کراچی ۵/-
حضرت ابوذر غفاریؓ	(سوانح)	مناظر احسن گیلانی -	نفیس اکیڈمی "
علمِ مجلسی یا شعروں کی ڈکشنری	(حصہ اول تا ہشتم مکمل سیٹ)	مؤلفہ عزیز الرحمن	ادارہ علم مجلسی "
آتشِ سیال	(شاعری)	عارف عبدالمتین	بک ورلڈ لاہور
مقالات گارساں دتاسی	(مقالات)	ترجمہ ڈاکٹر یوسف حسین خاں و عزیز احمد نظرثانی ڈاکٹر محمد حمید اللہ	انجمن ترقی اردو پاکستان کراچی
ایڈولف ایشمین	(سوانح)	مؤلف شکیل احمد ضیاء	مکتبہ ارتقائے ادب کراچی
عرضِ نغمہ		رابندر ناتھ ٹیگور کے مشہور مجموعہ نظم گیتانجلی کا اردو ترجمہ از نیاز فتح پوری	نگار پاکستان "
مشکلاتِ غالب	(شرح)	"	" " "
برگِ خزاں	(منظوم ڈرامے)	عبدالعزیز خالد	مطبوعات مشرق "
گل نغمہ		رابندر ناتھ ٹیگور کی گیتانجلی اردو شعر میں از عبدالعزیز خالد	" " "

سلسلہ نمبر ۲

گنج ہائے گراں مایہ

مخطوطات انجمن ترقی اردو کی وضاحتی فہرست

۱	دیوان عیش	مرزا علی عیش
۲	کرامات نامہ	مصنفہ دائم
۳	مثنوی باغ ایمان	مصنفہ تشفی
۴	مثنوی ایمان درپن	مصنفہ الفت

مرتبہ
افسر صدیقی امروہوی

اب تک حسب ذیل مخطوطات پر توضیحی حواشی شائع کیے جا چکے ہیں

۱	مثنوی اسرار محبت	محبت بریلوی
۲	مثنوی محیط الحقائق	رام جس محیط
۳	وصیت نامہ	
۴	دیوان حقیقت	شاہ حسین حقیقت
۵	مثنوی بحر الفت	واجد علی شاہ اختر
۶	قصہ حضرت سلیمان وبلقیس	اعزالدین ناقی
۷	دیوان عیش	طالب علی خاں عیش
۸	مجموعہ حکایات	
۹	دیوان عیش	حکیم آغا جان دہلوی
۱۰	چارگلشن غوثیہ	شیخ احمد حسرت کرنولی
۱۱	دیوان اوج	عبداللہ خاں اوج سردھنوی
۱۲	دیوان حیرت	سید ابوالحسن حیرت

دیوانِ عیش

سائز ۸½ × ۴½ صفحات ۶۰ سطور ۱۵ سنِ تصنیف × سنِ کتابت ۱۱۹۶ھ

اس سے قبل حکیم آغا جان عیشؔ دہلوی کے دیوانِ قلمی کا ذکر کیا جا چکا ہے۔ اس دیوان کے مصنف وہ نہیں ہیں، ایک اور عیشؔ ہیں جن کا زمانہ حکیم آغا جان سے تقریباً نصف صدی پہلے کا ہے، ان کا نام مرزا علی عیشؔ ہے۔ بارہویں صدی کے اکثر تذکروں کی چھان بین کی گئی لیکن ریاض الفصحا کے سوا کسی میں مرزا علی عیشؔ کے حالات درج نہیں۔ ریاض الفصحا میں بھی صرف ان کا نام لکھ کر ایک مطلع درج کر دیا ہے ؎

بات اب امتحان پر آئی　　　قصہ کوتاہ جان پر آئی

اس مطلع کے دونوں مصرعے عیشؔ کے اس دیوان میں دو مختلف موقعوں پہ درج ہوئے ہیں یعنی مصرع اول مقطع کا اور مصرع دوم مطلع کا مصرع دوم ہے، مطلع و مقطع اس طرح ہے ؎

اب مصیبت اذہان پر آئی　　　قصہ کوتاہ جان پر آئی

عیشؔ تکرار تجربہ کا نہ کر　　　بات اب امتحان پر آئی

زیرِ نظر مخطوط میں صرف ۱۲۱ غزلیات ہیں ان میں سے ۹۰ غزلیات ایسی ہیں جن کے شعار کی تعداد پانچ سے زائد نہیں ہے، کتابت کی غلطیاں بہت ہیں۔ کم سواد کاتب نے گالی سے 'کو' گلے 'زندگی' کو زندہ گی 'ہم نے' کو 'ہمنیں' 'کہ' 'کو' کے اور 'چکا' کو چوکا لکھا ہے۔ ایک قصیدے میں عازم کو عاظم' تحریر کیا ہے ؎

پئے شکار جو وہ شہسوار عاظم ہو　　　تو شیر، قاف میں ہیبت سے چھوڑ دے نخچیر

اس مخطوطے میں قدیم زبان اور قدیم رسم الخط کے بعض نمونے بھی موجود ہیں ؎

ہم گئے جان اپنی جان سیتی　　　تجکوں اب تک بھی کچھ خیال نہیں

تجھ عشق میں کچھ نہ کر گئے ہم　　　افسوس کہ مفت مر گئے ہم

کچھ ایسی مثالیں بھی ہیں جو اس وقت قواعد کے خلاف معلوم ہوتی ہیں لیکن اس زمانے میں انھیں درست سمجھا جاتا تھا مثلاً ؎

جب تلک عاشق کو پاسِ ننگ اور ناموس ہے　　　وہ غلط کاری سے اپنا آپ ہی محبوس ہے

اس وقت ننگ اور ناموس کے درمیان واو عاطفہ کے بدلے "اور" لکھنا صحیح نہیں ہے

اس قدر ہیں ہم پشیماں اپنے اعمالوں سے آج　　　سر گریباں میں ، ہمارا اب خجل جانے لگا

اعمال خود جمع ہے اس کی جمع اعمالوں بنا کر لکھنا کس طرح جائز ہو سکتا ہے سہ

عرض احوال وہ کرے کیونکر　　　جس کو دم مارنا مجال نہیں

"دم مارنے کی مجال" لکھنا چاہیئے تھا "دم مارنا مجال" تو صحیح نہیں۔ یہ "مجال دم زدن" کا بھونڈا ترجمہ ہے سہ

آغاز۔ مخطوط کی پہلی غــزل یہ ہے۔

دیکھا میں ترے وصف میں مقدور رقم کا　　　شبدیز تھکا صفحۂ کاغذ پہ قــلم کا

ہیں شیخ و برہمن ترے جلوے کے طلبگار　　　روشن ہے ترے نور میں گھر دیر و حرم کا

ہر نام کے لینے سے ترا نام ہے مقصود　　　کر یاد صمد کیجئے گر ذکر صــنم کا

ہم دیکھ گئے ملک فنا سے کے بقا تک　　　مالک ہے تو ہی کشور ہستی و عدم کا

کر یاد میں اس کی تو ادا عیش جو دم ہے　　　آخر تو مرے یار بھروسا نہیں دم کا

غزلیات کے خاتمے پر میر کی ایک غزل تضمین کی گئی ہے مطلع یہ ہے سہ

جو اس شور سے میر روتا رہے گا　　　تو ہمسایہ کاہے کو سوتا رہے گا

اس تخمیس کے مقطع میں غلامی تخلص آیا ہے ممکن ہے کہ یہ عیش کا تخلص ثانی ہو اگر کسی اور شاعر کا مخمس ہوتا تو کاتب اسے عیش کے کلام کے درمیان نقل نہ کرتا، مقطع یہ ہے سہ

خدا نے اگر دی ہیں آنکھیں تو دیکھو　　　یہ اشکوں کے در ہیں کوئی خالی بھر لو!

غلامی سخن سُن ہوا آپ رو رو　　　بس اے میر مژگاں سے پونچھو آنسوؤں کو

یہ کب تک تو موتی پروتا رہے گا

شاید اس کے بعد کوئی مخمس اور لکھنا تھا جس کا عنوان تو قائم کر دیا گیا تھا لیکن کاٹ کر ریختہ بنایا گیا پھر ریختہ بھی نظر انداز ہو کر آئندہ صفحہ پر ایک قصیدہ لکھا گیا۔ اس قصیدے میں کل (۲۲) اشعار ہیں اور حضرت علی کی منقبت میں ہے جس کا ثبوت اس شعر سے ملتا ہے سہ

یہی سوال رکھے تم سے عیش یا شہدا　　　کہ مشتِ خاک کو اس کے نجف میں کر جاگیر

یہ "یا شہدا" بھی خوب ہے۔

قصیدہ کے بعد دو رباعیاں ہیں تیسری رباعی کی سرخی تو قائم ہے لیکن تسلسل کی نشاندہی لفظ "ریختہ" سے کی گئی ہے، اور صفحہ مابعد میں ریختہ ہی ہے بھی۔ اس ریختے کا مطلع یہ ہے ؎

رشتے کو عاشق کے کیا مرگ سے خلل ہے　　　رسّی اگر جلے ہے تو بھی ہزار بل ہے

اب سات بند کا ایک واسوخت آتا ہے بطور مسدس ترجیع بند ہے لیکن اس کا پہلا بند نامکمل رہ گیا ہے کیونکہ اس میں صرف دو مصرعے ہیں پورا ہر بند ۶ مصرعوں کا ہے۔ ترجیع بند میں اس شعر کی تکرار ہے ؎

ہم کو توں، تم کو ہم غنیمت ہیں　　　زندگی کے یہ دم غنیمت ہیں

آخر میں سات بند کا ایک اور مخمس ہے جسے مناجات کہنا چاہئے۔ یہ بھی ترجیع بند کی صورت میں ہے یعنی ہر بند کا پانچواں مصرع ایک ہی ہے۔ بند اول یہ ہے ؎

گردشِ افلاک سے کھا کر بہت ہم پیچ و تاب؟　　　سخت مشکل میں پڑا ہوں یا شہِ عالی جناب

اب تو گزرے ہے مجھے دن رات ہر دم اضطراب　　　میں تو بندہ ہوں ترا لیجو خبر میری شتاب

یا امیر المومنین سنیو مری فریاد کوں

اس مخمس کا دوسرا بند بھی نامکمل ہے کیونکہ تیسرا اور چوتھا مصرع لکھنے سے رہ گیا ہے۔

ترقیمہ — آخری صفحہ پر ترقیمہ تھا لیکن وہ حاشیہ سے ملحق تھا جلد ساز کی بے توجہی کی وجہ سے اس کا کچھ حصہ کٹ گیا۔ اس پر بھی آغاز میں "تمت تمام شد" اور آخر میں "شوال ۱۱۹۶ھ" پڑھنے میں آتا ہے۔ یہ سنہ کتابت ہے۔ سنہ تصنیف اور کاتب کا نام درج نہیں۔

کرامات نامہ

سائز ۸½ × ۶½　صفحات ۵۴　سطور (۱۳)　سن تصنیف ۱۲۴۳ھ　کاغذ سفید چکنا

یہ مثنوی دائم تخلص کے کسی شاعر نے تصنیف کی ہے۔ قدیم و جدید متعدد تذکروں کی اوراق گردانی کے باوجود دائم کے حالات معلوم نہ ہو سکے۔ مثنوی میں بھی مصنف نے اپنے متعلق کہیں کوئی صراحت نہیں کی۔ غالباً وہ کرناٹک کے باشندے تھے جہاں زبان اردو کی عہد بعہد اصلاح و ترمیم کا اثر جلد قبول نہ کیا جا سکا، اسی وجہ سے ان کے کلام میں ایسے الفاظ موجود ہیں جو ان کے زمانے سے پہلے کے شعرا کے کلام میں پائے جاتے ہیں۔ اس مثنوی میں "ہے" کی جگہ "اہے"، "تھا" کی جگہ "اتھا" استعمال ہوا ہے۔

بعض مصرعوں کے شروع میں بھی 'کسی' کے بدلے 'کس' 'مانگوں' کی جگہ 'منگوں' 'بہت' کی عوض 'بہوت' بھی نظم کیا گیا ہے۔ اوّل کو اَدَل بروزن فعل لکھا ہے 'دسنے'، 'سیتی' اور 'اپے' جیسے قدیم الفاظ بھی موجود ہیں۔ ان الفاظ کا استعمال اس بات کا ثبوت ہے کہ کرامات نامہ کی زبان بارھویں صدی کے آخر کی زبان سے مشابہ ہے حالانکہ اس کی تصنیف ۱۲۴۳ھ میں ہوئی ہے۔

مثنوی زیر نظر اگرچہ نستعلیق لکھی گئی ہے لیکن اس سے کاتب کی کم سوادی ظاہر ہے۔ اس نے کون و مکان کو کونو مکان، کل ہی کو کلہی، کہا کو کھا، ان کو اون، بہت کو بہوت، صدرِ خلافت کو صدرے خلافت، باندھ کو بند، حرج کو حرح، کہ کو کے، لڑکپن کو لڑک پن، سچ کو سچھ، پرانا کو پورانہ اور بے خطر کو بے ختر تحریر کیا ہے۔ اس قسم کی اور بھی متعدد مثالیں ہیں۔

عنوانات تمام سرخ روشنائی سے لکھے ہیں۔ کل ابیات کی تعداد ۶۶۵ ہے۔

دائم صاحبِ فن شاعر نہیں تھے۔ غالباً وہ قادری سلسلے سے تعلق رکھتے تھے اور ان کو غوث الاعظمؒ سے بے پناہ عقیدت تھی۔ اسی عقیدت کے ماتحت انھوں نے یہ کرامات نامہ تصنیف کیا ہے۔ اس مثنوی میں متعدد اشعار ایسے ہیں جن میں حروف اصلی کو ساقط کر دیا گیا ہے۔ جسے ناواقفیت فن شعر پر محمول کیا جا سکتا ہے، مثلاً

یہ دیکھ حال یاراں جو تھے آس پاس — کئے عرض اے شاہ معنی شناس

سپید ہے لباس اس کا وہ باشرف — بلادے اشارے سے اپنی طرف

کہا شیخ حسن اُٹھ کے اے بیمثال — مرا حال تھا سو گیا ہے وہ حال

قافیہ کی قیود سے انحراف کی بعض مثالیں بھی ملتی ہیں سے

بھی عبداللہ ثانی بہ سالار بزم — وہ ہیں موسیٰ الجون کے نورچشم

بزم اور چشم میں حرف ردف کا اختلاف صحیح نہیں سے

نہ سمجھو اسے یا رو روایت ہے یہ — بہت راویوں سے روایت ہے یہ

بلند اس قدر وہ ہوا پر ہوا — نظر کے بھی دسنے سے غائب ہوا

ان اشعار کے دونوں مصرعوں میں ایک ہی قافیہ کام آیا ہے اور یہ قطعی نادرست ہے۔

اسی طرح ایک بیت میں 'ورا' کے ساتھ 'رَہ' کا اور دوسری بیت میں 'صبح' کو 'صبا' بنا کر 'مسا' کا قافیہ بنایا ہے۔

ایک بیت ایسی بھی ہے جس میں ہندی کے لفظ کو عربی لفظ کے ساتھ مرکب توصیفی میں لکھا ہے سے

برآنے کو مقصد کے وقت کٹھن — اگر کوئی کرے وِرد چالیس دن

بایں ہمہ مصنف اپنی اس تصنیف کو نظم مسجع کہتا ہے ؎

بحمداللہ یہ نامہ نامی ہوا　　بہ نظم مسجع تمامی ہوا

کتاب کے نام اور اس کے موضوع کی تشریح مصنف نے خود کردی ہے ؎

بیانِ کرامت ہے غوث الانام　　کرامات نامہ رکھا اس کا نام

آغاز۔ حمد باری تعالیٰ عزّ اسمہٗ سُرخی سے پہلی سطر میں اور بسم اللہ الرحمن الرحیم دوسری سطر میں لکھنے کے بعد مثنوی کا آغاز اس طرح ہے ؎

خدایا دو جگ کا ہے تو دستگیر　　تو خالق علیٰ کُلِّ شَیٔ قدیر
تری ذات بیچوں ہے اور بے مثال　　تو ہے لاشریک اور قائم بحال

حمد کے (۱۱) اشعار کے بعد مناجات باری تعالےٰ، نعت محمد مصطفےٰؐ اور منقبت حضرت غوث الاعظمؓ کے (۲۴) اشعار ہیں اس کے بعد چوبیس روایتیں بیان کی ہیں جو کرامات غوث الاعظمؓ سے تعلق رکھتی ہیں۔ پہلی روایت میں صرف (۱۲) ابیات ہیں جس کا ماحصل یہ ہے کہ غوث الاعظم عالم شیرخوارگی میں بھی روزہ رکھتے تھے اور ان کے دودھ نہ پینے کی وجہ سے رمضان شریف کے چاند کا فیصلہ ہوتا تھا۔

اختتام ۔ چوبیسویں روایت کسی واقعہ پر مبنی نہیں ہے بلکہ ایک قسم کی عرضداشت ہے جو حضرت غوث الاعظم کی درگاہ میں پیش کی گئی ہے اور اس کا مقصد مصنف کے الفاظ میں یہ ہے ؎

جو دائم کا مقصد ہے اس کا بیاں　　وہ درگہ میں تیری عیاں ہے عیاں
بھی یک آرزو دل میں رکھتا ہے اُو　　وہ مرحوم کی عاقبت خیر ہو

اس روایت میں یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ اس کرامات نامہ کا پڑھنا اور سننا باعثِ ثواب اور چالیس دن تک اس کا ورد کرنا حل مشکل کا سبب ہے کیونکہ مصنف کے خیال میں ؎

بفیضِ عنایات غوث الورا　　جو رکھتا ہے مقصد وہ بر آوے گا

آخری دو شعر یہ ہیں جن کے ایک مصرع سے تاریخ تصنیف برآمد ہوتی ہے ؎

کیا فکر تاریخِ سال بنا　　سخن یہ مرا جب کہ دل نے سُنا
کہا دے یہ تاریخ ہے دلپذیر　　کرامات نامہ ہے پیرانِ پیر

۸ ۴ ۱۲ ھ

ترقیمہ ۔ کوئی ترقیمہ موجود نہیں ہے صرف "تمت تمام شد" لکھ کر کتاب ختم کردی گئی ہے۔

مثنوی باغ ایمان (چراغ ایمان)

سائز ۱۰×۶ صفحات (۶۱) سطور (۱۰) سن کتابت ۱۲۵۵ھ سن تصنیف ۱۲۵۵ھ کل اشعار (۵۵۰)

اس مثنوی کے مصنف کا تخلص تشنی ہے لیکن تشنی کون تھے اس بارے میں ان کے ہم عہد تذکرے خاموش ہیں۔ کتاب سے صرف اتنا معلوم ہوتا ہے کہ یہ مثنوی سلیمان جاہ محمد علی شاہ کے عہد میں لکھی گئی۔ محمد علی شاہ کا عہد ۱۲۵۳ھ / ۱۸۳۷ء سے شروع ہوکر ۱۲۵۸ھ / ۱۸۴۲ء میں ختم ہوا۔

مثنوی کی کتابت کا انداز وہی ہے جو قدیم کتابوں میں پایا جاتا ہے۔ کرینگے کو کرینگی، اُس سے کو اُستی، میں نے کو مینی اور چودہ کو چودہ ں تحریر کیا گیا ہے۔ "ی" کی جگہ "ے" لکھا ہے ایک شعر ہے سہ

بادفا قوم ہے نصارا کے   یعنی تکلیف خود گوارا کے

اس مسودہ میں بعض مقامات پر ترمیمیں بھی کی گئی ہیں جس سے قیاس کیا جا سکتا ہے کہ یہ نسخہ مصنف کے قلم کا ہے۔ ایک شعر تھا سہ

لایا ایک شخص بھر کے دلو پرآب   مضمضے سے ہوا وہ مشک ناب

چونکہ مصرع اول میں پرآب کے ہوتے ہوئے بھر کے صحیح نہ تھا اس لئے مصرع اس طرح تبدیل کیا گیا

لایا ایک شخص وہاں جو دلو پرآب

ایسی ترمیمیں چند اور مقامات پر بھی ہیں۔ بعض صفحات کے حاشیوں پر وہ آیتیں بھی نقل کی گئی ہیں، جن کا تعلق ان مباحثات سے ہے۔

مثنوی کا خلاصہ یہ ہے کہ ایک پادری جس کا نام یوسف ولف تھا یہودی سے عیسائی ہوا اور اکثر ممالک کی سیر و سیاحت کرتا ہوا ۱۲۴۸ھ میں لکھنؤ پہنچا۔ اس وقت شاہ نصیر الدین حیدر سریر آرائے اودھ تھے انھوں نے یوسف پادری کو خلعت فاخرہ اور انعام و اکرام سے نوازا۔ یہاں اسے بعض اسلامی مسائل پر علمائے اسلام سے تبادلۂ خیالات کی سوجھی۔ اس وقت مولوی سید محمد صاحب (متوفی ۱۲۸۴ھ) مجتہد العصر تھے اس نے مجتہد صاحب کو ایک مکتوب روانہ کیا جس میں لکھا تھا کہ مجھے الہام ہوا ہے کہ ۱۴ برس کے بعد حضرت عیسیٰ خروج کریں گے اور عیسائیت کو فروغ ہوگا اس سلسلے میں توریت و صحف دانیال کا حوالہ دیا۔ مولوی سید محمد نے اس کے جواب میں لکھا کہ

تم کو آنا یہاں مناسب ہے — کوشش دینِ راست واجب ہے

اور سے

پہلے الہام کی سند لاؤ — کیا دلیلیں ہیں اس کو بتلاؤ

اس کے جواب میں پادری نے ماہ مبارک کی ساتویں تاریخ کو شنبہ کے روز دوسرا خط لکھا جس میں بتایا کہ صحف دانیال میں لکھا ہے کہ حضرت عیسیٰ دو ہزار تین سو سال کے بعد عروج کریں گے چونکہ ان کا زمانہ عیسیٰ سے ۴۵۳ سال پہلے کا ہے اس لئے ۱۸۴۷ء میں حضرت عیسیٰ کا خروج ہونا چاہیئے اور اب ۱۸۳۳ء ہے اس لئے ظہور عیسیٰ کے ۱۴ سال باقی ہیں۔ اس نے وہ نشانیاں بھی بیان کیں جو انجیل کے چوبیسویں باب میں درج ہیں۔

سید محمد صاحب ابھی اس کا جواب نہ دینے پائے تھے کہ وہ خود پہنچ گیا۔ جانبین میں جو گفتگو ہوئی اس کے نتیجے میں پادری کو خفت اٹھانی پڑی مگر وہ اپنی تیرہ باطنی کے باعث اسلام نہ لا سکا۔

آغاز ۔ مثنوی کا آغاز اس طرح ہے سے

اسم داور ہے زینت دفتر — اس کے باعث ہے عظمت دفتر
سب سے بالا ہے نام حق باللہ — کیوں نہ سرنامہ پر ہو بسم اللہ
خوب دریائے شان داور ہے — غرق حیرت جہاں شناور ہے

حمد کے اکیس اشعار کے بعد حضور سرور کائنات صلعم کی نعت مبارک کے سلسلے میں چوبیس مشہور معجزات کا بیان ہے، جس کا انداز یہ ہے سے

مرغ بالائے سر نہ آتے تھے — دور ہٹ کر ادب سے جاتے تھے
تن پہ بیٹھے مگس نہ تھی یہ مجال — پشّے کے دل میں تھا ادب کا خیال

پھر حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ کے مناقب اور حاکم عصر نواب محمد علی شاہ کی تعریف و توصیف کی ہے جس کے آخر میں "ساقی نامہ دربیان باعث تالیف" ہے۔

اختتام ۔ یہ مثنوی ان اشعار پر ختم ہوتی ہے سے

لکھنے اور پڑھنے والے شاد رہیں — مرحبا کر کے مجھ کو یاد کہیں
میرے اشعار میں خطا گر ہو — جو کہ ہو نیک وہ عطا پر ہو
کون ہوتا ہے اس قدر معروف — اے تشفی سخن کو کر موقوف
گو نہیں عقلمند ڈرتے ہیں — مختصر سب پسند کرتے ہیں

تمام شد بتاریخ دوم ماہ مبارک رمضان یوم یک شنبہ قریب سہ پہر ۱۲۵۵ھ

مثنوی ایمان درپن

سائز ۶ × ۸ کاغذ بانس کا ۔ خط نستعلیق ۔ صفحات ۹۳ ۔ سطور فی صفحہ ۱۴ ۔ سن تصنیف ۱۱۷۰ھ

سن کتابت

حالات مصنف: اس مثنوی کے مصنف کا نام محمد علی اور تخلص الفت ہے ۔ الفت تخلص کا کوئی دکنی شاعر کسی تذکرے میں نظر سے نہیں گزرا ۔ نواب ارسطو جاہ (۱۱۹۵ھ تا ۱۲۱۹ھ) کے مداحوں میں ایک شاعر الفت تخلص کرتا تھا لیکن اس کا نام محمد الفت لکھا گیا ہے شاید یہی محمد علی الفت ہو جو بطور اختصار محمد الفت بنا دیا گیا ہو ۔ وہ ۱۱۷۰ھ میں بیگن پلی میں مقیم تھا ۔ جیسا کہ اس نے اپنی مثنوی میں بیان کیا ہے اور بیگن پلی و حیدرآباد ایک دوسرے سے کچھ زیادہ دور نہیں ہیں ۔

سبب تالیف: مصنف سبب تالیف کا اظہار متعدد ابیات میں کیا ہے جن کا خلاصہ یہ ہے ؎

سبب اس رسالے کی تالیف کا ۔۔۔ بیاں کر یہ نسخہ کی تصنیف کا
کہ احمد علی نور چشم ایک روز ۔۔۔ کیا مج سیں اظہار وہ دلفروز
جو ہے حنفیہ کا رسالہ جلیل ۔۔۔ ہے بحث مذاہب میں روشن دلیل
سو ابراہیم استرآباد نے ۔۔۔ عربی کتیں فارسی کر لکھے
بہندی زباں تم کرو ترجمہ ۔۔۔ کہ حاصل کریں یہ سعادت ہمہ

اس خیال کی تائید ان کے ایک بھائی حسن بیگ خاں نے بھی کی بالآخر ؎

ارادہ کیا جب یہ لکھنے کتاب ۔۔۔ دیا اُس کوں ایمان درپن خطاب
محمد علی الفت اب ہو خموش ۔۔۔ ہے آگے مجھے بہوت جوش و خروش

آغاز کتاب: کروں بسم اللہ سیں ابتدا ۔۔۔ یہ نامہ کہتیں با ہزاراں ثنا

کتاب کا خلاصہ یہ ہے کہ ابوالفتح رازی کے بیان کے مطابق خلیفہ ہارون الرشید کے زمانے میں ایک تاجر محب اہلبیت تھا ۔ اس کی حسینہ نام کی ایک کنیز تھی جسے اس نے پانچ سال کی عمر میں خریدا تھا اور دس سال تک امام ششم کے حرم میں رہ کر مذہبی واقفیت حاصل کر چکی تھی ۔ تاجر نے اپنی مفلوک الحالی کی وجہ سے اس کنیز کو بیچ ڈالنے کا ارادہ کیا ۔ جب یہ ارادہ کنیز پر ظاہر ہوا تو کنیز نے مشورہ دیا کہ تم ہارون الرشید کے پاس جاؤ اور میرے فروخت کرنے کا ارادہ ظاہر کرو ۔ وہ خواہشمند ہو تو

قیمت ایک لاکھ دینار بتانا۔جب وہ دریافت کرے کہ اتنی قیمت والی کنیز میں کیا ہنر اور خوبی ہے تو جواب دینا کہ وہ اتنی عالم و فاضل ہے کہ کوئی عالم بھی اس سے سربراہ نہیں ہو سکتا۔ بالآخر ہارون الرشید نے اس کنیز کو طلب کیا اور علمائے عصر سے اس کا مناظرہ کرایا گیا جس میں وہ کامیاب ثابت ہوئی۔ ہارون نے ایک لاکھ دینار دے کر سوداگر اور کنیز کو احتیاطاً بغداد سے روانہ کر دیا۔ ڈھائی ہزار سے زائد ابیات کی اس مثنوی میں اسی مباحثے کی تفصیلات درج ہیں۔

زیرِ نظر مخطوطہ میں اکثر صفحات پر وہ احادیث بھی نقل کی گئی ہیں۔جن کا تعلق مناظرے کے جوابات سے ہے۔ مثنوی کی ابتدا میں ہارون الرشید کے لئے اہلبیت کا دشمن اور ملحد وغیرہ بہت ہی کریہہ و نامناسب الفاظ استعمال کئے ہیں جو مصنف کی تاسف فی کی دلیل ہے۔ کتاب کا خاتمہ ان شعار پر ہوتا ہے سے

محباں کی خدمت میں ہے التجا	یہ ایمان درپن جو دیکھیں بھیا
بحق نبی و علی فاطمہ	پڑیں حق میں میرے سویک فاتحہ
بفضل خدا و نبی و امام	ہو جب یہ ایمان درپن تمام
نواحی بیگن پلی میں ٹھکان	اس وقت مصنف کو تھا اس زمان
کیا سال ہجری جو میں تب بچار	ستہتر پو تھا ایکصد یکہزار
جو منظوم تاریخ چاہو یہاں	سب ایمان درپن سے روشن عیاں

آخری مصرع تاریخی ہے جس سے ۱۱۷۷ھ برآمد ہوتے ہیں۔

ترقیمہ: تمت الکتاب بعون الملک الوہاب بتاریخ بست ہشتم رجب المرجب ۱۱۹۴ ہجری
کاتب الحروف اضعف العباد پُر معاصی ذوالفقار علی"

ایمان درپن کے اختتام پر ایک منظوم حکایت درج ہے جس میں صرف ۶ شعر ہیں۔اس حکایت میں بیان کیا گیا ہے کہ نوشیرواں نے اپنے مذہب کے پیشوائے اعلیٰ سے دریافت کیا کہ زوالِ سلطنت کے اسباب کیا ہیں۔جس کے جواب میں اس نے بتایا کہ ادانی کے اقتدار، عمال کے جور اور بادشاہ کی بےخبری سے سلطنت کو زوال ہوتا ہے۔؎

اس حکایت کے مصنف کا نام اور تخلص تحریر نہیں ہے لیکن کتابت کا انداز بتاتا ہے کہ یہ بھی بارہویں صدی کے اواخر کی تصنیف ہے اور ممکن ہے کہ اس کے مصنف بھی محمد علی الفت ہی ہوں۔

اس مثنوی کا ایک ناقص الآخر نسخہ ادارۂ ادبیات اردو حیدرآباد کے کتب خانے میں ہے۔
(تذکرہ مخطوطات حصہ اول)

گلڈ اشاعت گھر کی مطبوعات

چائے والا: (ناول) اے حمید۔ قیمت: ۴ روپے

اے حمید کی نثر میں پھولوں کی شگفتگی اور چاندنی راتوں کی دلکشی ہے وہ زندگی کے چھوٹے چھوٹے واقعات سے اپنے ناولوں کا تانا بانا بنتا ہے مصوروں کی طرح ان میں رنگ بھرتا اور سنگتراشی کی طرح اپنے کرداروں کی نوک پلک درست کرتا ہے۔ چائے والا اس کی تازہ ترین تصنیف ہے۔ اردو کا ایک خوبصورت ناول۔

تھکے ہارے: خدیجہ مستور: اردو افسانے کا کوئی تذکرہ خدیجہ مستور کے بغیر نامکمل ہے وہ ان افسانہ نگاروں میں ہیں جنہوں نے اردو افسانے کو آگے بڑھایا اور شہرت دوام بخشی "تھکے ہارے" ان کے نئے افسانوں کا مجموعہ۔ ان افسانوں میں روح عصر بھی ہے اور جابکدستی بھی۔ قیمت ۵ روپے ۵۰ پیسے۔

پاکستان کی شاعری (انگریزی)

مترجمہ۔ جی الانا: پاکستانی شاعری کا ایک نمائندہ انتخاب جس کو انگریزی زبان میں پہلی بار کتابی صورت میں پیش کیا گیا ہے مسٹر جی الانا جو خود بھی انگریزی کے خوش گواری ہیں، انہوں نے اس انتخاب کو مرتب کیا ہے صفحات ۲۰۰ قیمت دس روپے

ہفت کشور

جعفر طاہر:۔ صفحات ۲۳۵ قیمت ۷ روپے۔

جعفر طاہر کا پہلا مجموعہ، جس پر ۱۹۶۲ء کا آدم جی انعام ملا۔ جعفر طاہر جدید شاعری کی آبرو ہے، اور "ہفت کشور" سنگ میل ہے

جاگتے جزیرے

احسن احمد اشک۔ قیمت ۲ روپے ۵۰۔ اشک کی شاعری ارض پاکستان کے اس خطے کی شاعری ہے جو گنگناتی ندیوں اور لہلہاتے کھیتوں کی سرزمین ہے، ان انسانوں کا نغمہ ہے جن کی زندگی میں دکھ بھی ہے اور سکھ بھی۔ بنگال دیس کے اردو شاعر اشک کے پچیس سالہ مشق سخن کا حاصل ہے۔

بھونر بھری آکاس

شیخ ایاز سندھی کلام کا مجموعہ وادئ مہران کے خوش گو شاعر شیخ ایاز کا سندھی ادب میں ایک ممتاز درجہ ہے اور ان کا یہ مجموعہ کلام سندھی شاعری میں ایک قابل قدر اضافہ ہے۔ قیمت ۸ روپے ۲۵ پیسے

پنجابی لوک کہانیاں

مرتب و مترجم شفیع عقیل۔ شفیع عقیل اردو کے ممتاز ادیب و صحافی ہیں انہوں نے پنجابی لوک کہانیوں کا یہ مجموعہ بڑی محنت و جدوجہد کے مرتب کیا ہے اور اردو ادب میں ان کہانیوں سے ایک نئے باب کا اضافہ ہوتا ہے یہ نایاب اردو کے ذخیرے میں ایک بیش بہا اضافہ ہے (زیر طبع)

ھاڑے

سائیں فیروز کے پنجابی کلام کا مجموعہ

سائیں فیروز پانچ دریاؤں کے دیس پنجاب کا شاعر ہے اس کی شاعری میں فن کی عظمت اور زندگی کی چہل پہل گہما گہمی ہے۔ قیمت صفحات

گلڈ اشاعت گھر اسٹریچن روڈ، کراچی ۳

نئے خزانے

نومبر ۱۹۶۲ء کے اردو اخبارات و رسائل میں شائع شدہ مضامین

کی

وضاحتی فہرست

مرتبہ

سید ابن حسن قیصر ———— زاہدہ خاتون

صحافت	لسانیات — اردو	اردو ادب - خطابت اور طنز و مزاح
فلسفہ	لسانیات - ہندی پورنیہ اور عربی	اقبالیات
مذہب	سائنس	بابائے اردو
اسلام- بنیادی عقاید- ادارے تعلیم اور تاریخ	طب اور حفظان صحت	ادب - ہندی- بنگالی- مراٹھی- فارسی اور عربی
قران اور حدیث	زراعت اور دیگر صنعتیں	متفرقات
فلسفہ - علم الکلام اور عملی عبادات	تعمیرات	تہذیب فلسفہ تاریخ - سفرنامے اور جغرافیہ
اخلاقِ اسلامی	مصوری اور موسیقی	تاریخ ممالک یورپ
دور خیر القرون صحابہ و تابعین	تفریحات - اداکاری - فلم اور ٹیلی ویژن	تاریخ - عرب ممالک
سماجیات	کھیل اور سیر و سیاحت	تاریخ - ہندوستان
سیاسیات	اردو ادب - ادبی رسائل اور ادارے	تاریخ - کشمیر و تنازعہ کشمیر
معاشیات	اردو ادب - تاریخ و تنقید	تاریخ - افریقی ممالک
نظم و نسق اور سماجی بہبود	اردو ادب - شعر و شاعری	سوانح
تعلیمات	اردو ادب - ناول اور نثر نگاری	جدید مطبوعات

اس اشاریہ کی تیاری میں حسب ذیل اخبارات ورسائل سے مدد لی گئی ہے

اردو نامہ کراچی (اکتوبر تا دسمبر)	نئی قدریں حیدرآباد پاک (نومبر، دسمبر ۶۲ء)	ادیب علی گڑھ
افکار کراچی	مجلہ اکیڈمی علوم اسلامیہ کوئٹہ (ستمبر تا نومبر ۶۲ء)	ساز کلکتہ
الشجاع کراچی	کردار نو عارف والہ	شاداب پشاور
بینات کراچی	برہان دہلی	اقدام لاہور
پیام حق کراچی	تحریک دہلی	چٹان لاہور
جام نو کراچی	جوار بھاٹا دہلی	شہاب لاہور
سات رنگ کراچی	رہنمائے تعلیم دہلی	قندیل لاہور
عصمت کراچی	کتاب نما دہلی	لاہور لاہور
فاران کراچی	مولوی دہلی	لیل و نہار لاہور
کتابی دنیا کراچی	البلاغ بمبئی	ملاپ حیدرآباد (دکن)
اردو ڈائجسٹ لاہور	شاعر بمبئی	صدق جدید لکھنؤ
اورینٹل کالج میگزین (اگست ۶۲ء اور نومبر ۶۲ء)	صبح امید بمبئی	ہماری زبان علی گڑھ
ترجمان القرآن لاہور	سب رس حیدرآباد (دکن)	**اخبارات**
ثقافت لاہور	صبا حیدرآباد (دکن)	انجام کراچی
ستارہ لاہور	فروغ اردو لکھنؤ	جنگ کراچی
نصرت لاہور	تجلی دیوبند	امروز لاہور
نیرنگ خیال لاہور	معارف اعظم گڑھ	نوائے وقت لاہور

صحافت

خورشید عبدالسلام	مولانا ظفر علی خاں کی صحافت کا آغاز	امروز لاہور ۲۵ نومبر ۶۲ء
کلیم اختر	کشمیر میں صحافت کا تاریخی ارتقا	امروز لاہور ۱۸ نومبر ۶۲ء
حجازی، ایم۔ اے	اصلاحی اعداد و شمار (پاکستانی اخبارات و رسائل پر ایک طنز)	شباب لاہور۔ ۴ نومبر ۶۲ء
بدر منیر، محمد	پاکستان میں صحافت کا مستقبل	اقدام لاہور۔ ۴ نومبر ۶۲ء
کیانی، ایم۔ آر	اخبارات کا کردار	اقدام لاہور۔ ۱۸ نومبر ۶۲ء

فلسفہ

عزیز الرحمٰن	ستارے اور رجحان	جنگ کراچی۔ ۲۶ نومبر ۶۲ء
عزیز الرحمٰن	انسان کا ماضی، حال اور مستقبل	اقدام لاہور۔ ۲۵ نومبر ۶۲ء
ملائن، لوئیسہ (مسز)	عورتوں کی چھٹی حس۔ جس کے ذریعے وہ آنے والے واقعات اور حادثات سے آگاہ ہو جاتی ہیں	اردو ڈائجسٹ لاہور۔ نومبر ۶۲ء
عمران الحق	اوہام پرستی	چٹان لاہور۔ ۱۲ نومبر ۶۲ء نیرنگ خیال لاہور نومبر ۶۲ء
مائل نقوی	خواب اور تعبیر خواب	امروز لاہور۔ ۴ نومبر ۶۲ء
شہزاد، شہزاد احمد	بگڑے والدین (بگڑے بچوں کا مسئلہ دراصل بگڑے والدین کا مسئلہ ہے)	لیل و نہار لاہور۔ ۴ نومبر ۶۲ء
محمود علی خاں جامعی	ایک نفسیاتی سکتہ۔ (ایک واقعہ جس کا میری زندگی پر زبردست اثر پڑا)	افکار کراچی۔ نومبر ۶۲ء
اقبال ڈار (مس)	بچے کی مشکلات اور ان کا حل	لیل و نہار لاہور۔ ۴ نومبر ۶۲ء
عبدالقادر	غلط افتادہ بچے	لیل و نہار لاہور۔ ۴ نومبر ۶۲ء
گلزار احمد	والدین سکول اور معاشرہ (بچے کی جسمانی اور ذہنی نشوونما میں سب شریک ہیں)	لیل و نہار لاہور۔ ۴ نومبر ۶۲ء
محمد اجمل	بچے کی علامتی اہمیت	لیل و نہار لاہور۔ ۴ نومبر ۶۲ء
سعید شیخ	عنوان شباب کے جھمیلے	لیل و نہار لاہور۔ ۴ نومبر ۶۲ء
مظفر احمد قریشی	بگڑے بچے	لیل و نہار لاہور۔ ۴ نومبر ۶۲ء
رضا، محمد عارف	چند نفسیاتی مسائل اور ان کا حل	قندیل لاہور۔ ۱۸ نومبر ۶۲ء
گلزار احمد	طبعی استعدادیں اور ان کی آزمائش	لیل و نہار لاہور۔ ۴ نومبر ۶۲ء
	تعلیم یافتہ جانور	اردو ڈائجسٹ لاہور نومبر ۶۲ء

ابوسلمانی الہندی — مدارج انسانیہ

چٹان لاہور ۔ ۲۹ نومبر ۷۶ء

شوکت جاوید — احساسِ زیاں

قندیل لاہور ۔ ۱۱ نومبر ۷۶ء

رفیع اللہ عنائتی — باتیں کرنے کا فن

لاہور ۔ ۵ نومبر ۷۶ء

امیر عالم — خودی بمعنی خود شناسی

لاہور ۔ ۲۶ نومبر ۷۶ء

تبسم، صوفی — ابونصر فارابی

لیل و نہار لاہور ۔ ۱۱ نومبر ۷۶ء

صغیر حسن معصومی — ابن حزم کی ایک نادر تصنیف الرسالۃ البا

ھرۃ فی الرد علی اہل الاقوال الفاسدۃ

مجلہ اکیڈمی علوم اسلامیہ ۔ کوئٹہ

ستمبر تا نومبر ۷۶ء

ناصر، نصیر احمد — ابن رشد

امروز لاہور ۱۸ / ۱۱ نومبر ۷۶ء

ناصر، نصیر احمد — ابن طفیل کا فلسفہ

امروز لاہور ۴ نومبر ۷۶ء

ناصر، نصیر احمد — ابن خلدون

امروز لاہور ۲۵ نومبر ۷۶ء

تبسم، صوفی — الجاحظ

لیل و نہار لاہور ۔ ۲۵ نومبر ۷۶ء

مذہب

سلیم چشتی، محمد بعث — عہد حاضر میں مذہب سے تنفر اور لادینیت

کے فروغ کے اسباب

مجلہ اکیڈمی علوم اسلامیہ کوئٹہ

ستمبر تا نومبر ۷۶ء

آسمتھ، ولفرڈ کینٹ ویل — مذہب کا تقابلی مطالعہ ۔ کیوں اور کس طرح

(۲) مترجمہ مبارز الدین رفعت

برہان دہلی ۔ نومبر ۷۶ء

اسلام ۔ بنیادی عقائد ۔ ادارے ۔ تعلیم اور تاریخ

محمود احمد — اسلام کے بنیادی عقائد جدید فکر کی روشنی میں

مجلہ اکیڈمی علوم اسلامیہ کوئٹہ

ستمبر تا نومبر ۷۶ء

عبداللہ العربی، محمد — اسلام کی سیاسی تعلیمات مترجمہ محمد منور

نصرت لاہور ۔ نومبر ۷۶ء

—— اسلام کی تاریخ میں حکمرانی کے تصور کا تدریجی زوال

رسول اللہ کی حکومت سے شروع ہو کر خلافت اور

بادشاہت میں تبدیلی

انجام کراچی ۔ ۹ نومبر ۷۶ء

نجابت صدیقی، محمد — اسلامی ریاست کی معاشی ذمہ داریاں (۲)

ترجمان القرآن لاہور ۔ نومبر ۷۶ء

زین العابدین — دودو میاں (فرائض تحریک کے ایک ہیرو)

لیل و نہار لاہور ۔ ۱۸ نومبر ۷۶ء

الطاف حسن قریشی — مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی (انٹرویو)

اردو ڈائجسٹ لاہور ۔ نومبر ۷۶ء

امیر جماعت اسلامی مولانا سید ابوالاعلیٰ

مودودی

جنگ کراچی ۔ ۱۹ نومبر ۷۶ء

بدر منیر، محمد — اسلامی ملکوں میں اتحاد کی تحریک

اقدام لاہور - ۴ نومبر ۶۲ء

صابر، محمد سلیمان — واشنگٹن کا اسلامی مرکز
تحریک دہلی - نومبر ۶۲ء

—— — اسلامی نظریہ تعلیم - دنیا کے تعلیمی مسائل کا حل -
انجام کراچی ۱۳ نومبر ۶۲ء

محمد یوسف — دینی و دنیوی تعلیم [illegible]
کردار نو عارف والہ اکتوبر نومبر ۶۲ء

عبداللہ — تعلیم میں عقیدتِ رسول کا عنصر
قندیل لاہور - ۲۵ نومبر ۶۲ء

حامد مجید — جامعہ سلفیہ لائلپور - قرآن، حدیث اور اسلامی علوم کی ایک عظیم درس گاہ
اقدام لاہور - ۴ نومبر ۶۲ء

حامد حسن - بلگرامی — اکیڈمی علوم اسلامیہ (کوئٹہ) کے اولین سیشن کی مختصر روداد
مجلہ اکیڈمی علوم اسلامیہ کوئٹہ
ستمبر تا نومبر ۶۲ء

وحید قیصر ندوی — چاٹگام کا ایک نامور دینی ادارہ
جنگ کراچی - ۵ نومبر ۶۲ء

آزاد، ابوالکلام — مسلمانوں کا زوال و انحطاط اور علماء
ترتیب از شعیب عمری (بنگلور)
چٹان لاہور - ۱۲ اور ۱۹ نومبر ۶۲ء

—— — چین کے مسلمان
انجام کراچی - ۲۰ نومبر ۶۲ء

قرآن اور حدیث

امام اکبرآبادی — قرآن میں سائنسی اشارات
عصمت کراچی - نومبر ۶۲ء

بھٹی، ایم - ڈی — رموز ام القرآن
کردار نو عارف والہ اکتوبر نومبر ۶۲ء

رہبر فاروقی معین الدین — قرآن پاک اور آسمانی پروازیں
کتاب نما دہلی - نومبر ۶۲ء

محمد شفیع — معارف القرآن
شہاب لاہور - ۴، ۱۱، ۱۸ اور ۲۵ نومبر ۶۲ء

اسد اللہ شاہ کشمیری — نزول قرآن و ترتیب قرآن
مجلہ اکیڈمی علوم اسلامیہ کوئٹہ ستمبر تا نومبر ۶۲ء

—— — قرآن شریف کا پہلا فارسی ترجمہ
نوائے وقت لاہور ۱۷ نومبر ۶۲ء

ابوالاعلیٰ مودودی — تفہیم القرآن سورۂ فاطر
ترجمان القرآن لاہور - نومبر ۶۲ء

احمد شجاع — مردِ مومن کا قرآنی تصور
انجام کراچی ۱۳ نومبر ۶۲ء

ابوالاعلیٰ مودودی — معارف الحدیث
شہاب لاہور - ۴ نومبر ۶۲ء

غلام دستگیر — قرآن کی معنوی تحریف اور انکار حدیث
صدق جدید لکھنؤ - ۹ نومبر ۶۲ء

محمد شعیب — حدیث و سنت میں فرق
مجلہ اکیڈمی علوم اسلامیہ کوئٹہ
ستمبر تا نومبر ۶۲ء

عامر عثمانی — تفہیم الحدیث (باہمی محبت و اخوۃ)
تجلی دیوبند - نومبر ۶۲ء

فقہ ۔ علم الکلام اور عملی عبادات

ابن عبداللہ — تقلید و اتباع ترجمہ از ملیح آبادی
چٹان لاہور ۔ ۱۹ نومبر ۷۲ء

حازم الازہری/عبدالصمد — کیا تجدید فقہ کی ضرورت ہے؟
ثقافت لاہور ۔ نومبر ۷۲ء

عبدالوہاب دہلوی — اسرار حج ۔ حج اور اس کے شعائر و مناسک کی حکمتیں
البلاغ بمبئی ۔ نومبر ۷۲ء

محسنہ محفوظ علی — میراج
انجام کراچی ۲۰ نومبر ۷۲ء

نعیم صدیقی — نظام جبریت اور فقہ حنفی
سیارہ لاہور ۔ نومبر ۷۲ء

عرشی امرتسری — اسلام میں عقل کا مقام
کردار نو عارف والہ اکتوبر/نومبر ۷۲ء

جلال الدین عمری — خدا کی ذات
مولوی دہلی ۔ نومبر ۷۲ء

محمد عثمان — اسلام میں رسالت کا مفہوم
مجلہ اکیڈیمی علوم اسلامیہ کوئٹہ
ستمبر تا نومبر ۷۲ء

کاظم علی — انبیاء و صلحا
انجام کراچی ۱۳ نومبر ۷۲ء

اظہر ظہور احمد — انبیاء کرام کی قائدانہ خصوصیات
امروز لاہور ۵/۶ نومبر ۷۲ء

محمد رفیق اشرفی — دیوبندی اور بریلوی اختلافات کی حقیقت
شباب لاہور ۔ ۲۵ نومبر ۷۲ء

— دعا اور اس کا طریقہ
انجام کراچی ۔ ۶ نومبر ۷۲ء

عبدالرشید — ضبط نفس
ثقافت لاہور ۔ نومبر ۷۲ء

اخلاق اسلامی

ابوالاعلیٰ مودودی — اسلام کا اخلاقی نظام
جنگ کراچی ۹ نومبر ۷۲ء

احمد عروج قادری — انسان کا اخلاقی وجود
مولوی دہلی نومبر ۷۲ء

شمس الحق افغانی — انسانی ترقی مقصد تخلیق کے نقطہ نظر سے
مجلہ اکیڈیمی علوم اسلامی کوئٹہ
ستمبر تا نومبر ۷۲ء

حامد علی — فکری ہم آہنگی اور ذہنی اتحاد
مولوی دہلی ۔ نومبر ۷۲ء

عبداللہ — اسلام میں فرد اور جماعت کا تصور
مجلہ اکیڈیمی علوم اسلامیہ کوئٹہ
ستمبر تا نومبر ۷۲ء

عبدالرشید نعمانی احمد — اللہ کی رحمت کے سائے میں (ایمان اور عمل صالح کی قدر و منزلت)
بینات کراچی ۔ نومبر ۷۲ء

عزیز الرحمٰن — کلچر کا مفہوم
فاران کراچی ۔ نومبر ۷۲ء

قیوم الٰہی عرفانی — دنیا آخرت کی کھیتی ہے ۔
مجلہ اکیڈیمی علوم اسلامیہ کوئٹہ
ستمبر تا نومبر ۷۲ء

انوار الحسن — خودکشی اور مرن برت، اسلام کی نظر میں
امروز لاہور ۲ نومبر ۶۲ء

رزقی، توقیر مرزا — کتاب نکاح کے چند اوراق
عصمت کراچی ۔ نومبر ۶۲ء

محی الدین احمد قصوری — عائلی قوانین پر ایک نظر
امروز لاہور ۱۹ نومبر ۶۲ء

امیر عالم — خودشناسی اور اسلامی پردہ
لاہور ۔ ۵ نومبر ۶۲ء

دورِ خیر القرون ۔ صحابہ و تابعین

فریدہ حمید — پیغمبر اسلام کی امتیازی حیثیت
شہاب لاہور ۔ ۱۱ نومبر ۶۲ء

احمد نواز — رسولؐ اکرم کی معاشرتی زندگی
قندیل لاہور ۴، ۱۱ نومبر ۶۲ء

مطلوب حسین — عہد صدیق اکبر کی خصوصیات
امروز لاہور ۲۳ نومبر ۶۲ء

حضرت علی کی آخری وصیت
چٹان لاہور ۵ نومبر ۶۲ء

صالح محمد صدیق — حضرت ابوذر غفاریؓ
نوائے وقت لاہور ۲۳، ۳۰ نومبر ۶۲ء

مشیر مخدومی — مجاہدین اسلام ۔ خالد بن ولید اور ان کے رفقائے خاص اسلام سے پہلے
لاہور ۔ ۲۶ نومبر ۶۲ء

کامل محمد وارث (مرحوم) — سعد بن معاذ
چٹان لاہور ۱۲، ۲۶ نومبر ۶۲ء

صالح محمد صدیق — ابوجہل کا بیٹا ۔ عکرمہ

نوائے وقت لاہور ۲، ۹، ۱۶ نومبر ۶۲ء

کامل محمد وارث (مرحوم) — اسید بن حضیر
چٹان لاہور ۔ ۵ نومبر ۶۲ء

کامل محمد وارث (مرحوم) — سعد بن ربیع
چٹان لاہور ۔ ۲۶ نومبر ۶۲ء

سماجیات

مدبر قریشی — ہمارا معاشرہ
اقدام لاہور ۔ ۲۵ نومبر ۶۲ء

نعیم، روح اللہ — آج کل کے خوجی
قندیل لاہور ۔ ۴ نومبر ۶۲ء

اقبال کامل — قیادت
قندیل لاہور ۔ ۸ نومبر ۶۲ء

عبداللہ، محمد — کلچر کے قصے
اردو ڈائجسٹ لاہور ۔ نومبر ۶۲ء

سیدہ جعفر — سرسید کے سماجی تصورات
اردو نامہ کراچی ۔ اکتوبر تا دسمبر ۶۲ء

قاصر، فضل الرحمٰن — زناکاری اور اس کے محرکات
پیام حق کراچی ۔ نومبر ۶۲ء

منور سلطانہ — چھوٹے چھوٹے اختلافات ازدواجی زندگی کا خون کردیتے ہیں۔
امروز لاہور ۔ ۲۹ نومبر ۶۲ء

اکرم طاہر — بچے کا ماحول اور والدین
لیل و نہار لاہور ۔ ۴ نومبر ۶۲ء

حمیدالدین — ماں باپ کی محبت
لیل و نہار لاہور ۔ ۴ نومبر ۶۲ء

مینا سعد — باپ کو بھی بچوں کی نگاہ میں اہمیت حاصل کرنے کا موقعہ دیجئے
امروز لاہور - ۱۵ نومبر ۶۲ء

ناصر صدیقی/فضل الرحمٰن — بچوں سے مناسب برتاؤ کیجئے
اردو ڈائجسٹ لاہور نومبر ۶۲ء

— گیشا، موگی اور شوگی - جاپانی معاشرہ کو سامان تفریح بہم پہنچانے والے تین اہم طبقے
انجام کراچی یکم نومبر ۶۲ء

سیاسیات

عبدالحمید غازی — ایک مسئلہ ایک الجھن - کیا انتخاب کے ذریعہ برسراقتدار آنے والی سیاسی جماعت قانونی طور پر جائز ہے
لاہور - ۱۹ نومبر ۶۲ء

نظام الملک طوسی — وزارت کی قباحتیں (طوسی کا اپنے بیٹے کے نام ایک خط بعنوان دستور الوزرا کا ترجمہ)
لاہور - ۱۲، ۱۹ نومبر ۶۲ء

فیض محمد — ہمارے بنیادی مسائل
جنگ کراچی ۲۷ نومبر ۶۲ء

معین الرحمٰن — مبادیات انقلاب
نصرت لاہور - نومبر ۶۲ء

ظہیر بابر — خارجہ پالیسی، اس کے مقاصد اور اس کا کردار
امروز لاہور ۱۹، ۲۰، ۲۱ اور ۲۲ نومبر ۶۲ء

ابرار صدیقی — جرمنی اور پاکستان کے تعلقات
جنگ کراچی - ۱۹ نومبر ۶۲ء

ہو اکوانگ — چینی عوامی جمہوریہ کی پرامن خارجہ پالیسی مترجمہ سنیلد شرما
جوار بھاٹا دہلی - نومبر ۶۲ء

چندرشیکھر ایس — ہندوستان، چین اور ایشیا
تحریک دہلی - نومبر ۶۲ء

عبدالحمید غازی — چین بنام بھارت (بھارت اور چین کے تنازعے کا پس منظر)
لاہور - ۵ نومبر ۶۲ء

محمد اسلام — بھارت اور چین کے درمیان سرحدی تنازعہ
جنگ کراچی ۲، ۴ نومبر ۶۲ء

نجم الدین احمد — ایران و افغانستان کے اختلاف
شباب لاہور - ۴ نومبر ۶۲ء

معاشیات

سعد اللہ خاں بلوچ — تاندبند
نوائے وقت لاہور ۲۵ نومبر ۶۲ء

عطاء اللہ — پاکستان کی معاشی بحالی میں امداد باہمی کا حصہ
نوائے وقت لاہور ۳ نومبر ۶۲ء

ظفر منصور — خوب سے خوب تر (پاکستان کی صنعتی ترقی)
ماہ نو کراچی نومبر ۶۲ء

نظم ونسق اور سماجی بہبود

امیر بیگ مرزا — سابق پولیس افسر کے تجربات ومشاہدات
امروز لاہور ۴ و ۱۱ نومبر ۶۲ء

مسعود احمد — فوج اور عوام
انجام کراچی ۲۶ نومبر ۶۲ء

— ایٹمی ہتھیاروں اور جنگ کے خلاف برٹرانڈرسل کی تحریک سول نافرمانی
انجام کراچی ۹ نومبر ۶۲ء

پمیلیا نوف — نیت برمراد مترجمہ سیندر شرما (ایٹمی ہتھیار)
جوار بھاٹا دہلی — نومبر ۶۲ء

— گلاب دیوی ہسپتال
نوائے وقت لاہور ۲۵ نومبر ۶۲ء

جہاں گرد — فلاح وبہبود کا مرکز (چائلڈ گائڈنس کلینک لاہور) لیل ونہار ۱۸ نومبر ۶۲ء

اقبال نثار (مس) — بچوں کی رہنمائی کا کلینک
لیل ونہار لاہور — ۴ نومبر ۶۲ء

پورابراہیم — شرپسندی
قندیل لاہور — ۴ نومبر ۶۲ء

— لندن کے بانکے
انجام کراچی ۱۱ نومبر ۶۲ء

تعلیمات

چٹرجی، جی سی — جدید تعلیم کی اہمیت
فروغ اردو لکھنؤ — نومبر ۶۲ء

این جی، تھیوڈرس — چین میں تعلیم اور سیاسی وعظ مترجمہ عبدالحق گوہر
اقدام لاہور ۱۱، ۱۸ نومبر ۶۲ء

— کوئٹہ کے علاقے میں تعلیمی ترقی
جنگ کراچی — ۲۲ نومبر ۶۲ء

عشرت النساء — بگڑے استاد
لیل ونہار لاہور — ۴ نومبر ۶۲ء

ابراہیم شمیم — بچوں کی رہنمائی میں استاد کا حصہ
لیل ونہار لاہور — ۴ نومبر ۶۲ء

جمیل زبیری — امتحان میں ناکامی — آخر کیوں؟ نظامِ تعلیم میں چند بنیادی خامیوں کا تجزیہ
امروز لاہور ۱۳ نومبر ۶۲ء

غالب احمد — ہمارے طالب علموں کے جذباتی مسائل
لیل ونہار لاہور — ۴ نومبر ۶۲ء

منورجہاں رشید — کھیل اور بچے کی تعلیم
لیل ونہار لاہور — ۴ نومبر ۶۲ء

یونس ادیب — یہ تارے یہ موتی (ایسے بچے جن کو تعلیم حاصل کرنے کی استطاعت نہیں ہے)
لیل ونہار لاہور — ۴ نومبر ۶۲ء

عزیز محمد حسین (مس) — بچے کے تلخ تجربات — مدرسے میں
لیل ونہار لاہور — ۴ نومبر ۶۲ء

— جغرافیہ — نظامِ تعلیم میں اس کی اہمیت
انجام کراچی ۲۲ نومبر ۶۲ء

نجمہ رشیدی — عورتوں کی تعلیم کا مقصد
امروز لاہور یکم نومبر ۶۲ء

خورشید، عبدالسلام — اعلیٰ تعلیم کے تقاضے
امروز لاہور ۲۰ نومبر ۶۲ء

؟ محمد ابوظفر — صنعتی تعلیم
جنگ کراچی — ۱۹ نومبر ۶۲ء

لسانیات ——— اردو

محمد شفیع دہلوی — اردو — محبوبہ دلربا
ستیارہ لاہور — نومبر ۶۲ء

آمنہ خاتون — نمونہ لغات اردو (ضمیمہ اردو نامہ شمارہ پنجم پر تبصرہ)
اردو نامہ کراچی - اکتوبر تا دسمبر ۶۲ء

شمیم احمد — اردو اور اس کا رسم الخط
ستارہ لاہور - نومبر ۶۲ء

غلام رسول — اُردو کا اسلامی رسم خط
ماہ نو کراچی نومبر ۶۲ء

انوار الحق — مغربی پاکستان کا مشترک رسم الخط
اردو نامہ کراچی - اکتوبر تا دسمبر ۶۲ء

سہیل بخاری — لپی اور تلفظ
اردو نامہ کراچی - اکتوبر تا دسمبر ۶۲ء

حسن پیرز ایم-اے — تلفظ اور املا کی اصلاح
ہماری زبان علی گڈھ - ۲۲ نومبر ۶۲ء

میر ام - ی — بحرین عروس الخلیج
قندیل لاہور - ۱۱ نومبر ۶۲ء

اسلم فرخی — اردو کی پہلی کتاب (مرتبہ آزاد)
اردو نامہ کراچی - اکتوبر تا دسمبر ۶۲ء

لسانیات — ہندی - پورنیہ اور عربی

موہن لعل بیلساگر — بھارت میں ہندی کی گتی
لاہور - ۱۲ نومبر ۶۲ء

محمد سلیمان — پورنیہ کی زبان سے متعلق گریرسن کا غلط اور گمراہ کن بیان
ہماری زبان علی گڑھ - ۲۲ نومبر ۶۲ء

شاہین — عربی زبان اور پاکستان
جنگ کراچی ۵ نومبر ۶۲ء

رفیع اللہ — عربی رسم الخط کی اصلاح کا مسئلہ
ثقافت لاہور - نومبر ۶۲ء

کامل القادری — مجلت کی بحث (صحیح تلفظ کیا ہے)
امروز لاہور ۱۱ نومبر ۶۲ء

شاہ کامل القادری — براہوئی زبان و ادب
اورینٹل کالج میگزین لاہور نومبر ۶۲ء

سائنس

علی ناصر زیدی — سائنس کے کمالات
اردو ڈائجسٹ لاہور - نومبر ۶۲ء

نسیم احمد — سائنس کا اثر معاشرت پر
جنگ کراچی - ۲۷ نومبر ۶۲ء

ابن عبدالبر — علم کی برکتیں اور علما کی فضیلتیں ترجمہ ملیح آبادی
چٹان لاہور ۱۹ نومبر ۶۲ء

شمیم — عباسیوں کے علمی کارنامے
انجام کراچی - ۲۵ نومبر ۶۲ء

شبیر احمد خاں غوری — مسلمانوں کی ہندسی خدمات — مامون الرشید اور اس کے جانشینوں کا عہد
ثقافت لاہور - نومبر ۶۲ء

وشوناتھ مہندرو — نظام شمسی
رہنمائے تعلیم دہلی نومبر ۶۲ء

انعام العزیز — حسین ترین ستارہ زحل
اردو ڈائجسٹ لاہور نومبر ۶۲ء

عبدالرشید — شمسی کرو موسفیر یا کرہ لون (آفتاب کے گرد گیس کا سرخ ہالہ)
اقدام لاہور ۲۵ نومبر ۶۲ء

نسیم عالم خاں — رنگوں کی رنگین کہانی
امروز لاہور ۷ نومبر ۷۲ء

سعود بٹ ایم ایچ — سمندروں کی چھان بین
نیرنگ خیال لاہور۔ نومبر ۷۲ء

— — ٹیکسلا
جنگ کراچی ۔ ۲ نومبر ۷۲ء

شوز ہیرلڈ — برازیل کے دلچسپ باشندے
اردو ڈائجسٹ لاہور ۔ نومبر ۷۲ء

عبدالمجید — بے زبان جانور
نوائے وقت لاہور ۱۹ نومبر ۷۲ء

— — بقیوں کا شہر۔ انگریزوں کی ایجاد
انجام کراچی ۴ نومبر ۷۲ء

عزیز احمد (مترجم) — ننھی منی مخلوق (کیڑے مکوڑے)
اردو ڈائجسٹ لاہور۔ نومبر ۷۲ء

— — خون آشام چمگادڑ
اردو ڈائجسٹ لاہور ۔ نومبر ۷۲ء

طب اور حفظانِ صحت

— — مغربی اور مشرقی ممالک میں
انجام کراچی ۔ ۳۰ نومبر ۷۲ء

— — وٹامن ۔ تندرستی کے لئے اس کی اہمیت
انجام کراچی ۱۱ نومبر ۷۲ء

بیگم صفیہ جمیل — پیدائش کے بعد۔ اسکول سے پہلے
لیل و نہار لاہور ۔ ۴ نومبر ۷۲ء

بیچو، منور سلطانہ — والدین کی معمولی بداحتیاطی بچوں کے لئے خطرناک ہو سکتی ہے۔
امروز لاہور ۔ یکم نومبر ۷۲ء

نسیم شوکت — بچے کے فطری تقاضے
لیل و نہار لاہور ۔ ۴ نومبر ۷۲ء

عبدالرؤف — طبیب اور معالج کے اوصاف
شاداب۔ پشاور۔ یکم نومبر ۷۲ء

حمید احمد — گشتی شفاخانوں کے طبیب
جنگ کراچی ۔ ۲۲ نومبر ۷۲ء

اقبال حسین — پاکیزہ جذبات عمدہ محبت کی نشوونما کرتے ہیں۔
اردو ڈائجسٹ لاہور۔ نومبر ۷۲ء

خلیل الرحمن صدیقی — غذا اور صحت
مجلہ اکیڈیمی علوم اسلامیہ کوئٹہ
ستمبر تا نومبر ۷۲ء

عبدالرشید — انسان بوڑھا کیونکر ہوتا ہے
اقدام لاہور ۔ ۴ اور ۱۱ نومبر ۷۲ء

رشیدہ پٹیل — دودھ اور اس کی غذائی اہمیت
انجام کراچی ۱۹ نومبر ۷۲ء

— — دردِ سر اور اس کے اسباب
انجام کراچی ۹ نومبر ۷۲ء

جمال الدین — ولادت سے پہلے (حاملہ عورت کے لئے احتیاطی تدابیر)
لیل و نہار لاہور ۔ ۴ نومبر ۷۲ء

واسطی — بچوں کے چند عام امراض
لیل و نہار لاہور ۔ ۴ نومبر ۷۲ء

زراعت اور دیگر صنعتیں

امام احمد — زراعت میں طریق جدید
جنگ کراچی ۔ ۲۲ نومبر ۱۹۶۲ء

جہاں گرد — زراعتی یونیورسٹی
لیل و نہار لاہور ۔ ۱۱ نومبر ۱۹۶۲ء

— یوکلپٹس ۔ نقل مکان کرنے والا درخت
انجام کراچی ۴ نومبر ۱۹۶۲ء

شانتی رنجن بھٹاچاریہ — پریس کی ابتدا (ہندوستان میں)
برہان دہلی ۔ نومبر ۱۹۶۲ء

نوزنگشن ڈے، ایل بی — کم قیمت نصابی کتب
جنگ کراچی ۔ ۱۷ نومبر ۱۹۶۲ء

عبدالرحمٰن خاں — رنگ سازی کی صنعت
امروز لاہور ۷ نومبر ۱۹۶۲ء

محمد جمیل — پینٹ کی صنعت کے مسائل
امروز لاہور ۷ نومبر ۱۹۶۲ء

تعمیرات

— کراچی کی توسیع و ترقی
جنگ کراچی ۔ ۱۵ نومبر ۱۹۶۲ء

— بنی امیہ کے دور کی ایک مسجد (جامع دمشق)
نوائے وقت لاہور ۱۹ نومبر ۱۹۶۲ء

— ترکی کے اسلامی آثار
انجام کراچی ۲۷ نومبر ۱۹۶۲ء

مجیب، محبوب اللہ — مغلوں کا فن تعمیر (مسلسل)
اقدام لاہور ۔ ۴ اور ۱۱ نومبر ۱۹۶۲ء

مقبول احمد دہلوی — مقبرۂ بابر (۲)
امروز لاہور ۴ نومبر ۱۹۶۲ء

مقبول احمد دہلوی — مقبرۂ اکبر
امروز لاہور ۱۸ نومبر ۱۹۶۲ء

حسن جرار — لال قلعہ دہلی اور اس کی عمارات (۲)
کردار نو عارف والہ اکتوبر نومبر ۱۹۶۲ء

غلام ربانی — قطب شاہی طرز تعمیر
صبا حیدرآباد (دکن) اکتوبر نومبر ۱۹۶۲ء

جاوید، ظہیر الحسن — گوتم بدھ کا ایک نادر مجسمہ (لاہور میوزیم)
امروز لاہور ۔ ۲۵ نومبر ۱۹۶۲ء

مصوری اور موسیقی

نیوٹن، ایرک — تجریدی مصوری اردو ترجمہ از سلطان برنی
جنگ کراچی ۔ ۲۹ نومبر ۱۹۶۲ء

اسلم قریشی — خط و رنگ کے خواب (حنیف رامے نقاش ادیب)
ماہ نو کراچی نومبر ۱۹۶۲ء

— پاکستان میں موسیقی کی روایت
جنگ کراچی ۔ یکم نومبر ۱۹۶۲ء

خادم محی الدین — میگھ راگ
نیرنگ خیال لاہور ۔ نومبر ۱۹۶۲ء

رب نواز اورک زئی — رنگ سنگ (چند پٹھان لوک گیت)
ماہ نو کراچی نومبر ۱۹۶۲ء

— مشرق وسطیٰ کی حیرت انگیز رقاصہ اور مغنیہ ام کلثوم
انجام کراچی ۲۹ نومبر ۱۹۶۲ء

تفریحات ۔ اداکاری ۔ فلم اور ٹیلی ویژن

ابن کامل — فالتو وقت بھی قیمتی ہے

امروز لاہور ۲۵ نومبر ۶۲ء

شیر بابا — سیر و تفریح اور ہمارے مشاغل
کردار نو عارف والہ۔ اکتوبر، نومبر ۶۲ء

— فنون اداکاری کا مدرسہ (نیویارک کا ایک بے مثال سرکاری اسکول)
لیل و نہار لاہور ۔ ۱۸ نومبر ۶۲ء

— سینے ساما (لندن کا ایک نئی قسم کا تھیٹر)
اردو ڈائجسٹ لاہور نومبر ۶۲ء

شین، عین — کراچی میں اسٹیج ڈرامہ
جنگ کراچی ۔ ۱۴ نومبر ۶۲ء

عزیز قیسی — فلم کی کہانی
جنگ کراچی ۱۱ نومبر ۶۲ء

حمید احمد — فلم میں نغمات کیوں
جنگ کراچی ۲۵ نومبر ۶۲ء

طاہرہ خانم — ہم اور ہماری فلمیں
جنگ کراچی ۔ ۲۵ نومبر ۶۲ء

— عرب ملکوں میں پاکستانی فلموں کی نمائش
جنگ کراچی ۱۱ نومبر ۶۲ء

سلیم خاں گمی — ٹیلی ویژن۔ صنعت فلم سازی کے لئے حقیقی خطرہ
امروز لاہور ۵ نومبر ۶۲ء

کھیل اور سیر و سیاحت

شجاع الحسن خاں — پاکستان میں باسکٹ بال
جنگ کراچی ۔ ۲۵ نومبر ۶۲ء

منظر جبلپوری — پاکستانی فٹ بال کا معیار
جنگ کراچی ۱۱ نومبر ۶۲ء

حمید احمد — اسکواش کا مستقبل
جنگ کراچی ۔ ۱۱ نومبر ۶۲ء

ٹیلر براؤن — ہاکی کا کھیل کیوں شروع ہوا
انجام کراچی ۴ نومبر ۶۲ء

منظر جبلپوری — کھیل کے میدان میں۔ ہندوستان میں ہاکی کا زوال
جنگ کراچی ۳ نومبر ۶۲ء

منظر جبلپوری — کینیا میں ہاکی
جنگ کراچی ۔ ۲۵ نومبر ۶۲ء

صادق کاشمیری — کوہ پیمائی
لیل و نہار لاہور ۔ ۱۸ نومبر ۶۲ء

عاشق حسین بٹالوی — سیر و سیاحت کا ادارہ
لیل و نہار لاہور ۔ ۱۱ نومبر ۶۲ء

اردو ادب ۔ ادبی رسائل اور ادارے

— رسالوں پر طائرانہ نظر (اردو رسائل)
کتابی دنیا کراچی ۔ نومبر ۶۲ء

رُحمانی — شاعروں کی محفل جو حضرت نشتر مقندی کی یاد میں منعقد ہوئی
انجام کراچی ۳ نومبر ۶۲ء

سرتری ابو محمد سید علی — حیدر آباد کے چند قدیم اردو ادارے
سب رس حیدر آباد دکن ۔ نومبر ۶۲ء

اردو ادب ۔ تاریخ و تنقید

احتشام حسین — اردو ادب پر ٹیگور کا اثر
کتاب نما دہلی ۔ نومبر ۶۲ء

جیلانی کامران — موجودہ اردو ادب کی قومی شخصیت
لیل و نہار لاہور ــ ۱۸ نومبر ۶۲ء

سجاد باقر رضوی — اردو ادب کے موجودہ رجحانات (اختصار و اقتباس)
شاداب پشاور ــ یکم نومبر ۶۲ء

ــــ — کالا ادب
ستیارہ لاہور ــ نومبر ۶۲ء

حامد چھپروی — امداد امام اثر کی تنقید نگاری
ہماری زبان علی گڑھ ــ ۱۵ نومبر ۶۲ء

سجاد باقر رضوی — باب الانتقاد (فیض کے تنقیدی مضامین میزان پر تنقید و تبصرہ)
نگار پاکستان کراچی ــ نومبر ۶۲ء

ادارہ — ہندوستان سے اردو کے ادیبوں کی ہجرت (جوش اور نیاز)
جواب ہمالہ دہلی ــ نومبر ۶۲ء

اردو ادب — شعر اور شاعری

عروج عبدالرؤف — شاعری ــ سماجی ترکہ
اردو نامہ کراچی ــ اکتوبر تا دسمبر ۶۲ء

احتشام احمد ندوی — فن موازنہ (موازنہ اور رنگ شاعری) نویں قسط
ادیب علی گڑھ ــ اکتوبر نومبر ۶۲ء

پاکستان ٹیلی ویژن — غزل ــ خلائی اور فضائی دور میں
ماہ نو کراچی ــ نومبر ۶۲ء

احتشام احمد ندوی — اردو غزل کے مقطعوں میں شاعر کی شخصیت
نگار پاکستان کراچی ــ نومبر ۶۲ء

انعام صدیقی — صریر خامہ (اردو غزل میں نغمہ طراز اشعار)
قندیل لاہور ــ ۱۱ نومبر ۶۲ء

خالدہ یوسف — تذکرہ گلشن گفتار
سب رس حیدرآباد دکن نومبر ۶۲ء

تاراچند — امیر خسرو مترجمہ نظیر حسین
نگار پاکستان کراچی ــ نومبر ۶۲ء

رفعت مبارز الدین — شیخ سعدی ہندی کا مدفن
اردو نامہ کراچی ــ اکتوبر تا دسمبر ۶۲ء

سعیدہ ہاشم حسن — عبداللہ قطب شاہ کی زبان (گولکنڈہ کا ساتواں بادشاہ)
فروغ اردو لکھنؤ ــ نومبر ۶۲ء

ممتاز بنگلوری — نظیر کا شہر آشوب
امروز لاہور ۴ نومبر ۶۲ء

محمد یونس خالدی — دبستان تیموری کے آٹھ شہید شاعر
آج کل دہلی ــ نومبر ۶۲ء

نثار احمد فاروقی — عہد ظفر کے شعرا
آج کل دہلی ــ نومبر ۶۲ء

احتشام احمد ندوی — مومن بحیثیت غزل گو
ادیب علی گڑھ ــ اکتوبر نومبر ۶۲ء

کریم الدین احمد — غالب کی حزنیہ شاعری
نئی قدریں حیدرآباد (پاک) نومبر دسمبر ۶۲ء

پرویز کاکوی — غالب بچوں کی بزم میں
اردو ڈائجسٹ لاہور ــ نومبر ۶۲ء

شہاب مالیر کوٹلوی — عہد ظفر میں دلّی اور لال قلعہ کے مشاعرے اور ان میں غالب کا حصہ

	شاعر بمبئی - نومبر ۶۲ء	
محمد عتیق صدیقی	قلعہ معلی سے غالب کے تعلقات سعد الاخبار اور سراج الاخبار کی روشنی میں فروغ اردو لکھنؤ - نومبر ۶۲ء	
شجاعت علی سندیلوی	ظفر کی شاعری میں وطنیت آج کل دہلی - نومبر ۶۲ء	
یونس حسنی	ظفر سے ایک غلط انتساب مشہور غزل "نہ کسی کی آنکھ کا نور ہوں، نہ کسی کے دل کا قرار ہوں" کے مصنف مضطر خیر آبادی ہیں ظفر نہیں ہماری زبان علی گڑھ - ۲۲ نومبر ۶۲ء	
نظر، انصار اللہ	شاہ نصیر لکھنؤ میں نگار پاکستان کراچی - نومبر ۶۲ء	
محمد زکریا	اکبر کی غزل نیرنگ خیال لاہور - نومبر ۶۲ء	
ویریندر پرشاد سکسینہ بدایونی	منشی حب لال رعد (شاگرد داغ) ہماری زبان علی گڑھ - یکم نومبر ۶۲ء	
شجاعت علی سندیلوی	نذیر احمد بحیثیت نظم نگار انجام کراچی ۵ نومبر ۶۲ء	
عرشی	شمس مینائی - ایک فراموش شدہ شاعر (وفات ۱۹۵۳ء) امروز لاہور ۱۸، ۲۵ نومبر ۶۲ء	
—	نوح فاروقی کی رحلت چٹان لاہور - ۱۹ نومبر ۶۲ء	
خیال، فیض الحسن	چندو لال شاداں ملاپ حیدر آباد دکن - ۲۸ نومبر ۶۲ء	

ابرار حسنی گنوری	شفیق کوٹی - تذکرہ تہذیب و ادب کی روشنی میں (تاجور نجیب آبادی، احسان دانش خواجہ دل محمد، شفیق کوٹی اور منیر چغتائی مذا کرہ) رہنمائے تعلیم دہلی - نومبر ۶۲ء
بیدار، عابد رضا	یہ چند ہم عصر (امجد علی اشہری کی کتاب ایشیائی شاعری سے اقتباسات) ہماری زبان علی گڑھ - ۱۵ نومبر ۶۲ء
حرمت الاکرام	ماتی اور ان کی غم پسندی ادیب علی گڑھ - اکتوبر نومبر ۶۲ء
مفتوں کوٹوی	آداب عاشقی میں حسرت اور ہادی کی مماثلت فروغ اردو لکھنؤ - نومبر ۶۲ء
اشرف ہاشمی لکھنوی	خیام الہند حضرت حیدر دہلوی انجام کراچی ۹ نومبر ۶۲ء
حیرت شملوی، عبد المجید	شاعر کی سرگزشت (سید ظہور احمد چشتی شاہجہانپوری کے حالات اور کلام پر تبصرہ) شاداب پشاور - یکم نومبر ۶۲ء
ارشد، ہارون الرشید	مولانا غریب (سہارنپوری) کی نعتیہ شاعری کردار نو عارف والہ - اکتوبر نومبر ۶۲ء
مفتوں کوٹوی	ہادی مچھلی شہری کا تصور عشق شاعر بمبئی - نومبر ۶۲ء
مفتوں کوٹوی	ہادی مچھلی شہری کے نظریات عاشقی جام نو کراچی - نومبر ۶۲ء
شکیل الرحمن	شہزادی کلثوم کی اردو شاعری نگار پاکستان کراچی - نومبر ۶۲ء

نسیم الحق عثمانی — قابل اجمیری
انجام کراچی ۲۶ نومبر ۶۲ء

اقبال حامد — قابل اجمیری اردو کا جواں مرگ شاعر
جنگ کراچی ۱۱ نومبر ۶۲ء

سجاد باقر رضوی — نئی شاعری کا تنازعہ
قندیل لاہور - ۱۱ نومبر ۶۲ء

محمد نصیر — جدید اردو شاعری کے غالب رُجحانات
نئی قدریں - حیدر آباد (پاک) نومبر دسمبر ۶۲ء

مسعود اشعر — جدید شاعری
نئی قدریں - حیدر آباد (پاک) نومبر دسمبر ۶۲ء

نہال، ابو خاتون — اختر شیرانی اور ان کی شاعری
صبح امید بمبئی - نومبر ۶۲ء

رفیق خاور — برگِ بہار (عبدالعزیز خالد کی شاعری پر تبصرہ)
ماہ نو کراچی نومبر ۶۲ء

اختر احسن — میری زمین غزلیں اور زمین بدھ مت (اختر احسن کی شاعری کا فلسفہ)
نصرت لاہور - نومبر ۶۲ء

جوش ملیح آبادی — ضربِ شاہد بعزق شاہد باز
نقش کراچی نومبر ۶۲ء

شاہد احمد دہلوی — جوش ملیح آبادی دیدہ و شنیدہ
نقش کراچی نومبر ۶۲ء

اردو ادب - ناول اور نثر نگاری

محمد احسن فاروقی — قصہ کی ترتیب اور ناول
عصمت کراچی - نومبر ۶۲ء

جاوید نہال — اردو ناول اور افسانے
ساز کلکتہ نومبر ۶۲ء

عقیل دانش — اردو کا پہلا ناول نگار
انجام کراچی ۳۰ نومبر ۶۲ء

یوسف سرمست — ابن الوقت اور مغربی تہذیب
سب رس حیدر آباد دکن نومبر ۶۲ء

— عصمت کا نیا ناول معصومہ
امروز لاہور ۱۱ نومبر ۶۲ء

— نثر و نظم کے مقابلے
انجام کراچی ۲۵ نومبر ۶۲ء

قطر لدھیانوی — رنگ اور رنگ آمیزی
امروز لاہور ۷ نومبر ۶۲ء

شفیق النساء بیگ — معراج العاشقین (تصنیف حضرت خواجہ بندہ نواز گیسو درازؒ)
ادیب علی گڑھ - اکتوبر نومبر ۶۲ء

شمس، محمد اسحاق — غالب کی اردو نثر
ادیب علی گڑھ - اکتوبر نومبر ۶۲ء

اردو ادب - خطابت اور طنز و مزاح

کیانی، ایم-آر — ابوا، و ابڈا اور جمعہ خاں
جنگ کراچی ۳ نومبر ۶۲ء

کیانی، ایم-آر — آخری تقریر - راج شاہی میں صحافیوں سے خطاب
جنگ کراچی - ۱۷ نومبر ۶۲ء

کیانی، ایم-آر — پشاوری کلچہ --- ایک تقریر
جنگ کراچی ۹ نومبر ۶۲ء

اعتصامی، محمد قیوم — نازک طبع لوگ، نازک اقدام مخلوق

نوائے وقت لاہور ۱۸ نومبر ۶۲ء

رضیہ فصیح احمد عنوان کیا ہو؟
افکار کراچی - نومبر ۶۲ء

تونسوی فکر تونسوی کی سالگرہ مترجم سید رضا کاظمی
افکار کراچی - نومبر ۶۲ء

یوسف ناظم مواعظ مولانا یوسف ناظم
صبا حیدرآباد (دکن) اکتوبر نومبر ۶۲ء

اقبالیات

اقبال، محمد اقبال جگر لخت لخت مرتبہ شورش کاشمیری (علامہ
اقبال کی تحریروں سے اقتباسات)
چٹان لاہور - ۱۹ نومبر ۶۲ء

اقبال، محمد اقبال جواہر پارے (علامہ اقبال کے خطوط سے چند
اقتباسات مرتبہ شورش کاشمیری)
چٹان لاہور - ۱۲ نومبر ۶۲ء

عبد المغنی اقبال اور مسئلہ زن
ادیب علی گڑھ - اکتوبر نومبر ۶۲ء

بابائے اردو

ابراہیم سیاہار جبار حسین محسن اردو
جام نو کراچی - نومبر ۶۲ء

اسرار احمد کریوی مولوی صاحب مرحوم (بابائے اردو)
انجام کراچی یکم نومبر ۶۲ء

بنارسی داس چترویدی مولوی عبد الحق (بابائے اردو)
لاہور - ۱۹ نومبر ۶۲ء

ناظر سلیم بابائے اردو مرحوم (احترامِ کلام مجید)
صدق جدید لکھنؤ - ۹ نومبر ۶۲ء

ادب - ہندی - بنگالی - مراٹھی - فارسی اور عربی

نجم آفندی کبیر داس کے دوہے
سب رس حیدرآباد (دکن) نومبر ۶۲ء

سلطان احمد ابتدائی بنگالی ادب میں مسلمانوں کا حصہ
جنگ کراچی - ۲۶ نومبر ۶۲ء

سلمان اختر ٹیگور - بحیثیت ایک شاعر
اقدام لاہور - ۱۸ نومبر ۶۲ء

وحید قیصر ندوی نور المومن - نامور بنگالی، ڈرامہ نگار ریڈیائی
انٹرویو
ستارہ لاہور - نومبر ۶۲ء

خاور بانکوٹی مراٹھی شاعری - ۱۸۸۵ء سے پہلے
شاعر بمبئی - نومبر ۶۲ء

شبیر احمد غوری خیام کا قدیم ترین تذکرہ (۲)
معارف اعظم گڑھ - نومبر ۶۲ء

عاجز، خلیل الرحمن مولانا جلال الدین (رومیؒ)
انجام کراچی ۶ نومبر ۶۲ء

اکمل ایوبی مثنوی مولانا رومؒ کا ایک اہم مخطوطہ
معارف اعظم گڑھ - نومبر ۶۲ء

محمد صابر بابر کا فارسی، ترکی اور اردو کلام
اردو نامہ کراچی - اکتوبر تا دسمبر ۶۲ء

محمد عمر ہفت تماشائے مرزا قتیل (۷)
برہان دہلی - نومبر ۶۲ء

نیاز فتح پوری چند لمحے شعرائے عرب و عجم کے ساتھ
چٹان لاہور - ۲۶ نومبر ۶۲ء

محمد یوسف عراق کی جدید شاعری

افکار کراچی - نومبر ۶۲ء

سیو تینی — چین کا شاعر عظیم - تر فو ۷۱۲ء - ۷۷۰ء

انجام کراچی ۱۸ نومبر ۶۲ء

متفرقات

— دنیا کی آبادی کا لاینحل مسئلہ

انجام کراچی ۲۱ نومبر ۶۲ء

فیڈور، ڈی — عالمی امن کی منزل مترجمہ سینل شرما

جوار بھاٹا دہلی - نومبر ۶۲ء

— چھتری - جو آج بھی بادشاہوں کی عظمتوں کا نشان ہے۔

انجام کراچی یکم اکتوبر ۶۲ء

غیور - برکت علی — ننکانہ صاحب میں سکھوں کا میلہ

نوائے وقت لاہور ۱۱ نومبر ۶۲ء

— پھول والوں کی سیر

آج کل دہلی نومبر ۶۲ء

— دیوالی - روشنیوں کا تہوار

رہنمائے تعلیم دہلی نومبر ۶۲ء

— مغربی پاکستان کی دستکاریاں

نوائے وقت لاہور ۲۵ نومبر ۶۲ء

تہذیب - فلسفہ تاریخ - سفرنامے اور جغرافیہ

— تہذیب کا عروج و زوال

انجام کراچی ۲۶ نومبر ۶۲ء

عبدالقیوم — تاریخ اسلام میں ثقافتی ارتقا

اقدام لاہور - ۲۵ نومبر ۶۲ء

— برصغیر ہند و پاکستان میں اسلامی تہذیب کی پیدائش اور نشو و نما

انجام کراچی ۶ نومبر ۶۲ء

محمد جعفر پھلواروی — روایت و درایت

ثقافت لاہور - نومبر ۶۲ء

محمد توفیق حسین — عربوں کی سیرت نگاری - گزشتہ ایک صدی میں تلخیص اور ترجمہ از محمد کاظم

نصرت لاہور - نومبر ۶۲ء

نفیسہ دہلوی — کھلونا علکتیں (موناکو - اندورا اور لکسمبرگ وغیرہ)

عصمت کراچی - نومبر ۶۲ء

— فرانس کی دلکش وادی لو آر - جس کا ذرہ ذرہ عشق و محبت کی ایک زندہ داستان ہے

انجام کراچی ۱۴ نومبر ۶۲ء

ہاں سوئیاں — ہانگ کانگ مترجمہ محمد اسلم ملک

نصرت لاہور - نومبر ۶۲ء

— ہانگ کانگ

انجام کراچی ۱۴ نومبر ۶۲ء

— لداخ کے طبعی اور ثقافتی کوائف

امروز لاہور ۱۲، ۱۳ نومبر ۶۲ء

فرخ بخاری مترجم — تھائی لینڈ - صف اوّل کا اتحادی

اقدام لاہور - ۱۱ نومبر ۶۲ء

ابن جبیر — ابن جبیر کا سفرنامہ مترجمہ محمد خالد اختر

نصرت لاہور - نومبر ۶۲ء

حبیب الرحمٰن خیرآبادی — آباد مدینہ

البلاغ بمبئی - نومبر ۶۲ء

— دکن کے دو تاریخی شہر - حیدر آباد اور سکندر آباد
انجام کراچی - ۳۰ نومبر ۶۲ء

صادق قریشی — راون کے دیس میں
لیل و نہار لاہور - ۱۱ نومبر ۶۲ء

شفیق مسعود انور — ایران کے شہر
انجام کراچی ۳۰ نومبر ۶۲ء

رحمان — نیوزی لینڈ
اردو ڈائجسٹ لاہور نومبر ۶۲ء

— کیا کیوبا کمیونسٹوں کا اسلحہ خانہ ہے ؟
جنگ کراچی یکم نومبر ۶۲ء

تاریخ — ممالک یورپ

— جرمن جنتا کا قومی پروگرام
جوار بھاٹا - نومبر ۶۲ء

— اسپین، سیاسی اقتصادی اور معاشرتی تبدیلیوں کا مرکز
انجام کراچی ۷ نومبر ۶۲ء

— پرتگال کے بحری جہاز سانتا ماریہ پر قبضہ کرنے والا جنرل - ہمبرتو ڈیلگاڈو
جنگ کراچی ۲۲ نومبر ۶۲ء

آباد شاہ پوری — جمہوریت - جو صرف ایک دن زندہ رہی (روسی سیاسیات)
شباب لاہور - ۴ نومبر ۶۲ء

تاریخ — عرب ممالک

— خلافت عباسیہ
انجام کراچی ۲۷ نومبر ۶۲ء

— عرب قومیت - کیا امن کی کوئی اسلامی بنیاد ہے ؟
انجام کراچی ۲۶ نومبر ۶۲ء

خلیل حامدی — سعودی عرب میں سوشل اصلاحات
ترجمان القرآن لاہور - نومبر ۶۲ء

نیاز فتح پوری — عہد عباسیہ کا دور زریں اور عرب خواتین کا ذوق ادب
چٹان لاہور - ۲۶ نومبر ۶۲ء

بلد منیر محمد — یمن - انقلاب کی آغوش میں
اقدام لاہور - ۴ نومبر ۶۲ء

محمد رابع حسنی — یمن کی تاریخ اور جغرافیہ
انجام کراچی ۱۷ نومبر ۶۲ء

میر م - ی — شاہ حسین، سعود اور یمن
قندیل لاہور - ۱۹ نومبر ۶۲ء

— یمن کی تاریخ اور جغرافیہ
البلاغ بمبئی - نومبر ۶۲ء

تاریخ — ہندوستان

اطہر مبارک پوری — نارجیل سے نخیل تک (۵)
البلاغ بمبئی نومبر ۶۲ء

قیصر امروہوی، محمود حسن — ہندوستان عہد عتیق کی تاریخ میں (۴)
برہان دہلی - نومبر ۶۲ء

— مسلمانوں کے عہد حکومت میں غیر مسلم رعایا کے ساتھ حسن سلوک
انجام کراچی ۲۷ نومبر ۶۲ء

صباح الدین عبدالرحمٰن ہندوستان کے سلاطین علماء اور مشائخ
کے تعلقات پر ایک نظر (۸)
معارف اعظم گڑھ - نومبر ۶۲ء

معین الحق مغلیہ دور حکومت پر ایک سرسری نظر
جنگ کراچی - ۱۲ نومبر ۶۲ء

جاوید نہال حیدری کی غیر مطبوعہ تاریخ (فارسی کتاب
جہانکشائی قادری کا اردو ترجمہ تاریخ قادری
جو شائع نہیں ہوا)
جنگ کراچی - ۲۶ نومبر ۶۲ء

ایوب قادری جہاد ہنومان گڑھی - (اجودھیا) ۱۸۵۵ء
انجام کراچی ۸ نومبر ۶۲ء

ادیب، جی - ایل بہادر شاہ ظفر - بہ حیثیت بادشاہ اور انسان
آج کل دہلی - نومبر ۶۲ء

محمد اسلام ہندوستان کا مظلوم بادشاہ بہادر شاہ ظفر
جنگ کراچی ۸ نومبر ۶۲ء

محمد عمر بہادر شاہ ظفر اور ان کا عہد
آج کل دہلی - نومبر ۶۲ء

عبدالباقی ظفر کے عہد میں دلی
آج کل دہلی - نومبر ۶۲ء

فرقت کاکوروی غلام احمد ظفر کا دربار
آج کل دہلی - نومبر ۶۲ء

سید حسن بہادر شاہ رنگون میں
آج کل دہلی نومبر ۶۲ء

سلطان بخش ہوشیار پور کیمپ کی سرگزشت (۱۹۴۷ء کے
خونیں فسادات)

قندیل لاہور - ۲۵ نومبر ۶۲ء

تاریخ — کشمیر و تنازعہ کشمیر

بھٹی، ایس - ایم مسئلہ کشمیر اور اس کا حل
اقدام لاہور - ۴ نومبر ۶۲ء

عبدالحمید غازی قضیۂ کشمیر - پر بھارت اور پاکستان کا موقف
غیر ملکی عناصر کی نظر میں
لاہور - ۲۶ نومبر ۶۲ء

ناصر محمود مظلوم کشمیر
جنگ کراچی ۷ نومبر ۶۲ء

یوسفی، اللہ بخش جنت ارضی - وہ علاقہ جو مع باشندوں
کے ۷۵ لاکھ میں فروخت ہوا (کشمیر)
انجام کراچی ۱۰ نومبر ۶۲ء

تاریخ — افریقی ممالک

شائستہ سہروردی مراکش
عصمت کراچی - نومبر ۶۲ء

مختار زمن مجاہدۂ الجزائر - جمیلہ بوپاشا
جنگ کراچی ۷ نومبر ۶۲ء

— الجزائر مجاہدہ جمیلہ بوہاری
انجام کراچی ۲ نومبر ۶۲ء

— الجزائر کا پہلا جشن آزادی - سرفروشانہ
صبر آزما جہاد آزادی کی تاریخی داستان
انجام کراچی ۲ نومبر ۶۲ء

خورشید عالم یوگنڈا مشرقی افریقہ کی نئی خود
مختار مملکت
الشجاع کراچی - نومبر ۶۲ء

سوانح

— ماسپوٹین ۔ روس کا دیوانہ راہب
نوائے وقت لاہور ۴، ۱۱، ۱۸ نومبر ۶۲ء

فوق، محمد دین حضرت سید احمد توختہؒ
گلِ خنداں لاہور اکتوبر ۶۲ء

اکرام الدین قدوائی حضرت سید احمد شہیدؒ
گلِ خنداں لاہور اکتوبر ۶۲ء

احسان قریشی حضرت احمد صابرؒ
گلِ خنداں لاہور اکتوبر ۶۲ء

ادارہ حضرت شیخ احمد عبدالحق ردولویؒ
گلِ خنداں لاہور اکتوبر ۶۲ء

صابر ملیح آبادی حضرت خواجہ احمد نگلؒ
گلِ خنداں لاہور اکتوبر ۶۲ء

— خواجہ احمد میرویؒ
گلِ خنداں لاہور اکتوبر ۶۲ء

— حضرت اخوند بابا پشاوریؒ
گلِ خنداں لاہور اکتوبر ۶۲ء

اسعد گیلانی حضرت شاہ اسمٰعیل شہیدؒ
گلِ خنداں لاہور اکتوبر ۶۲ء

— حضرت امام علی لاحقؒ
گلِ خنداں لاہور اکتوبر ۶۲ء

— حضرت حاجی امداد اللہ مکیؒ
گلِ خنداں لاہور اکتوبر ۶۲ء

ناصر زیدی حضرت امیر خسرو دہلویؒ
گلِ خنداں لاہور اکتوبر ۶۲ء

رئیس احمد جعفری حضرت خواجہ باقی باللہؒ
گلِ خنداں لاہور اکتوبر ۶۲ء

سلطان عارف حضرت عبداللطیف بھٹائیؒ
گلِ خنداں لاہور ۔ اکتوبر ۶۲ء

ساقی، صلاح الدین احمد حضرت خواجہ بختیار کاکیؒ
گلِ خنداں لاہور اکتوبر ۶۲ء

— حضرت بدرالدین اولیاؒ
گلِ خنداں لاہور اکتوبر ۶۲ء

ادارہ حضرت شیخ برہان الدین غریبؒ
گلِ خنداں لاہور اکتوبر ۶۲ء

عبداللہ قریشی حضرت بلبل شاہؒ
گلِ خنداں لاہور ۔ اکتوبر ۶۲ء

فوق، محی الدین حضرت پیر بلخی شہیدؒ
گلِ خنداں لاہور اکتوبر ۶۲ء

وحید عثمانی حضرت خواجہ بندہ نواز گیسو درازؒ
گلِ خنداں لاہور اکتوبر ۶۲ء

رئیس احمد جعفری حضرت شیخ بوعلی قلندر پانی پتیؒ
گلِ خنداں لاہور اکتوبر ۶۲ء

ادارہ حضرت بہاالدین زکریاؒ
گلِ خنداں لاہور اکتوبر ۶۲ء

سالک، علم الدین حضرت داتا گنج بخشؒ
گلِ خنداں لاہور اکتوبر ۶۲ء

ادارہ حضرت شاہ دولہؒ
گلِ خنداں لاہور ۔ اکتوبر ۶۲ء

— حضرت شیخ رکن الدین سہروردیؒ

گل خنداں لاہور اکتوبر ۶۲ء
— حضرت سید جلال الدین بخاریؒ
گل خنداں لاہور اکتوبر ۶۲ء
— حضرت سید جلال تبریزیؒ
گل خنداں لاہور - اکتوبر ۶۲ء
— حضرت جلال الدین تبریزیؒ
انجام کراچی ۲۷ نومبر ۶۲ء
حمید الدین حضرت شاہ جمال لاہوریؒ
گل خنداں لاہور اکتوبر ۶۲ء
وحید عثمانی حضرت سچل سرمست
گل خنداں لاہور اکتوبر ۶۲ء
— حضرت شیخ سلیم چشتیؒ
گل خنداں لاہور اکتوبر ۶۲ء
ادارہ حضرت شیخ شرف الدین احمد منیریؒ
گل خنداں لاہور اکتوبر ۶۲ء
ادارہ حضرت شیخ صدر الدین عارفؒ
گل خنداں لاہور اکتوبر ۶۲ء
فوق، محمد دین حضرت سید صوفؒ
گل خنداں لاہور اکتوبر ۶۲ء
ادارہ حضرت شاہ عبد المعالیؒ
گل خنداں لاہور اکتوبر ۶۲ء
ادارہ حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلویؒ
گل خنداں لاہور اکتوبر ۶۲ء
ادارہ حضرت شیخ عبد القدوس گنگوہیؒ
گل خنداں لاہور اکتوبر ۶۲ء

مظہر باری حضرت شاہ علی بغدادیؒ
گل خنداں لاہور اکتوبر ۶۲ء
معز الدین نقشبندی حضرت شاہ غوث بہاء الدین زکریا ملتانیؒ
انجام کراچی - ۲۰ نومبر ۶۲ء
عبد القادر حضرت شاہ محمد غوث قادریؒ
گل خنداں اکتوبر ۶۲ء
مسعود احمد، محمد شاہ محمد غوث گوالیاریؒ (۴م)
معارف اعظم گڑھ - نومبر ۶۲ء
— حضرت شیخ محمد غوث گوالیاریؒ
گل خنداں لاہور اکتوبر ۶۲ء
ت تک، علم الدین حضرت شیخ فرید الدین گنج شکرؒ
گل خنداں لاہور اکتوبر ۶۲ء
ادارہ حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ
گل خنداں لاہور اکتوبر ۶۲ء
غلام عباس خاں حضرت خواجہ فریدؒ
گل خنداں لاہور اکتوبر
ادیب، عبد الکافی حضرت شیخ کاکا صاحبؒ
گل خنداں لاہور اکتوبر ۶۲ء
عبد اللہ الاثری حضرت خواجہ غریب نواز
امروز لاہور ۲۴ نومبر ۶۲ء
محمد اسمٰعیل پانی پتی اور حضرت خواجہ معین الدین اجمیریؒ
محمد عبد اللہ قریشی گل خنداں لاہور اکتوبر ۶۲ء
عبد الرزاق قریشی حضرت مرزا مظہر جان جاناںؒ
گل خنداں لاہور اکتوبر ۶۲ء
نظر زیدی حضرت مجدد الف ثانیؒ

	گل خنداں لاہور اکتوبر ۶۲ء
صابر مٹھیانوی	حضرت شاہ مدارؒ
	گل خنداں لاہور اکتوبر ۶۲ء
ادارہ	حضرت شیخ معصومؒ
	گل خنداں لاہور اکتوبر ۶۲ء
—	حضرت موج دریا بخاریؒ
	گل خنداں لاہور اکتوبر ۶۲ء
پیام شاہجہانپوری	حضرت میاں میرؒ
	گل خنداں لاہور اکتوبر ۶۲ء
ادارہ	حضرت شیخ نصیر الدین محمود چراغؒ
	گل خنداں لاہور اکتوبر ۶۲ء
کسریٰ منہاس	حضرت خواجہ نظام الدین اولیاءؒ
	گل خنداں لاہور اکتوبر ۶۲ء
گوہر نوشاہی	حضرت نوشہ گنج بخش قدس سرہٗ
	گل خنداں لاہور اکتوبر ۶۲ء
ملا واحدی	حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ
	گل خنداں لاہور اکتوبر ۶۲ء
ذوق، محمد دین	حضرت سید یعقوب زنجانیؒ
	گل خنداں لاہور اکتوبر ۶۲ء
شمیم الحق	سر سید احمد خاں - ایک مطالعہ
	انجام کراچی ۲۵ نومبر ۶۲ء
عزیز، نصراللہ	پچاس سال پہلے
	اردو ڈائجسٹ لاہور - نومبر ۶۲ء
—	دنیا کی عظیم عورت (ایلینور روزویلٹ)
	جنگ کراچی - ۱۴ نومبر ۶۲ء

—	مسز ایلینور روز ویلٹ
	نوائے وقت لاہور ۲۱ نومبر ۶۲ء
—	اندھی کا معجزہ (ہیلن کیلر)
	جنگ کراچی ۳ نومبر ۶۲ء
—	جنوبی ویٹ نام کی نامور خاتون مادام نہو
	جنگ کراچی - ۱۹ نومبر ۶۲ء
محمد ابراہیم	رنگون میں بہادر شاہ ظفر کے آخری ایام
	انجام کراچی ۸ نومبر ۶۲ء
محمد عمر	بہادر شاہ ظفر — ایک ہمہ گیر شخصیت
	ملاپ حیدرآباد دکن - ۷ نومبر ۶۲ء
نارائن داس گوڑ	بہادر شاہ ظفر کی زندگی اور شاعری
	ملاپ حیدرآباد دکن - ۷ نومبر ۶۲ء
زاہر، میر حسین	کشتیٔ ملت کے حقیقی ناخدا قائد اعظم
	کردار نو عارف والا اکتوبر نومبر ۶۲ء
احمد عباس	پنڈت نہرو
	ملاپ حیدرآباد دکن ۱۴ نومبر ۶۲ء
خورشید احمد	صدر ایوب "مائی چیف" کی روشنی میں
	شہاب لاہور - ۱۸ نومبر ۶۲ء
عابد نظامی	سید احمد بخاری (عہد جہانگیر کی ایک معروف شخصیت)
	شہاب لاہور - ۴ نومبر ۶۲ء
امین چند شرما	پنڈت چندر بھان برہمن (منشی دارا شکوہ)
	سب رس حیدرآباد دکن نومبر ۶۲ء
—	روپوش کروڑپتی (ہاورڈ ہیوجیز)
	جنگ کراچی ۳ نومبر ۶۲ء

نسیم درانی	ـــــ مارے گا دل پر تیر کون (کہانی) قندیل لاہور - ۲۵ نومبر ۱۹۶۲ء
ـــــ	موت سے کس کو رستگاری ہے - (کہانی) چٹان لاہور - ۲۶ نومبر ۱۹۶۲ء
محمد حسن قریشی	ابوالقاسم زہراوی (ایک بلند پایہ سرجن) نوائے وقت لاہور ۲۵ نومبر ۱۹۶۲ء
ا - ح - ق	تنا (انوز کار تونسٹ) اردو ڈائجسٹ لاہور - نومبر ۱۹۶۲ء
ـــــ	بلراج ساہنی جنگ کراچی - ۱۸ نومبر ۱۹۶۲ء
عزیز، نصراللہ خاں	مولانا ظفر علی خاں - پیکر جوش و عمل اقدام لاہور - ۲۵ نومبر ۱۹۶۲ء
ابن سعید	اجنبی (پروفیسر مرزا محمد سعید مرحوم کے حالات زندگی) لیل و نہار - ۴ نومبر ۱۹۶۲ء
شاہد احمد دہلوی	پروفیسر مرزا محمد سعید نصرت لاہور - نومبر ۱۹۶۲ء
عبدالقوی دریابادی	ذکر مجید (سوانح مولوی عبدالمجید) معارف اعظم گڑھ - نومبر ۱۹۶۲ء
شیر افضل خاں برکیٹی	آہ - ڈاکٹر تاج الملوک مرحوم شہاب لاہور - ۱۸ نومبر ۱۹۶۲ء
ابو سلمان الہندی	تلاشِ حقیقت (مولانا ابوالکلام سے متعلق) چٹان لاہور - ۵ نومبر ۱۹۶۲ء
محمد اسداللہ	ڈاکٹر محمد اشرف - کچھ یادیں اور کچھ باتیں صبا حیدرآباد (دکن) اکتوبر نومبر ۱۹۶۲ء
مجنوں گورکھپوری	ڈاکٹر اشرف صبا حیدرآباد دکن اکتوبر نومبر ۱۹۶۲ء
میکش اکبرآبادی	ڈاکٹر کنور محمد اشرف صبا حیدرآباد دکن اکتوبر نومبر ۱۹۶۲ء
سیدہ جعفر	محی الدین زور کی رحلت چٹان لاہور - ۱۹ نومبر ۱۹۶۲ء
سیدہ جعفر	ڈاکٹر زور مرحوم ہماری زبان علی گڑھ - یکم نومبر ۱۹۶۲ء
شاہد حمیدالدین	ڈاکٹر سید محی الدین قادری زور اردو نامہ کراچی - اکتوبر تا دسمبر ۱۹۶۲ء
یوسف ناظم	ایک حادثہ - ڈاکٹر زور کی یاد میں سب رس حیدرآباد دکن نومبر ۱۹۶۲ء
ماہر القادری	(۱) ڈاکٹر سید محی الدین قادری زور مرحوم (۲) قابل اجمیری مرحوم فاران کراچی - نومبر ۱۹۶۲ء
بشیر نیاز	ڈاکٹر شوکت سبزواری نصرت لاہور - نومبر ۱۹۶۲ء
شفیع عقیل	اردو کا پجاری - مسٹریان مارک جنگ کراچی - ۴ نومبر ۱۹۶۲ء
رشید اختر	مسلمان مورخین (مسلسل) ثقافت کراچی - نومبر ۱۹۶۲ء
ـــــ	یعقوبی - ایک نامور مورخِ اسلام انجام کراچی ۹، ۱۸ نومبر ۱۹۶۲ء
عطا، محمد شبیر	قرون وسطیٰ کا ایک عظیم مورخ - المسعودی معارف اعظم گڑھ - نومبر ۱۹۶۲ء

محمد انور علی — مشرقی پاکستان کے پانچ بزرگ سید احمد شہیدؒ
شاہ سلطان رومیؒ شاہ سلطان بلخیؒ —
شاہ دولہ شہیدؒ
گل خنداں لاہور — اکتوبر ۶۲ء

نومبر ۶۲ء کے اردو اخبارات اور رسائل میں مندرجہ ذیل کتابوں اور رسالوں پر ریویو شائع ہوئے

کیشون، بی، ایس قومی کتابیات ۶۰ء و ۶۱ء (اردو کی
اور جمیل احمد — ان مطبوعات کی فہرست جو نیشنل لائبریری
کلکتہ میں داخل کی گئیں)
صدق جدید لکھنؤ — ۲ نومبر ۶۲ء

محبوب قریشی — انتظام کتب خانہ
صدق جدید لکھنؤ — ۹ نومبر ۶۲ء

ریمرز، ایچ - ایچ اور — تم اور تمہارے مسائل (نوجوانوں کے لئے)
ہکیٹ، سی، جی — مترجمہ سبط حسن
قندیل لاہور — ۱۱ نومبر ۶۲ء

نذیر احمد کاشمیری — جہاد اعظم کی تیاری
صدق جدید لکھنؤ — ۲ نومبر ۶۲ء

محمد احمد عثمانی — قرآن پڑھو
صدق لکھنؤ — ۳۰ نومبر ۶۲ء

خدیجہ بنت سیدنا — ترتیل القرآن
طاہر سیف الدین — فاران کراچی - نومبر ۶۲ء

کلیم اللہ حسینی — گلدستہ قرآن و حدیث
صدق جدید لکھنؤ — ۲ نومبر ۶۲ء

محمد اسحٰق — تاج سلیمانی (سوانح حضرت سلیمان علیہ السلام)
امروز لاہور — ۴ نومبر ۶۲ء

حبیب الرحمن اعظمی — نصرۃ الحدیث
فاران کراچی - نومبر ۶۲ء

محمد انور شاہ کشمیری — انوار الباری شرح اردو صحیح البخاری مترجمہ
احمد رضا بجنوری
برہان دہلی - نومبر ۶۲ء

محمد زبیر صدیقی — تاریخ تدوین حدیث
صدق جدید لکھنؤ — ۳۰ نومبر ۶۲ء

عبد الباری ندوی — نظام صلاح و اصلاح (سورۃ العصر کی روشنی
میں مسلمانوں کے نظام صلاح و اصلاح کی
تفصیل)
معارف اعظم گڑھ - نومبر ۶۲ء

محمد عمر — قرآنی تقریریات
فاران کراچی - نومبر ۶۲ء

محمد تقی — فقہ اسلامی کا تاریخی پس منظر
صدق جدید لکھنؤ - ۲۱ نومبر ۶۲ء

محمد عاصم — فقیہ السنۃ
ثقافت لاہور - نومبر ۶۲ء

آزاد رحمانی — انتقاد صحیح بجواب ذیل رکعات تراویح
تجلی دیوبند - نومبر ۶۲ء

حبیب الرحمن الاعظمی — اعیان الحجاج
فاران کراچی - نومبر ۶۲ء

ولی اللہ، شاہ — فیوض الحرمین مترجمہ عابد الرحمن صدیقی
کتابی دنیا کراچی - نومبر ۶۲ء

سعید بن وحید — اب تو ہی بتا تیرا مسلمان کدھر جائے (باہمی
تکفیر کے ثبوت میں ہر پارٹی کے فتوے)

صدق جدید لکھنؤ ۔ ۱ نومبر ۱۹۶۲ء

حامد علی — خدا ہے

صدق جدید لکھنؤ ۔ ۲ نومبر ۱۹۶۲ء

فاران کراچی ۔ نومبر ۱۹۶۲ء

ثناء اللہ امرتسری — اسلام اور مسیحیت

فاران کراچی ۔ نومبر ۱۹۶۲ء

احمد مجدد سرہندی — انوار مجددی حضرت شیخ احمد مجدد سرہندی کے منتخب مکتوبات کا سلیس اردو ترجمہ از یوسف سلیم چشتی

صدق جدید لکھنؤ ۔ ۹ نومبر ۱۹۶۲ء

تقی محمد خاں خورجوی — انجوبہ اسرار

لیل و نہار لاہور ۱۸ نومبر ۱۹۶۲ء

سلیم پانی پتی، وحید الدین — حقوق الاسلام
مترجم — سب رس حیدرآباد دکن نومبر ۱۹۶۲ء

شیدا رام نگری — مسلمان کیسے محفوظ رہیں (مسلمانوں کو عملی اور مفید مشورے)

صدق جدید لکھنؤ ۔ ۲ نومبر ۱۹۶۲ء

ولی اللہ شاہ — خیر کثیر مترجمہ عابد الرحمن صدیقی

کتابی دنیا کراچی ۔ نومبر ۱۹۶۲ء

محمد خضری بک — اتمام الوفاق سیرۃ الخلفا اردو ترجمہ ساجد الرحمن صدیقی

پیام حق کراچی نومبر ۱۹۶۲ء

عبداللہ چغتائی — سیرت بلال

معارف اعظم گڑھ ۔ نومبر ۱۹۶۲ء

طارق، عبدالرحمن — مشاہیر اسلام موت کے آغوش میں

امروز لاہور ۴ نومبر ۱۹۶۲ء

ڈیوی، جان — آزادی اور تہذیب مترجمہ عبادت بریلوی

کتابی دنیا کراچی ۔ نومبر ۱۹۶۲ء

مارکس، کارل — داس کیپیٹال مترجمہ محمد تقی

لیل و نہار لاہور ۔ ۲۵ نومبر ۱۹۶۲ء

مارکس، کارل — داس کیپیٹال مترجمہ محمد تقی

افکار کراچی ۔ نومبر ۱۹۶۲ء

ہارون خاں شروانی — ہندوستان کا دستور اور اس کی مختصر شرح

صبا حیدرآباد دکن اکتوبر نومبر ۱۹۶۲ء

مسلم ایجوکیشنل کانفرنس ۔ لاہور — ہمارے تعلیمی مسائل (مذاکرہ)

لیل و نہار لاہور ۔ ۱۱ نومبر ۱۹۶۲ء

صلاح الدین مرتب — ہمارے تعلیمی مسائل

فاران کراچی ۔ نومبر ۱۹۶۲ء

نخلستان (ایمرسن کالج ملتان کا مجلہ) جون ۱۹۶۲ء

لیل و نہار لاہور ۔ ۱۸ نومبر ۱۹۶۲ء

انیس الرحمن — انیس زندگی (عورت)

معارف اعظم گڑھ ۔ نومبر ۱۹۶۲ء

اردوئے معلی دہلی ۔ لسانیات نمبر مرتبہ خواجہ احمد فاروقی

سب رس حیدرآباد (دکن) نومبر ۱۹۶۲ء

تمنا عمادی — الیضاح سخن بتوضیح اصلاح سخن

فاران کراچی ۔ نومبر ۱۹۶۲ء

عبدالرزاق — معلم العربیہ الجزء الاول والثانی

فاران کراچی ۔ نومبر ۱۹۶۲ء

ڈیوڈسن، مارٹن — مہ و انجم مترجمہ ثناء الحق صدیقی
افکار کراچی - نومبر ۱۹۶۲ء
کتابی دنیا کراچی نومبر ۱۹۶۲ء

جلیل عرشی — ستارے اور سیارے
شاعر بمبئی - نومبر ۱۹۶۲ء

واسطی، ایس، ایم۔ کے — ذیابیطس اور مٹاپے کا غذا سے علاج
امروز لاہور ۱۱ نومبر ۱۹۶۲ء

شیکسپیر، ولیم — جولیس سیزر
الشجاع کراچی - نومبر ۱۹۶۲ء

شیکسپیر، ولیم — رومیو جولیٹ مترجمہ عزیز احمد
افکار کراچی - نومبر ۱۹۶۲ء

گوئٹے — فاؤسٹ (منظوم ترجمہ از عبدالقیوم خاں باقی مرحوم
افکار کراچی - نومبر ۱۹۶۲ء

موپاساں — بل امی مترجمہ احسن فاروقی
کتابی دنیا کراچی - نومبر ۱۹۶۲ء
(روزنامہ) دعوت دہلی - رحمت عالم نمبر
قندیل لاہور - ۱۱ نومبر ۱۹۶۲ء
(ہفت روزہ) ندائے ملت لکھنؤ - اڈیٹر
عتیق الرحمٰن سنبھلی اور محمد آصف قدوائی
فاران کراچی - نومبر ۱۹۶۲ء
(سہ روزہ) نیا خواب رامپور
کتابی دنیا کراچی - نومبر ۱۹۶۲ء
افکار کراچی - جوش نمبر — صہبا لکھنوی
صبح امید بمبئی - نومبر ۱۹۶۲ء

اردو ڈائجسٹ لاہور - خاص نمبر - مرتبہ
الطاف حسن قریشی
قندیل لاہور - ۱۱ نومبر ۱۹۶۲ء
لیل و نہار لاہور ۱۸ نومبر ۱۹۶۲ء
(ماہنامہ) رنگ زمانہ لاہور - مرتبہ ضمیر ملک
جام نو کراچی - نومبر ۱۹۶۲ء
(ماہنامہ) تحریک دہلی - خصوصی شمارہ -
مرتبہ گوپال متل
جام نو کراچی - نومبر ۱۹۶۲ء
(ماہنامہ) ادیب علی گڑھ - نصاب نمبر -
مرتبہ سید ظہیر الدین علوی اور دیگر حضرات
فاران کراچی - نومبر ۱۹۶۲ء
(سہ ماہی) نبصار کراچی - مرتبہ معین الحق
جام نو کراچی - نومبر ۱۹۶۲ء
(سہ ماہی) نئی پود بنگلور - مرتبہ محمد حنیف
جام نو کراچی - نومبر ۱۹۶۲ء
نیا دور کراچی - طویل کہانی نمبر
ادیب علی گڑھ - اکتوبر نومبر ۱۹۶۲ء

عبدالحق (بابائے اردو) — قدیم اردو
افکار کراچی - نومبر ۱۹۶۲ء

فرمان فتح پوری — اردو رباعی
نگار پاکستان کراچی - نومبر ۱۹۶۲ء

انور کمال حسینی — گلہائے سب رنگ (مختلف عنوانات کے
ماتحت اردو اشعار کا انتخاب)
کتابی دنیا کراچی - نومبر ۱۹۶۲ء

انوار صابری — وہ جنہیں کوئی نہیں جانتا (غیر معروف شعرا کا تذکرہ)
کتابی دنیا کراچی - نومبر ۶۲ء

مجنوں گورکھپوری — شعر و غزل
الشجاع کراچی - نومبر ۶۲ء

شارب ردولوی — افکار سودا
کتاب نما دہلی - نومبر ۶۲ء

خورشید الاسلام — غالب
صبا حیدر آباد (دکن) اکتوبر نومبر ۶۲ء

شوکت سبزواری — غالب، فکر و فن
افکار کراچی - نومبر ۶۲ء

نادم سیتاپوری — غالب نام آورم
صدق جدید لکھنؤ - ۹ نومبر ۶۲ء

جنابی، معین احسن — حالی کا سیاسی شعور
ادیب علی گڑھ - اکتوبر نومبر ۶۲ء

حالی، الطاف حسین — انتخاب دیوان حالی از ابو الاثر حفیظ جالندھری
قندیل لاہور - ۱۸ نومبر ۶۲ء

باقر رضوی امانت خانی — جہاد صبر (ایک مرثیہ قافلہ حسین کی چند خواتین کی شان میں)
سب رس حیدر آباد دکن نومبر ۶۲ء

مشتاق علی جعفری — سندھ کے جدید اردو شعرا
ہماری زبان علی گڑھ - ۱۵ نومبر ۶۲ء

اثر بھارتی — فکر و نظر
ہماری زبان علی گڑھ - یکم نومبر ۶۲ء

ادیب، سلیمان — پاس گریباں
شاعر بمبئی - نومبر ۶۲ء

اصغر — دست سبو
نگار پاکستان کراچی - نومبر ۶۲ء

اکبر الدین صدیقی، محمد — یادگار امجد
ہماری زبان علی گڑھ - ۱۵ نومبر ۶۲ء

انور، نور محمد — تنویرات
فاران کراچی - نومبر ۶۲ء

باقر رضوی امانت خانی (ایک مرثیہ حضرت قاسم ابن حسن علیہ السلام کی شان میں)
سب رس حیدر آباد دکن نومبر ۶۲ء

پرویز، پرکاش ناتھ — جادہ و منزل
الشجاع کراچی - نومبر ۶۲ء

تاباں، غلام ربانی — حدیث دل
کتاب نما دہلی - نومبر ۶۲ء

حیرت، عبدالمجید — آئینہ حیرت
تجلی دیوبند - نومبر ۶۲ء
صدق جدید لکھنؤ - ۲ نومبر ۶۲ء
فاران کراچی - نومبر ۶۲ء
کتابی دنیا کراچی - نومبر ۶۲ء

خاور نوری — شب چراغ
جام نو کراچی - نومبر ۶۲ء

دانش فرازی — رگ سنگ
فاران کراچی - نومبر ۶۲ء

زہیر کنجاہی — فکر و خیالی

کتاب نما دہلی ۔ نومبر ۶۲ء

شباب، مضراب
شاعر بمبئی ۔ نومبر ۶۲ء

عزیز دانش — شعر و ترنم
کتابی دنیا کراچی ۔ نومبر ۶۲ء

عزیز وارثی — سفینہ و ساحل
شاعر بمبئی ۔ نومبر ۶۲ء

غلام محمد — حرف شیریں
کتاب نما دہلی ۔ نومبر ۶۲ء

محسن بھوپالی — شکست شب
سات رنگ کراچی ۔ نومبر ۶۲ء

محسن زیدی — شہرِ دل
ہماری زبان علی گڑھ ۔ یکم نومبر ۶۲ء

مصطفٰی زیدی — گریباں
لیل و نہار لاہور ۔ ۲۵ نومبر ۶۲ء

موج، سنتوش کمار — اشک و تبسم
تجلی دیوبند ۔ نومبر ۶۲ء

نسیم بستوی — بہارستان
کتاب نما دہلی ۔ نومبر ۶۲ء

وفا صدیقی — تاپیرہن
صبح امید بمبئی ۔ نومبر ۶۲ء

رشید الحسن — تماشائے اہل ہنر (غالب، مومن اور اقبال پر ۳ ڈرامے)
ہماری زبان علی گڑھ ۔ ۱۵ نومبر ۶۲ء

ہاجرہ مسرور — وہ لوگ
امروز لاہور ۲۵ نومبر ۶۲ء

ادیب، مبین حسین — سرشار کی ناول نگاری
افکار کراچی ۔ نومبر ۶۲ء

بنکٹ پرشاد — امرجوت
سب رس حیدرآباد دکن ۔ نومبر ۶۲ء

بلقیس ظفر — نوشتیں
امروز لاہور ۲۵ نومبر ۶۲ء

جمیل عالی، ایس۔ ایم — بنگال کا جزیرہ
امروز لاہور ۱۱ نومبر ۶۲ء

جوگندر پال — اک بوند لہو کی
جنگ کراچی ۔ ۲ نومبر ۶۲ء

شانتی رنجن بھٹاچاریہ — شاعر کی شادی
کتاب نما دہلی نومبر ۶۲ء

شوکت صدیقی — کوکا بیلی
لیل و نہار لاہور ۔ ۲۵ نومبر ۶۲ء

عادل رشید — آئینۂ دل
امروز لاہور ۱۰ نومبر ۶۲ء

علی اصغر چودھری — دوشیزۂ عرب
قندیل لاہور ۔ ۱۱ نومبر ۶۲ء

فردوس رعنائی — نشانِ سحر
امروز لاہور ۱۱ نومبر ۶۲ء

محمد احمد — ستاروں کی راکھ
امروز لاہور ۴ نومبر ۶۲ء

منہاج — شہزادی مارگریٹ کے رومان
امروز لاہور ۲۵ نومبر ۶۲ء

سلیم، وحید الدین — مضامین سلیم مرتبہ اسمٰعیل پانی پتی
افکار کراچی ۔ نومبر ۶۲ء

عزیز مرزا — خیالات عزیز
افکار کراچی ۔ نومبر ۶۲ء

تخلص، عبدالاحد خاں — پاندان والی خالہ
سب رس حیدر آباد دکن نومبر ۶۲ء

کشتہ، مولا بخش — پنجابی شاعراں دا تذکرہ
جنگ کراچی ۲ نومبر ۶۲ء

ابنِ قتیبہ — شعر العرب (ترجمہ از عبدالصمد صارم)
جنگ کراچی ۲ نومبر ۶۲ء

حیران، خلیل حیران — خدا اور دیوتا (اردو ترجمہ)
لیل و نہار لاہور ۔ ۱۱ نومبر ۶۲ء

نان لنگ پو — اوریانگ سی بہتا رہا اردو ترجمہ از جلیس عابدی
سب رس حیدر آباد دکن نومبر ۶۲ء

اقبال احمد جونپوری — قوموں کا عروج و زوال (مذاہب کی روشنی میں)
معارف اعظم گڑھ ۔ نومبر ۶۲ء

وحید حیدر آبادی — جارحانہ فرقہ پرستی
ابوالفہیم فاران کراچی ۔ نومبر ۶۲ء

محمد جعفر تھانیسری — تواریخ عجیب المعروف بہ کالا پانی مرتبہ محمد ایوب قادری
فاران کراچی نومبر ۶۲ء

جانسن، ایلن کیمبل — عہد لارڈ ماؤنٹ بیٹن (ترجمہ از یونس احمد)
جنگ کراچی ۲ نومبر ۶۲ء
قندیل لاہور ۱۸ نومبر ۶۲ء

عزیز، سردار محمد خاں — حیات قائد اعظم
لیل و نہار لاہور ۱۱ نومبر ۶۲ء

بہاالحق قاسمی، محمد — تذکرہ اسلاف
کتابی دنیا کراچی ۔ نومبر ۶۲ء

شاہد احمد دہلوی — گنجینۂ گوہر
صدق جدید لکھنؤ ۔ ۳۰ نومبر ۶۲ء

تخلص بھوپالی — پوسٹ مارٹم
شاعر بمبئی نومبر ۶۲ء
صدق جدید لکھنؤ ۔ ۹ نومبر ۶۲ء

— — زندگی کے موڑ پر
امروز لاہور ۴ نومبر ۶۲ء

ننھی پروین

اور دیگر کہانیاں

بچوں کے لئے کچھ لکھنا آسان نہیں، لکھنے والے کو اپنے ذہن کو بچوں کی ذہنی سطح پر لا کر لکھنا پڑتا ہے۔ اگر مصنف کے ذہن میں یہ نکتہ نہ ہو تو وہ بچوں کے لئے اچھی کہانیاں نہیں لکھ سکتا۔ ہرمزی بیگم قدوائی (ایم۔اے) نے یہ کہانیاں بچوں کے لئے بچوں کی زبان میں بڑے دلچسپ انداز میں لکھی گئی ہے۔ قیمت:۔ ایک روپیہ

ادارۂ نگارش و مطبوعات بی ۸۵، پلاٹ "بی" نارتھ ناظم آباد۔ کراچی ۱۸

علمی و ادبی کتابیں

امام الہند — ابو سلمان الہندی
حالات و افکار۔ مولانا ابوالکلام آزاد کے ابتدائی حالاتِ زندگی سے عام واقفیت بہت کم ہے۔ ابو سلمان الہندی نے اس کتاب میں ایسا مرقع پیش کیا ہے جس میں مولانا آزاد کی شخصیت اپنی تمام رعنائیوں کے ساتھ جلوہ گر ہے۔ یہ اپنے موضوع پر پہلی جامع کتاب ہے جو مستند مآخذ کی روشنی میں لکھی ہے۔ قیمت چھ روپے

نئی پرانی قدریں — ڈاکٹر شوکت سبزواری۔
ڈاکٹر شوکت سبزواری عہد حاضر کے صف اول کے اردو نقادوں میں۔ ان کی تنقیدیں قدیم و جدید ادبی روایات کا بہترین امتزاج ہیں۔ اس مجموعے میں ان کے چودہ گراں قدر مقالے شامل ہیں جن میں ادب کی نئی اور پرانی قدروں پر سیر حاصل بحث کی گئی ہے۔ قیمت پانچ روپے

لسانی مسائل — ڈاکٹر شوکت سبزواری۔
اس کتاب میں مصنف نے قواعد، لسانیات، زبان و رسم الخط اور لفظی تحقیق کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی ہے۔ اردو زبان کے مزاج و منہاج کو سمجھنے کے لئے اس کتاب کا مطالعہ ضروری ہے۔ قیمت چھ روپے

معیارِ ادب — ڈاکٹر شوکت سبزواری۔
یہ بھی ڈاکٹر شوکت سبزواری کے مقالات کا مجموعہ ہے جس میں تفصیل سے بحث کی گئی ہے کہ ادب کیا ہے اور ادبی معیار کیا ہے۔ نظری اور عملی تنقید کا یہ بلند پایہ مجموعہ ہے۔ قیمت چار روپے ۵۰ پیسے

افعالِ مرکبہ — مولانا تمنا عمادی۔
مولانا تمنا عمادی دورِ حاضر کے علمائے ادب میں ممتاز مقام و مرتبہ کے مالک ہیں۔ اردو قواعد پر ان کی نظر بہت گہری ہے۔ وہ اردو، عربی اور فارسی زبانوں کے بلند پایہ عالم ہیں۔ اس کتاب میں انہوں نے افعالِ مرکبہ کے ایک نازک پہلو، یعنی افعالِ مرکبہ پر جامع بحث کی ہے۔ اردو زبان میں اس موضوع پر یہ پہلی کتاب ہے۔ قیمت ۲ روپے ۵۰ پیسے

ادب اور تنقید: ڈاکٹر سیدہ شاہ علی، شعبۂ اردو، کراچی یونیورسٹی۔
مصنف کے نو گراں قدر علمی و ادبی مقالات کا مجموعہ، جس میں مختلف اصنافِ ادب اور ادبی مشاہیر کے بارے میں فکر انگیز بحث کی گئی ہے۔ ڈاکٹر صاحب کا مطالعہ وسیع ہے اور یہ کتاب ان کی اس خصوصیت کی آئینہ دار ہے۔
قیمت ۴ روپے ۵۰ پیسے۔

مکتوباتِ عبدالحق: مرتبہ جلیل قدوائی۔
بابائے اردو کے کم و بیش سات سو مکتوبات کا مجموعہ جو ہندوپاکستان کی علمی و تہذیبی تاریخ کا گراں قدر گنجینہ ہے۔ یہ مجموعہ بابائے اردو کی شخصیت کا آئینہ بھی ہے اور ان کی شگفتہ نگاری کا مرقع بھی۔ قیمت بارہ روپے

ادبی تخلیق اور ناول — ڈاکٹر احسن فاروقی۔ ناول اور اس کے فن سے متعلق بلند پایہ مقالات مجموعہ۔ قیمت ۶ روپے

فریبِ نظر: ڈاکٹر احسن فاروقی کے تقریباً بیس علمی و ادبی مقالات کا مجموعہ جس میں مختلف اصنافِ ادب اور ادبی مشاہیر کا جائزہ لیا گیا ہے۔
قیمت پانچ روپے۔

سرودِ جاں — پروفیسر اختر انصاری دہلوی جدید اردو شعراء میں بلند مقام رکھتے ہیں "سرودِ جاں"۔ ان کی تازہ غزلیات کا ہی نہیں بلکہ نمائندہ غزلیات کا مجموعہ بھی ہے۔ اسے صنفِ غزل کے حسن اور نکھار کے ثبوت میں بھی پیش کیا جا سکتا ہے۔ قیمت ۳ روپے ۵۰ پیسے

ٹیڑھی زمین (اردو میں قطعہ نگاری کو باقاعدہ فن بنانا — اختر انصاری دہلوی ہی کا حصہ ہے، "آبگینے" کے بعد "ٹیڑھی زمین" ان کا دوسرا مجموعۂ قطعات ہے جس میں ان کے تازہ ترین قطعات شامل ہیں قیمت تین روپے

جامِ سرشار: رتن ناتھ سرشار کا نام اردو ناول نگاری کی ابجد ہے۔ رتن ناتھ سرشار کا سرمایہ صرف "فسانۂ آزاد" ہی نہیں اس نے اور بھی بہت کچھ لکھا ہے اس دلچسپ ناول کو بدر عالم ریسرچ نے مرتب کیا ہے
قیمت نو روپے۔

مجاہدِ اندلس — علی الجارم، ذکریا مائل
علی الجارم بک عربی زبان کے صفِ اول کے مصنفین میں شمار ہوتے ہیں "مجاہدِ اندلس" ان کا شاہکار ناول ہے جسے مولانا ذکریا مائل نے اردو میں منتقل کیا ہے تاریخ اسلام کے ایک اہم دور کی تصویر کشی جس عمدگی اور خوش اسلوبی سے اس ناول میں ملتی ہے اس کی دوسری کوئی مثال موجود نہیں۔ قیمت پانچ روپے

ملنے کا پتہ

مکتبہ اسلوب ناظم آباد کراچی ۱۸

ہمارے عہد کے عظیم ادیب اور ثقافتی رہنما بابائے اردو کے ذہنی سفر کی روداد

افکار عبدالحق

مرتبہ

آمنہ صدیقی

چند تاثرات

ڈاکٹر عبدالستار صدیقی "حقیقت یہ ہے کہ مرتب نے بابائے اردو کے نوشتوں کا عطر کھینچ لیا ہے، مطالب کی تقسیم و ترتیب ایسی گہری نظر سے عمل میں آئی ہے کہ اس سے بہتر نہیں ہو سکتی ..... بکھرے ہوئے خزانے کو سمیٹ کر اس سلیقے اور ایسی نفاست سے اسے سجایا ہے کہ اس کی سودمندی بدرجہا بڑھ گئی ہے۔ ...."

پروفیسر رشید احمد صدیقی "... یہ کام محنت اور دقتِ نظر کا تھا جسے مرتب نے بڑی خوش اسلوبی سے انجام دیا۔ مرحوم پر آئندہ کام کرنے والوں کو اس سے بڑی مدد ملے گی اور ان لوگوں کی معلومات میں بھی اضافہ ہوگا جو اس کو شوقیہ پڑھیں گے۔ .. میرا خیال ہے کہ اگر مرحوم زندہ ہوتے تو اسے دیکھ کر بہت خوش ہوتے۔ لیکن اس سے فرق نہیں پڑتا جو لوگ مرحوم کو محترم جانتے ہیں، ان کا خوش ہونا بھی ویسا ہی ہے جیسے مرحوم کا ...."

مولانا غلام رسول مہر "..... ایسی کتاب مرتب کرنا ایک فرد کا نہیں بلکہ ایک مجلس کا کام تھا مرحوم مولانا کی آج تک جتنی کتابیں یا مضامین یا خاص نمبر نظر سے گزرے ان میں سے ایک بھی چیز ایسی نہ دیکھی جو اتنی جامع پُر مغز اور مولانا کی علمی و فکری زندگی کا نچوڑ ہوتی ..... مرتب نے نہایت عظیم القدر کام انجام دیا ہے ......"

ڈاکٹر رضی الدین صدیقی "......... اس مجموعہ کو شائع کر کے مرتب نے نہ صرف اردو زبان و ادب کی ایک اہم خدمت انجام دی ہے بلکہ مولوی صاحب مرحوم کے بے شمار مداحوں اور ان کی تحریروں سے شغف رکھنے والوں کے لئے نہایت گرانقدر مواد فراہم کیا ہے ..... "

پروفیسر نجیب اشرف ندوی "..... یہ کتاب ذوقِ سلیم کے ساتھ ہی ساتھ صحیح فکر و نظر و حسنِ انتخاب کا بڑا اچھا نمونہ ہے۔ مجھے سب سے عجب چیز یہ معلوم ہوئی کہ مرتب نے خود بڑی حد تک بابائے اردو کا اسلوب کامیابی کے ساتھ اپنا لیا ہے۔"

ڈاکٹر گیان چند "..... افکار عبدالحق کی جس قدر بھی تعریف کی جائے کم ہے۔ مرتب نے خوب منصوبہ بنایا۔ مولانا کی تحریروں میں ایک موضوع پر جستہ جستہ جو خیالات بکھرے پڑے تھے انہیں ترتیب اور سلیقے سے یکجا کر دیا... اس کے ساتھ ہی مرتب نے ایک طمانیت بخش مقدمہ بھی تحریر فرمایا ہے کوئی بڑا زمانے والا نہیں یہ کہوں گا کہ اس مقدمہ کی افادیت متنِ کتاب سے کسی طرح کم نہیں ہے۔"

قیمت دس روپے۔ یہ کتاب نہایت خوبصورت اور روشن ٹائپ میں شائع کی گئی ہے۔ شائع کردہ اردو اکیڈمی سندھ۔ بندر روڈ کراچی

سلسلہ نمبر ۵

علمی اصطلاحات

حیاتیات

مرتبہ

انجمن ترقی اردو پاکستان

فرہنگ اصطلاحات جغرافیہ	ایک روپیہ
فرہنگ اصطلاحات فلکیات	ایک روپیہ پچاس پیسہ
اصطلاحات کیمیا	دو روپیہ پچیس پیسے
وضع اصطلاحات مولوی وحید الدین سلیم	پانچ روپیہ پچھتر پیسے
اصطلاحات بنک کاری	چار روپے پچاس پیسے
اردو زبان میں علمی اصطلاحات کا مسئلہ بابائے اردو	پچاس پیسہ
اردو زبان میں علمی اصطلاحات کی تاریخ (بزبان انگریزی) از بابائے اردو	پچاس پیسہ

شائع کردہ

انجمن ترقی اردو پاکستان - کراچی

carpocerite	خسمه ساعد
carpogenous	ثمر خیز
carpogenium	ثمردان
carpolith	پهل پتری ـ ثمر متحجر
carpometocarpus	ساعد ـ بعد ساعد
carpophanous	ثمرخوار
carpophore	ثمر بردار
carpophyte	ثمرپوده
carpopodite	گته بیر
corposferm	ثمر تخم
corposperangium	باربذرهدان
carpopore	باربذره
carpus	ساعد
cartilage	غضروف
caruncle	پوستپاره
carye	نواة ـ نوات
caryopsis	نوفل نما
caryolite	نواةپاسه
casoin	کیسن
casideous	خودنما
caste	ذات
castrate	آخته کرنا
cata	ته ـ فرد
catadromous	زیرین رو
catalysis	تفسخ
cataphyllary	ته برگ
catelectronus	زیرین برق تنش
catenular	زنجیرنما
catenoid	زنجیرآسا
catenulate	زنجیرنما
caterpillar	بال روپ سرفه
cathamul	وابسته
catkin	هربه
caudo	دم
cauda	دمرخ
caudal	دم رخه
caudate	دمدار
caudatolenticular	دمدار ـ عدسهدار
caudex	جدع
caudicle	دمیزه
caul	شبیکه
caulescent	ساق دار
caulicolous	ساقیه
cauliflory	ساق شکل
cauligenous	ساق تولیدی
caulocarpous	
caulome	
cavernosus	
cavicorn	کهفه قرنی
cavity	کهه

cavum	کهفه
cell	خلیه
celeifugal	خلیه گریز
cell;petal	خلیه جو
cell-linoge	خلیه نسب
cell-nembrane	خلیه غشا
cell organ	خلیه عضو
cell flate	خلیه تختی
cell sap - cell sap	خلیه‌رس
cellular	خلوی
cellulose	سیلولوس
cell wall	خلیه دیوار
cement	لازق - سمنٹ
cenchrus	
censer Zucchanism	مجمرمیکانیت
centradonia	مرکزغدیه
central	وسطی
cenrate	وسطیه
centric	مرکزانی
centrifugal	مرکز گریز
centriole	مرکزگ
centripetal	مرکز جو
centripetal canals	مرکز جوکنال
centredesmose	مرکزی اجسام بند - مرکز اجسام بند

centrodorsel	مرکز ظهری
centrogenous	مرکز تولیدی
centroleathal	دگرمحی
cartrou	مرکزیه
cantroplasm	مرکزمایه
centro plast	مرکزساز
centrosome	مرکزی جسم
centrosphone	مرکزی کره
cento theca	مرکزی هده
centrum	مرکزیه
cephal	شکم‌سر
cepalanthium	گلسر
cephabic	سر (ص)
cephobic indax	سرا شاریه
cephalin	کیفلن
cephalis	بالاخول
cephalont	سرینه
cephalization	راسیت
cephalopods	سرپایه
cephacetron	شکم سر
cephalostegite	سرچهتی
cephalostyle	سرسلاخی
cephalotheca	سرهده
cephalothorax	سرصدر
cephalotrochacer	سرچرخی

cerata	شاخینے
ceratium	شاخچینه
ceratebranchial	شاخ خیشومی
ceratchyal	شاخ لامی
certetrichia	شاخ بال
cercal	ذنبی
cercaria	ذنبیه
cereusx	ذنبک
cere	نا کچه
cerebellar	دمیغی
cerebellum	دمیغ
cerebral	دماغی
cerebrifugal	دماغ گریز
cerebrognglion	دماغ عقده
cerebrepedal	دماغ پا
crebrospinal	دماغ نخاعی
cerebrovisceral	دماغ احشائی
cerebrum	دماغ
ceriferous	موم دار
cernuous	سرنگوں
ceroma	نا کچه
cerous	نا کچه نما
cerumen	میرومن (کان کا میل)
cervical	عنقی
cervicum	عنق
cervix	عنق
cetolith	ویل پتھر
chaeta	سوئی بال - ابریه
chaetifevous	ابریه دار
chaetophotous	ابریه دار
chaetotaxy	ابریه ترتیب
chalaza	کلازا
chalazogamy	کلازا زواجیت
chalice	کاسیه
chalones	کیلون
chalonic	کیلونی
chasmatoplasm	شگفته مایه
chasmogamy	شگفته زواجیت
chasmophyte	شگافی پوده
cheek	رخسار
chieropterygium	ہتھ پنکھ
chela	چنگال
chelicerae	قرن چنگال
cheliferous	چنگال دار
cheliform	چنگال نما
cheliphores	چنگال دار
chemonasty	کیمیائی ابحاب
chemoreceptor	کیما پذیر
chemoreflex	کیمیای معکوسیه
chemoosynthesis	کیمیائی تالیف

chomotaxis	کیمیائی ترتیب
chomotropsim	کیمیا رخی
chevron	شیوران
chiasma	صلبیہ
chiasmatypy	صلیب مثالی
chiastoneural	صلیب عصبی
chilaria	لبینے (ج) - لبینہ (و)
chilidium	لبیلا - لبچہ
chimaera	کائمیرا
chiropterophilous	شب پرنما
chitin	کائٹین
chlamydate	قبائی
chlamydecus	قبادار
chlamydospore	قباذرہ
chloragogen	سبزآفرینی
chloragen	سبزآفرین
chloranthy	سبزگلی
chlorenchyma	سبز بافت
chlorocruorin	کلورو کروورن
chlorophyll	کلوروفل
chloroplast, chloroplastid	سبزمایہ - کلورو پلاسٹڈ
chlorosis	بے کلوروفلی
chlorotic	بے کلوروفلی
choana	قیفہ
choanocyte	قیفہ خلیہ
choanoid	قیفہ نما
choanosome	قیفہ جسم
choledoch	صفرادان
choleic	کولیئک (ایسڈ)
cholesterin	کولسٹرن
choline	کولین
cholochrome	کولو کروم
cholohaomatin	کولوھماٹن
chondrin	
chondral	کنڈرول
chondrification	کربانا - تغضرف
chondrigen	کری جن - غضروف‌زا
chondriocont	کری ڈنڈا
chondriokinesis	غضروف حرکیت
chondrioma	غضروفی سلعہ
chondriomere	غضروف ریزہ
chondriomite	غضروف خیط
chandriosomes	غضروفی اجسام
chandriosphere	غضروف کرہ
chondroblast	غضروف خیز
chondroclast	غضروف زیر - غضروف شکن
chondrocranium	کری کھوپڑی - غضروف چمچمہ غضروف چمچمہ
chondrogenesis	غضروف زائی

chondromucoid	غضروف مخاطی
chondrophore	غضروف بردار
chondroskeleton	کری ڈھانچہ
chandrosteous	غضروف قطمی
chandrosternal	غضروف قصی
chone	قیفیه
chorda	ڈور حبل
chordacentra	حبلی مرکزہ
chordate	حبلی
chordontonal	حبل ننشی
choriocapillaris	شعریہ‌دار مشیمیه
chorioid	مشمیه
chorion	
chorionic	سلیٔ سلوی
chorioretinal	سلی شبکیئی
choripetalous	جدا پنکھڑی
chorisis	تضاعف
choroid	مشمه
choroidal	مشمیه (ص)
chorolgy	حاتی جغرافیه
chresard	پودا پانی
chromaffin	لون الفی
chromaphobe	لون ترسی
chromasie	لونیت
chromatie	لونی

choromatic sphere	لون جسمی کره
chromatid	کرومیٹڈ
chromatin	کرومیٹن
chromatogen organ	لون زاعضو
chromatoid grains	لون پذیر دانے
chromatolysis	لون پاشیدگی لون کاهیدگی
choromatophore	لون برادر
chromatophyll	لون‌برگ
chromatoplasm	لون‌مایه
chromatospherite	لون کربوه
chromidia	لونیے
chromidiogamy	لونیه زواجیت
chromidiosome	لونیه اجسام
chromiole	لون ریزک
chromoblast	لون‌نموض
chromogen chromogenic	لون آفرین
chromomere	لون پاده
chromonema	لون رشته
chromophanes	لون نما‌لون آشکار
chromophil chromophilous	لون دوست
chromophobe	لون ترس
chromophore	لون بردار
chromoplast	لون مایه
chromoproteid	کرومو پروٹیڈ

chromosome	لون جسم
chromospire	لون مرغوله
chrysalis	زرگونه
chrysocarpois	زائل ثمر
chrysophyll	زر برگ
chylaceous	کیلوسی
chyle	کیلوس
chylifaction	تکیلس-تکون کیلوس
chylification	
chyliferous	کیلوس دار
chylific	کیلوس
chylocaulous	کیلوس ساق
chy locyst	کیلوس انبان
chylophyllous	کیلوس برگ
chylopoiesis	تکوین کیلوس
chymo	کیموس
chymification	تکون کیموس ـ تکیمس
chytridium	قدیره
chicatricial tissue	ندبی بافت
cicatricle	ندبه
cicinnal	کاکلی
cincurnus	کاکمه
cilia	هدبے
cillary	هدبی
ciliate	هدبه دار
ciliated epithelium	هدبه دار سرحلمه
ciliograde	هدبه رو
ciliospore	هدبی بذره
cilium	هدبه
cinchonin	سنکونن
cincinnus	کاکله
cinclides / cinclis	غلبکن
cingulate	پٹه‌دار
cingulum	پٹه
circinate	پیچوانه
circulation	دوران
circulus	دائره
circumduction	تدویر
circumferential	محیطی
circumflex	گردخمه
circumfluence	گردروانی
circumnutation	گرد ثنئی
circumoesophageal	گرد مری
circumpolar	گردقطبی
circumcissile	گرد قطع
circumvallate	گرد سیاجی
circumvallation	گرد سیاجیت
cirrate	جعد دار
cirrhus and cirrhi	جعد-جعدین (بح)
cladautious-x	شاخ گل

cladautoicous	شاخ خود کوٹی
cladocorpous	شاخ ثمر
cladede	شاخینه
cladogenous	شاخ زا
cladom	شاخ گینه
cladophyll	شاخ برگ
cladoptos	شاخ ریزی
cladose	شاخیں
cladotyle	شاخ عجیره
clasmatecyte	ریزه خلیه
claspers	گیرندے
clathrate	مشک
claustrum	حاجزه
clava	ٹاپ
clavate	ٹاپ دار
clavicl	ترقوه هنسلی
clavicular	ترقوی
clavicularium	ترقوک
clavola	ٹپیا
clavula	ٹپولا
clavus	اخلبه
claw	مخلب - چنگال - چنگل
clearing foot	
cleoveage	شگاف - ترتیدگی
cleaveage nucleus	شگافی نواة

cleistocarp	بند ثمر
cleistocorpous	بند ثمری
cleistogamous	بندزواجی
cleistogamy	بندزواجیت
cleistogene	بند آفرینه
eleistothecium	بند هده
cleithrum	ترقویه
clinandrium	نر مهد
clinidium	مهیده
clinosporangium	مهد بذره دان
clitellum	زین
clitoris	نطر
clivus	رشیب
cloaca	موری
clone	قلمیه
clonus	قلقال
clypeal	سپری
clypeate	سپردار
clypeola, flypeole	سپرچه
clypeus	سپر
cenemidium	قعبیه
cenemis	قعبه
cnida	ابخره
cnidoblast	ابخره خیز
cnidocil	انجره هدبه

cnidophore	ابخرہ بردار
cnidoped	انجرہ پا
cnidosac	انجرہ تاچہ
coadaptaion	باهمی تطابق-باهمی توافق
coagulation	ترديب
coagulin	کو آگولن-مردب
coagulum	مردب
coarctate	هم منشاری
coarctate larva or pupa	ہم منشادی سردہ یادبیا
cocci	نبقے
coccogone	تولیدی نبقہ
coccoid	لبقہ آسا
coccolithcocclith	سنگ نبقہ-نبقہ پتھری
coccus	نبقہ
coccygeal	ڈھڈی‌دار (عصعص‌دار)
ceoccyx	(عصعص) ڈھڈی
cochlea	حلزونہ
cochlear	حلزونی
cochleariform	حلزونی شکل
cochleate	حلزونہ‌دار
coccon	کویہ
coelenteron	مقرماء
coeliac	شکمی
coeloblast	مقر نہوض

coelogastrula	قعر شکمیہ
coelem	کول قعر
coelomate	قعردار
coelomesoblast	قعر میان نہوض
coelomic	قعری
coelomic	
coelomoduct	قعری قناة
coelomopores	قعری مسامات
coelomostome	قعری دہن
coelosperm	قعری تخم
coelezoic	قعر حیوانی
coenanthium	سینانتھیم
coenenhyma	مشترک بافت
chyme	مشترک حیات
coenoblast	مشترک نہوض
coenehiun	مشترک حیات
coenocentre	مشترک مرکز
coenecyte	مشترک خلیہ
coenoecium	مشترک
coenogamets	مشترک زواجہ
coenosarc	مشترگ لحم
coenosteum	مشترک عظم
coenozygote	مشترک جوگا
coenurus	مشترک دم
coherent	اتصالی

مطبوعات انجمن ترقی اردو پاکستان

روایت کی اہمیت۔

از ڈاکٹر عبادت بریلوی۔ یہ کتاب اردو ادب کی عظیم روایات کی آئینہ دار ہے۔ اس میں روایت کی اہمیت اردو شاعری میں گل و بلبل کے اشارے، دلی کا دبستان شاعری۔ اردو شاعری میں حب الوطنی کی روایت اور اردو تنقید میں روایت اور تجربے کے ایسے پر مغز اور خیال افروز مقالات شامل ہیں جن سے اردو ادب کے تاریخی مد و جزر کی صحیح تصویر سامنے آجاتی ہے مختصر الفاظ میں یہ تحقیقاتی اور تنقیدی مقالات کا مجموعہ ہے۔ قیمت سات روپے پچاس پیسے۔

سب رس۔

یہ کتاب سلطان عبد اللہ قلی قطب شاہ کے دربار کے نامور شاعر اور ادیب مولانا وجہی کی تصنیف ہے سنہ ۱۰۴۵ھ مطابق ۱۶۳۶ء اس کا سال تصنیف ہے۔ اردو نثر کی یہ نایاب اور قدیم کتاب بہت تلاش اور جست و جو کے بعد خاص اہتمام اور صحت سے چھاپی گئی ہے۔ شروع میں بابائے اردو ڈاکٹر مولوی عبدالحق صاحب کا محققانہ مقدمہ بھی شامل ہے۔ قیمت پانچ روپے پچاس پیسے۔

تلخیص الاردو۔

انجمن ترقی اردو کے رسالہ' اردو کے سی سالہ پرچوں سے بہترین مضامین کا بہترین انتخاب ہے جسے انجمن کی پنجاہ سالہ جوبلی کی یادگار میں مرتب کرکے شائع کیا گیا ہے۔ یہ کتاب گیارہ مضامین پر مشتمل ہے اور سب کے سب کارآمد اور عمدہ معلومات سے پر ہیں۔ کتاب کی جان دو مضامین ہیں: (۱) رومی، نطشے اور اقبال از ڈاکٹر عبدالحکیم (۲) نذیر احمد کی کہانی کچھ ان کی اور کچھ میری زبانی از مرزا فرحت اللہ بیگ۔ قیمت پانچ روپے پچاس پیسے۔

ملنے کا پتہ

انجمن ترقی اردو، بابائے اردو روڈ کراچی-۱

Regd. S. No. 1138 Phone: 32784
ortnightly **QUOMI ZUBAN** Karachi

بابائے اردو کی تصانیف

(شائع کردہ انجمن ترقی اردو پاکستان)

خطبات۔ عبدالحق

بابائے اردو کے معرکہ آرا خطبات کا مجموعہ جن میں اردو لسانیات اور تاریخ ادب کے بہت سے اہم پہلوؤں پر سیر حاصل بحث کی گئی ہے۔ بابائے اردو کے نظریات اور گذشتہ نصف صدی میں اردو تحریک کی نوعیت کو سمجھنے کے لئے ان خطبات کا مطالعہ نہایت ضروری ہے۔

قیمت چھ روپے پچاس پیسے

سر سید۔ حالات و افکار

اس کتاب میں سر سید کے حالات اور افکار کے بعض پہلوؤں پر نئے انداز سے لکھا گیا ہے۔ اس کتاب کو حالی کی ''حیات جاوید،، کا ضمیمہ سمجھنا چاہیے۔ قیمت چار روپے۔

نصرتی

ملک الشعرائے بیجا پور ملا نصرتی کے حالات اور کلام کا ایسا مفصل جائزہ کسی دوسری جگہ نہیں ملتا۔ بابائے اردو نے کئی برس کی محنت شاقہ کے بعد یہ کتاب تالیف کی تھی اس میں نصرتی کی بہت سی نایاب تصانیف پر تفصیلی تبصرہ اور انتخاب شامل ہے۔ قیمت پانچ روپے

اردو کی ابتدائی نشو و نما میں صوفیائے کرام کا کام

اس کتاب میں بابائے اردو نے یہ بتایا ہے کہ صوفیائے کرام نے اردو زبان کی نشو و نما می کیا حصہ لیا۔ اس موضوع پر یہ اپنی نوعیہ کی واحد کتاب ہے۔ قیمت ایک روپیہ ستاسی پیس

اردو زبان میں علمی اصطلاحات کا مسئ

بابائے اردو نے اس کتاب میں تفصیل سے بتایا ہے کہ وضع اصطلاحات کے سلسلے میں کی کیا کوششیں کی گئیں اور ان میں کہاں تک کامیابی ہوئی نیز اس موضوع پر بحث کی کہ وضع اصطلاحات کے لئے کن اصولوں کو پیش نظر رکھنا چاہیے۔ قیمت پچاس پیسے

قدیم اردو

یہ قدیم اردو شعراء اور مصنفین کے بار میں گراں قدر تحقیقی مقالات کا مجموعہ ہے۔ ی مضامین اس اعتبار سے بڑی اہمیت رکھتے ہی کہ ان میں بعض اہم شعرا کے ایسے حالات او بعض نادر تصانیف کی ایسی تفصیلات پیش ک گئیں ہیں جو کسی دوسری جگہ نہیں ملتیں۔

قیمت پانچ روپے پچاس پیسے

ملنے کا پتہ
انجمن ترقی اردو
بابائے اردو روڈ کراچی۔۱

محمد مصلح الدین سعدی کے زیر اہتمام انجمن پریس سے شائع ہوا
مدیر اعلیٰ:- جمیل الدین عالی   مدیر:- مشفق خواجہ
طابع و ناشر:- لفٹننٹ کرنل عطاالرحیم
قیمت فی پرچہ:- چار آنے۔   قیمت سالانہ:- پانچ روپے۔